جنابِ رسالتمآب ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک لاجواب کتاب

المسمّٰی بہ

جزاء اللہ عدوہ باباۂ

ختمُ النبوّۃ

تصنیفِ لطیف

اعلیٰحضرت امام اہلِ سنّت مجدّدِ مأتہ حاضرہ امام ملّتِ طاھرہ
الشاہ مولینا احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ

مکتبہ نبویہ — گنج بخش روڈ — لاہور

نام کتاب ـــــــ جزاء اللہ عدوہ باباۂ ختم النبوۃ
موضوع ـــــــ ختم نبوت
تصنیف ـــــــ اعلٰحضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی رح
کتابت ـــــــ محمد شریف گل
تعداد ـــــــ ایک ہزار
مطبع ـــــــ الکتاب پرنٹرز۔ لاہور
ناشر ـــــــ مکتبہ نبویہ۔ گنج بخش روڈ۔ لاہور
طباعت ـــــــ ۱۹۷۴ء
قیمت ـــــــ ۶ روپے

فہرست

• • •



الحمد للہ رب العلمین وسلام علی المرسلین - ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شیء علیما - یا من یصلی علیہ هو وملٰئکتہ صل علیہ وعلی الہٖ وصحبہ وبارک وسلم تسلیما امین - رب انی اعوذ بک من همزات الشیٰطین واعوذ بک رب ان یحضرون وصلی اللہ تعالٰی علی خاتم المرسلین اوّل الانبیا خلقا و اخرهم بعثا و الہ وصحبہ والتابعین ولعن وقتل واخزی وخذل مردة الجن و شیٰطین الانس و اعاذنا ابدا من شرهم اجمعین امین -

اللہ عزوجل سچا اور اس کا کلام سچا مسلمان پر جس طرح لا الٰہ الا اللہ ماننا اللہ سبحٰنہ وتعالٰی کو احد صمد لا شریک لہ جاننا فرض اول ومناط ایمان ہے یونہی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو خاتم النبیین ماننا ان کے زمانے میں خواہ ان کے بعد

مسئلہ از شیخ خدا بخش اہل سنت والجماعت محلہ سوئی گری کی پول ۱۹- رجب ۱۳۱۰ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ وہیدہ ساکن مشہد کہ اپنے آپ کو سید کہلوتا اپنا عقیدہ بایں طور رکھتا ہے کہ حضرت علی وفاطمہ وحسنین رضی اللہ تعالٰی عنہم کو انبیاء و رسول کہنا ثابت ہے اور اپنے زعم میں اس کا ثبوت حدیثوں سے بتاتا ہے - ایسا عقیدہ رکھنے والا مسلمان سنت وجماعت اولیائے کاملین سے ہے یا غالی رافضی کافر اولیائے شیاطین سے ہے اور جو شخص عقیدہ کفریہ رکھے وہ سید ہو سکتا ہے یا نہیں اور اسے سید کہنا شرعاً روا ہے یا نہیں - بینوا توجروا -

کسی نبی جدید کی بعثت کو یقیناً قطعاً محال و باطل جاننا فرض اجل و جزء ایقان ہے ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین نص قطعی قرآن ہے۔ اس کا منکر نہ منکر بلکہ شبہ کرنیوالا نہ شاک کہ ادنے ضعیف احتمال خفیف سے توہم خلاف رکھنے والا قطعاً اجماعاً کافر ملعون مخلد فی النیران ہے نہ ایسا کہ وہی کافر ہو بلکہ جو اس کے عقیدہ ملعونہ پر مطلع ہو کر اُسے کافر نہ جانے وہ بھی کافر جو اس کے کافر ہونے میں شک و تردد کو راہ دے وہ بھی کافر بین الکافر جلی الکفران ہے و لید پلید جس کا قول نجس تراز بول سوال میں مذکور ضرور ولی ہے بیشک ضرور مگر حاشا نہ ولی الرحمٰن بلکہ عدو الرحمٰن ولی الشیطان ہے۔ یہ جو میں کہہ رہا ہوں میرا فتوٰی نہیں اللہ واحد قہار کا فتوٰی ہے۔ خاتم الانبیاء الاخیار کا فتوٰی ہے علی مرتضیٰ و بتول زہرا و حسن مجتبےٰ و شہید کربلا تمام ائمہ اطہار کا فتوٰی ہے صلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدہم و مولاہم و علیہم وسلم۔

شفا شریف و اعلام بقواطع الاسلام میں ہے:

یکفر ایضاً من کذب بشیئ مما صرح فی القراٰن من حکم او خبر او اثبت ما نفاہ او نفی ما اثبتہ علیٰ علم منہ بذٰلک او شک فی شیئ من ذٰلک۔

فتاوٰی حدیثیہ امام ابن حجر مکی میں ہے:

التردد فی المعلوم من الدین بالضرورۃ کالانکار۔

شفا میں ہے:

وقع الاجماع علیٰ تکفیر کل من دافع نص الکتاب او نص حدیث مجمعا علیٰ نقلہٖ مقطوعا بہ مجمعا علیٰ حملہ علیٰ ظاہرہٖ و لہٰذا یکفر من لم یکفر من دان بغیر ملۃ الاسلام او وقف فیہم او شک (فی کفرہم) او صحح مذہبہم و ان اظہر الاسلام و اعتقدہٗ و اعتقد ابطال کل مذہب سواہ فہو کافر باظہار ما اضمر من خلاف ذٰلک اھ مختصرا مزیدا من نسیم الریاض ما بین الہلالین۔

اسی میں ہے:

اجماع علیٰ کفر من لم یکفر کل من فارق دین المسلمین

او وقف فی تکفیرھم او شك۔

بزازیہ و درمختار وغیرہما میں ہے :

من شك فی کفرہ وعذابہ فقد کفر

بلکہ شخص مذکور پر لازم وضرور ہے کہ آپ ہی اپنے کفر والحاد و زندقہ وارتداد کا فتویٰ لکھے۔ آخر یہ تو بداہتہً ضرورۃً موافقین ومخالفین حتیٰ کہ کفار ومشرکین سب کو معلوم و مسلم کہ حضرات حسنین اور ان کے والدین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم مسلمان تھے۔ قرآن عظیم پر ایمان رکھتے اور بلاشبہ اسے کلام اللہ جانتے، اس کے ایک ایک حرف کو حق مانتے اور اسی قرآن کا ارشاد ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں تو قطعاً وہ بھی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین اعتقاد کرتے تو قطعاً یقیناً اپنے آپ کو نبی و رسول نہ جانتے اور اس ادعائے ملعون کو باطل و ملعون ہی مانتے کہ قول بالمتنافیین کسی عاقل سے معقول نہیں اب یہ شخص کہ انہیں نبی و رسول مانتا ہے خود اپنے ہی ساختہ رسولوں کو کاذب ومبطل جانتا ہے اور رسولوں کی تکذیب کفر ظاہر ہے تو خود ہی اپنے عقیدے کی رو سے کافر ہے غرض انہیں رسول کہہ کر اعتقاد ختم نبوت میں سچا جانا تو اس ایمانی عقیدے کا منکر ہو کر کافر ہوا اور جھوٹا مانا تو اپنے ہی رسولوں کی آپ تکذیب کر کے کافر ہوا مفر کدھر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العزیز الاکبر۔

ولید کے مقابل ذکر احادیث ونصوص علمائے قدیم وحدیث کا کیا موقع کہ جو نص قطعی قرآن کو نہ مانے حدیث وعلماء کی کیا قدر جانے مگر بحمد اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے لیے متعدد منافع ظاہر و بین ہیں قرآن وحدیث دونوں ایمان مومن ہیں۔ احادیث کا بار بار تکرار اظہار دلوں میں ایمان کی جڑ جمائے گا۔ آیۂ کریمہ میں وساوس ملعونۂ بعض شیاطین نجدیہ کا استیصال فرمائے گا۔ ختم نبوت وخاتم النبیین کے صحیح وصریح معنے بتائے گا۔ بعض قاسمان کفر و مجون کے اختراع جنون کو مردود و ملعون بنائے گا۔

ف اہل بیت کرام خواہ کسی امتی کو نبی ماننے والا خود اپنے اقرار سے بھی کافر ہے۔

ولید پلید کے ادعائے خبیث ثبوت بالحدیث کا بطلان دکھائے گا۔ نصوص ائمہ سے اہل ایمان کو صحتِ فتویٰ پر زیادہ تر اعتبار و اعتماد آئے گا معہذا ذکر محبوب راحت قلوب ہے۔ اُن کی یاد سے مسلمانوں کا دل چین پائے گا۔

فاقول وبحول اللہ احول (ارشادات الٰہیہ)

بریتِ آدم اور ختمِ نبوت

طبرانی معجم کبیر میں اور حاکم بافادہ تصحیح اور بیہقی دلائل النبوۃ میں امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جب آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لغزش واقع ہوئی عرض کی یا رب اسألك بحق محمد ان غفرت لی الٰہی میں تجھے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ میری مغفرت فرما۔ ارشاد ہوا: اے آدم تو نے محمد کو کیونکر پہچانا۔ حالانکہ میں نے ابھی اسے پیدا نہ کیا۔ عرض کی الٰہی جب تُو نے مجھے اپنی قدرت سے بنایا اور مجھ میں اپنی رُوح پھونکی میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو عرش کے پایوں پر لکھا پایا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ تو میں نے جانا تُو نے اسی کا نام اپنے نام پاک کے ساتھ ملایا ہوگا جو تجھے تمام جہان سے زیادہ پیارا ہے۔ فرمایا:

صدقت یا آدم انہ لاحب الخلق الی و اذ سألتنی بحقہ فقد غفرت لك ولولا محمد ما خلقتك زاد الطبرانی وھو آخر الانبیاء من ذریتك۔

اے آدم تُو نے سچ کہا بیشک وُہ مجھے تمام جہان سے زیادہ پیارا ہے اور جب تُو نے مجھے اس کا واسطہ دے کر سوال کیا تو میں نے تیرے لیے مغفرت فرمائی۔ اگر محمد نہ ہوتا تو میں تجھے نہ بناتا وہ تیری اولاد میں سب سے پچھلا نبی ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضرت موسیٰ اور ختمِ نبوت

ابونعیم ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان موسی لما انزلت علیه التوراة وقرأها وجد فیها ذکر هذه الامة فقال یا رب انی اجد فی الالواح امة هم الآخرون السابقون فاجعلها امتی قال تلك امة احمد۔

جب موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر توریت اتری اسے پڑھا تو اس میں اس امت کا ذکر پایا عرض کی اے رب میرے میں ان لوحوں میں ایک امت پاتا ہوں کہ وہ زمانے میں سب سے پچھلی اور مرتبے میں سب سے اگلی تو یہ میری امت کر فرمایا یہ امت احمد کی ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضرت آدم اور سرکارِ دو عالم

ابن عساکر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لما خلق اللہ آدم اخبرہ ببنیه فجعل یری فضائل بعضهم علی بعض فرأی فی اسفلهم فقال یا رب من هذا قال هذا ابنك احمد هو الاول وهو الآخر وهو اول شافع واول شافع واول مشفع۔

جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا کیا انھیں ان کے بیٹوں پر مطلع فرمایا۔ وہ اُن میں ایک کی دوسرے پر فضیلتیں دیکھا کیے مجھے ان سب کے آخر میں بلند و روشن نور دیکھا عرض کی الٰہی یہ کون ہے فرمایا یہ تیرا بیٹا احمد ہے یہی اوّل ہے اور یہی آخر ہے اور یہی سب سے پہلا شفیع اور یہی سب سے پہلا شفاعت مانا گیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

خاتم النبیین

نیز بطریق ابی الزبیر حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی قال بین کتفی آدم مکتوب محمد رسول اللہ خاتم النبیین آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دونوں شانوں کے وسط میں قلم قدرت سے لکھا ہوا ہے۔

"محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔"

محمد اور دروازۂ جنت ابی ابن شیبہ مصنف میں بطریق مصعب بن مالک حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی انہ قال

اول من یاخذ حلقہ باب الجنۃ فیفتح لہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثم قرأ ابۃ من التوراۃ اخریا قد مایا الاولون والاخرون یعنی انہوں نے کہا سب سے پہلے جو دروازۂ جنت کی زنجیر پر ہاتھ رکھے گا پس اس کے لیے دروازہ کھولا جائے گا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ پھر توریت مقدس کی آیت پڑھی کہ سب سے پہلے مرتبے میں سابق زمانے میں لاحق یعنی امت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

خاتم الانبیاء کی بشارت ابن مسعود عامر شعبی سے راوی سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے صحیفوں میں ارشاد ہوا:

انہ کائن من ولدك شعوب و شعوب حتی یاتی النبی الامی خاتم الانبیاء بیشک تیری اولاد میں قبائل در قبائل ہوں گے یہاں تک کہ نبی امی خاتم الانبیاء جلوہ فرما ہو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

یعقوب علیہ السلام و خاتم الانبیاء محمد بن کعب قرظی سے راوی اوحی اللہ تعالیٰ الی یعقوب انی ابعث من ذریتك ملوكا و انبیاء حتی ابعث النبی الحرمی الذی تبنی امتہ ھیكل بیت المقدس وھو خاتم الانبیا و اسمہ احمد۔

اللہ عزوجل نے یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وحی بھیجی میں تیری اولاد سے سلاطین و انبیاء بھیجتا رہوں گا یہاں تک کہ ارسال فرماؤں اس حرم محترم والے نبی کو جس کی اُمت بیت المقدس کی بلند تعمیر بنائے گی۔ وہ سب پیغمبروں کا خاتم ہے اور اس کا نام احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

شعیا اور احمد مجتبیٰ ابن ابی حاتم وہب بن منبہ سے راوی قال اوحی اللہ تعالیٰ الی شعیا انی باعث نبیا امیا افتح بہ اذانا صما وقلوبا غلفا واعینا عمیا مولدہ بمكۃ ومہاجرہ بطیبۃ و ملكہ

بالشام و ساق الحدیث فیہ الکثیر الطیب من فضائلہ وشمائلہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (الیٰ ان قال) ولاجعلن امتہ خیر امۃ اخرجت للناس و ذکر صفاتہم (الی ان قال) اختم بکتابہم الکتب و بشریعتہم الشرائع وبدینہم الادیان الحدیث الجلیل الجمیل۔

اللہ عزوجل نے شعیا علیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی بھیجی میں نبی امی کو بھیجنے والا ہوں۔ اس کے سبب بہرے کان اور غافل دل اور اندھی آنکھیں کھول دوں گا۔ اس کی پیدائش مکے میں ہے اور ہجرت گاہ مدینہ اور اس کا تخت گاہ ملک شام میں ضرور اس کی امت کو سب امتوں سے جو لوگوں کے لیے ظاہر کی گئیں بہتر وافضل کروں گا۔ میں اُن کی کتاب پر کتابوں کو ختم فرماؤں گا اور اُن کی شریعت پر شریعتوں اور اُن کے دین پر سب دینوں کو تمام کروں گا۔

کتب سماوی میں اسم محمد

ابن عساکر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یسمی فی الکتب القدیمۃ احمد و محمد والماحی والمقفی و نبی الملاحم وحمطایا و فارقلیطا و ماذ ماذ۔ اگلی کتابوں میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یہ نام تھے احمد محمد ماحی کفر و شرک کو مٹانے والے مقفی سب پیغمبروں سے پیچھے تشریف لانے والے نبی الملاحم جہادوں کے پیغمبر حمطایا حرم الٰہی کے حمایتی فارقلیطا حق کو باطل سے جدا کرنے والے ماذ ماذ ستھرے پاکیزہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

خاتم الانبیاء

سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ھبط جبریل فقال ان ربك یقول قد ختمت بك الانبیاء وما خلقت خلقا اکرم علی منك وقرنت اسمك مع اسمی فلا اذکر فی موضع حتی تذکر معی و لقد خلقت الدنیا و اھلھا لاعرفھم کرامتك و منزلتك عندی و لولاك ما خلقت السموٰت و الارض و ما بینھما لولاك ماخلقت الدنیا ھذا مختصر۔

جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے حاضر ہوکر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی حضور کا رب فرماتا ہے بیشک میں نے تم پر انبیاء کو ختم کیا اور کوئی ایسا نہ بنایا جو تم سے زیادہ میرے نزدیک عزت والا ہو تمھارا نام میں نے اپنے نام سے ملایا کہ کہیں میرا ذکر نہ ہو جب تک میرے ساتھ یاد نہ کیے جاؤ بیشک میں نے دنیا و اہل دنیا سب کو اس لیے بنایا کہ تمھاری عزت اور اپنی بارگاہ میں تمھارا مرتبہ ان پر ظاہر کروں اور اگر تم نہ ہوتے تو میں آسمان و زمین اور جو کچھ اُن میں ہے اصلا نہ بناتا صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم۔

آخر النبیین خطیب بغدادی حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لما اسری بی قربنی ربی حتی کان بینی و بینہ کقاب قوسین او ادنی وقال لی یا محمد ھل غمك ان جعلتك اخر النبیین قلت لا قال فھل غم امتك ان جعلتھم اخر الامم قلت لا قال اخبر امتك انی جعلتھم اخر الامم لا فضح الامم عندہ و لا افضحھم عند الامم۔

شب اسریٰ مجھے میرے رب عزوجل نے نزدیک کیا یہاں تک کہ مجھ میں اُس میں دو کمان بلکہ کم کا فاصلہ رہا اور مجھ سے فرمایا اے محمد کیا تجھے اس کا غم ہوا کہ میں نے تجھے سب پیغمبروں کے پیچھے بھیجا۔ میں نے عرض کی نہ۔ فرمایا کیا تیری اُمت کو اس کا رنج ہوا کہ میں نے انہیں سب امتوں کے پیچھے رکھا میں نے عرض کی نہ۔ فرمایا اپنی امت کو خبر دے کہ میں نے انہیں سب سے پیچھے اس لیے کیا کہ اور امتوں کو اُن کے سامنے رسوا کروں اور انہیں اوروں کے سامنے رسوائی سے محفوظ رکھوں والحمد للہ رب العلمین۔

رحمۃ للعلمین ابن جریر و ابن ابی حاتم و ابن مردویہ و بزار و ابو یعلے و بیہقی بطریق ابو العالیہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل اسرا میں راوی ثم لقی ارواح الانبیاء فاثنوا علی ربھم فقال ابراھیم

ثم موسٰی ثم داؤد ثم سلیمٰن ثم عیسٰی ثم ان محمدا صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم اثنٰی علی ربہ فقال کلکم اثنی علی ربہ و انی مُثنٍ علی ربی الحمد للہ الذی ارسلنی رحمۃ للعٰلمین وکافۃ للناس بشیراً و نذیرا و انزل علی الفرقان فیہ تبیان لکل شیئ وجعل امتی خیر امۃ اخرجت للناس وجعل امتی ھم الاوّلین و الاٰخرین فاتحا و خاتما فقال ابراھیم بھذا فضلکم محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ و سلم انتھے الی السدرۃ فکلمہ تعالٰی عند ذٰلک فقال لہ قد اتخذتک خلیلا و ھو مکتوب فی التوراۃ حبیب الرحمٰن ورفعت لک ذکرک فلا اذکر الا ان ذکرت معی وجعلت امتک ھم الاوّلین و الاٰخرین و جعلتک اوّل النبیین خلقا و اٰخرھم بعثا وجعلتک فاتحا و خاتما ھذا مختصر ملتقط۔

یعنی پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ارواح انبیا علیہم الصلاۃ و الثنا سے ملے پیغمبروں نے اپنے رب عزوجل کی حمد کی ابراہیم پھر موسٰی پھر داؤد پھر سلیمٰن پھر عیسٰی علیہم الصلاۃ والسلام بہ ترتیب حمد الٰہی بجا لائے اور اس کے ضمن میں اپنے فضائل وخصائص بیان فرمائے سب کے بعد محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنے رب جل جلالہ کی ثنا کی اور فرمایا تم سب اپنے رب کی تعریف کر چکے اور اب میں اپنے رب کی حمد کرتا ہوں سب خوبیاں اللہ کو جس نے مجھے سارے جہان کے لیے رحمت بھیجا اور تمام آدمیوں کی طرف بشارت دیتا اور ڈر سناتا مبعوث کیا اور مجھ پر قرآن اتارا جس میں ہر شے کا روشن بیان ہے اور میری امت کو تمام امتوں پر فضیلت دی اور انھیں عدل و عدالت و اعتدال والی امت کیا اور انھیں کو اول اور انھیں کو آخر رکھا اور میرے واسطے میرا ذکر بلند فرمایا اور مجھے فاتحۂ دیوان نبوت و خاتمۂ دفتر رسالت بنایا۔ ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا ان وجوہ سے محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تم سے افضل ہوئے پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سدرہ تک پہنچے۔ اس وقت رب عز جلالہ نے ان سے کلام کیا اور فرمایا میں نے تجھے اپنا خالص پیارا بنایا اور تیرا نام

توریت میں حبیب الرحمٰن لکھا ہے میں نے تیرے لیے تیرا ذکر اونچا کیا کہ میرا ذکر نہ ہو جب تک میرے ساتھ تیری یاد نہ آئے اور میں نے تیری امت کو یہ فضل دیا کہ وہی سب سے اگلے اور وہی سب سے پچھلے اور میں نے تجھے سب پیغمبروں سے پہلے پیدا کیا اور سب کے بعد بھیجا اور تجھے فاتح و خاتم کیا صلی اللہ علیک وسلم۔

ارشادات انبیاء و ملائکہ و اقوال علماء کتب سابقہ

حدیث شفاعت امام احمد و ابوداؤد طیالسی مطولاً اور ابن ماجہ مختصراً اور ابو یعلےٰ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حدیث طویل شفاعت کبریٰ میں فرماتے ہیں:

فیاتون عیسٰی فیقولون اشفع لنا الی ربك فلیقض بیننا فیقول انی لست هناكم انی اتُّخِذْتُ الٰهًا من دون الله و انه لا یهمنی الیوم الا نفسی ولكن ان كل متاع فی وعاء مختوم علیه اكان یقدر علی ما فی جوفه حتی یفض الخاتم فیقولون لا فیقول ان محمدا صلی الله تعالٰی علیه وسلم فیاتونی فاقول انا لها فاذا اراد الله ان یصدع بین خلقه نادی مناد این احمد و امته فنحن الاٰخرون الاولون نحن اٰخر الامم و اول من یحاسب فتفرج لنا الامم عن طریقنا الحدیث هذا مختصر۔

یعنی جب لوگ اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے حضور سے مایوس ہو کر پھریں گے تو سیدنا عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حاضر ہو کر شفاعت چاہیں گے مسیح فرمائیں گے میں اس منصب کا نہیں مجھے لوگوں نے اللہ کے سوا خدا بنایا تھا مجھے آج اپنی ہی فکر ہے مگر یہ کہ جو چیز کسی سربمہر برتن میں رکھی ہو کیا بے مہر اٹھائے اُسے پا سکتے ہیں۔ لوگ کہیں گے نہ۔ فرمائیں گے تو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور یہاں تشریف فرما ہیں لوگ میرے حضور حاضر ہو کر شفاعت چاہیں گے میں فرماؤں گا میں ہوں شفاعت کے لیے پھر جب اللہ عزوجل اپنی مخلوق میں فیصلہ کرنا چاہے گا ایک منادی پکارے گا کہاں ہیں احمد

اور اُن کی اُمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو ہمیں پچھلے ہیں اور ہمیں اگلے سب اُمتوں سے تو پیچھے آئے اور سب سے پہلے ہمارا حساب ہوگا اور سب امتیں عرصات محشر ہیں ہمارے لیے راستہ دیں گی۔

انبیا کا التجا سے شفاعت

احمد و بخاری و مسلم و ترمذی حدیث طویل شفاعت میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

فیاتون محمدا فیقولون یا محمد انت رسول اللہ وخاتم الانبیاء

اولین و آخرین حضور خاتم النبیین افضل المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور آکر عرض کریں گے حضور اللہ کے رسول اور تمام انبیا کے خاتم ہیں ہماری شفاعت فرمائیں۔

حضرت آدم اور اذان اوّل

ابو نعیم حلیۃ الاولیا اور ابن عساکر دونوں بطریق عطا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

نزل آدم بالهند واستوحش فنزل جبريل فنادى بالاذان الله اكبر الله اكبر اشهد ان لا اله الا الله-اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان محمد رسول الله اشهد ان محمد رسول الله قال آدم من محمد قال آخر ولدك من الانبياء۔

جب آدم علیہ الصلاۃ والسلام بہشت سے ہند میں اُترے تو گھبرائے جبریل امین علیہ الصلاۃ والتسلیم نے اُتر کر اذان دی جب نام پاک آیا آدم علیہ الصلاۃ والسلام نے پوچھا محمد کون ہیں کہا آپ کی اولاد میں سب سے پچھلے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

انشراح صدر

ابو نعیم دلائل میں یونس بن میسرہ بن حلبس سے مرسلا اور دارمی وابن عساکر بطریق یونس هذا عن ابی ادریس الخولانی عبد الرحمٰن بن غنم اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موصولا راوی وھذا لفظ المرسل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ فرشتہ سونے کا طشت لے کر آیا اور میرا

شکم مبارک چیر کر دل مقدس نکالا اور اُسے دھو کر کچھ اُس پر چھڑک دیا پھر کہا انت محمد رسول اللہ المقفی الحاشر الحدیث ھذا مختصر۔

حضور محمد رسول اللہ ہیں سب انبیاء کے بعد تشریف لانے والے تمام عالم کو حشر دینے والے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حدیث متصل میں یوں ہے جبریل نے اتر کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شکم چاک کیا پھر کہا قلب وکیع فیہ اذنان سمیعتان وعینان بصیرتان محمد رسول اللہ المقفی الحاشر الحدیث۔ مضبوط و محکم دل ہے اس میں دو کان ہیں شنوا اور دو آنکھیں ہیں بینا محمد اللہ کے رسول ہیں انبیاء کے خاتم اور خلائق کو حشر دینے والے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

بشارت میلاد الرسول

ابو نعیم بطریق شہر بن حوشب اور ابن عساکر بطریق مسیب بن رافع وغیرہ حضرت کعب احبار سے راوی انہوں نے فرمایا میرے باپ اعلم علمائے توراۃ تھے اللہ عزوجل نے جو کچھ موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام پر اتارا اس کا علم اُن کے برابر کسی کو نہ تھا وُہ اپنے علم سے کوئی شے مجھ سے نہ چھپاتے جب مرنے لگے مجھے بلا کر کہا اے میرے بیٹے تجھے معلوم ہے کہ میں نے اپنے علم سے کوئی چیز تجھ سے نہ چھپائی مگر ہاں دو ورق روک رکھے ہیں ان میں ایک نبی کا بیان ہے جس کی بعثت کا زمانہ قریب آ پہنچا میں نے اس اندیشے سے تجھے اُن دو ورقوں کی خبر نہ دی کہ شاید کوئی جھوٹا مدعی نکل کھڑا ہوا تو اس کی پیروی کر لے یہ طاق تیرے سامنے ہے میں نے اس میں وہ اوراق رکھ کر اوپر سے مٹی لگا دی ہے ابھی ان سے تعرض نہ کرنا نہ انھیں دیکھنا جب وُہ نبی جلوہ فرما ہو اگر اللہ تعالیٰ تیرا بھلا چاہے گا تو تو آپ ہی اُس کا پیرو ہو جائیگا یہ کہہ کر وُہ مر گئے ہم ان کے دفن سے فارغ ہوئے مجھے ان دونوں ورقوں کے دیکھنے کا شوق ہر چیز سے تھا میں نے طاق کھولا ورق نکالے تو کیا دیکھتا ہُوں کہ اُن میں لکھا ہے:

محمد رسول اللہ خاتم النبیین لا نبی بعدہ مولدہ بمکۃ ومہاجرہ بطیبۃ الحدیث۔"

محمد اللہ کے رسول ہیں سب انبیاء کے خاتم اُن کے بعد کوئی نبی نہیں اُن کی پیدائش مکے میں اور ہجرت مدینے کو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

راہب کا استفسار

بیہقی و طبرانی و ابونعیم اور خرائطی کتاب الہواتف میں خلیفہ بن عبدہ سے راوی ہیں نے محمد بن عدی بن ربیعہ سے پوچھا جاہلیت میں کہ ابھی اسلام نہ آیا تھا تمہارے باپ نے تمہارا نام محمد کیونکر رکھا۔ کہا میں نے اپنے باپ سے اس کا سبب پوچھا جواب دیا کہ بنی تمیم سے ہم چار آدمی سفر کو گئے تھے ایک میں اور سفیان بن مجاشع بن دارم اور یزید بن ربیعہ اور اسامہ بن مالک جب ملک شام میں پہنچے ایک تالاب پر اُترے جس کے کنارے پیڑ تھے۔ ایک راہب نے اپنے دَیر سے ہمیں جھانکا اور کہا تم کون ہو ہم نے کہا اولاد مضر سے کچھ لوگ ہیں کہا:

اما انہ سوف یبعث منکم وشیکا نبی فسارعوا الیہ وخذوا بحظکم منہ ترشدوا فانہ خاتم النبیین۔

سنتے ہو عنقریب بہت جلد تم میں سے ایک نبی مبعوث ہونے والا ہے تم اس کی طرف دوڑنا اور اس کی خدمت و اطاعت سے بہرہ یاب ہونا کہ وہ سب میں پچھلا نبی ہے ہم نے کہا اس کا نام پاک کیا ہوگا کہا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جب ہم اپنے گھروں کو واپس آئے سب کے ایک ایک لڑکا ہوا اس کا نام محمد رکھا انتھی واللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ۔

قبل از ولادت شہادتِ ایمان

زید بن عمرو بن نفیل کہ احد العشرۃ المبشرۃ سیدنا سعید بن زید کے والد ماجد ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم وعنہ موحدان و مومنان عہد جاہلیت سے تھے طلوع آفتاب عالمتاب اسلام سے پہلے انتقال کیا مگر اُسی زمانے میں توحید الٰہی و رسالت حضرت ختمی پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شہادت دیتے ابن سعد و ابونعیم حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں زید کو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملائکہ معظّمہ سے کو حرا کو جاتے تھے

انھوں نے قریش کی مخالفت اور اُن کے معبودان باطل سے جدائی کی تھی، اُس پر آج اُن سے اور قریش سے کچھ لڑائی رنجش ہو چکی تھی مجھے دیکھ کر بولے اے عامر میں اپنی قوم کا مخالف اور ملت ابراہیم کا پیرو ہوا اُسی کو معبود مانتا ہوں جسے ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم پوجتے تھے۔ میں ایک نبی کا منتظر ہوں جو بنی اسمٰعیل اور اولاد عبدالمطلب سے ہوں گے ان کا نام پاک احمد ہے۔ میرے خیال میں میں ان کا زمانہ پاؤں گا میں ابھی ان پر ایمان لاتا اور ان کی تصدیق کرتا اُن کی نبوت کی گواہی دیتا ہوں تمہیں اگر اتنی عمر ملے کہ انھیں پاؤ تو میرا اسلام انہیں پہنچانا اے عامر میں تم سے اُن کی نعت وصفت بیان کیے دیتا ہوں کہ تم خوب پہچان لو در میانہ قد میں سر کے بال کثرت و قلت میں معتدل اُن کی آنکھوں میں ہمیشہ سُرخ ڈورے رہیں گے اُن کے شانوں کے بیچ میں مُہرِ نبوت ہے ان کا نام احمد اور یہ شہر ان کا مولد ہے یہیں ان کی رسالت ظاہر ہوگی۔ ان کی قوم انھیں مکے میں نہ رہنے دے گی کہ ان کا دین اسے ناگوار ہوگا۔ وہ ہجرت فرما کر مدینے جائیں گے وہاں سے اُن کا دین ظاہر و غالب ہوگا۔ دیکھو تم کسی دھوکے فریب میں آکر اُن کی اطاعت سے محروم نہ رہنا۔

فانی بلغت البلاد کلھا لطلب دین ابراھیم وکل من اسأل من الیھود والنصاری والمجوس یقول ھذا الدین وراءك و ینعتونه مثل ما نعته لك و یقولون لم یبق نبی غیرہ۔

کہ میں دین ابراہیمی کی تلاش میں شہروں شہروں پھرا یہود و نصاریٰ مجوس جس سے پوچھا سب نے یہی جواب دیا کہ یہ دین تمھارے پیچھے آتا ہے اور اس نبی کی وہی صفت بیان کی جو میں تم سے کہہ چکا اور سب کہتے تھے کہ اُن کے سوا کوئی نبی باقی نہ رہا۔ عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب حضور خاتم الانبیاء علیہ وعلیہم الصلاۃ والثنا کی نبوت ظاہر ہوئی میں نے زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ باتیں حضور سے عرض کیں حضور نے ان کے حق میں دعائے رحمت فرمائی اور ارشاد کیا قد رایته فی الجنة یسحب ذیله میں نے اُسے جنت میں دامن کشاں دیکھا۔

انکارِ ختمِ نبوت کی وجوہات

اللہ اللہ اس زمانے کے یہود و نصاریٰ و مجوس تو بالاتفاق حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہو جانے کی شہادتیں دیں اور آجکل کے کذاب بدلگام مدعیان اسلام یہ شاخسانے نکالیں مگر ہے یہ کہ اُس وقت تک ان فرقوں کو نہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بغض و حسد تھا نہ اپنے کسی پیشوا مردود کا سخن مطرود بنانا مراد و مقصد نہ اپنے کسی سگے کی بات رکھنی نہ بعد ظہور نور خاتمیت اپنے باپ دادا کی نبوت گڑھنی وہ کیوں جھوٹ بولتے جو کچھ علوم انبیاء و اخبار احبار و رہبان و علماء سے پہنچا تھا صاف کہتے تھے۔ بعد ظہور اسلام ان ملاعنہ کے دل میں حسد و عناد کا پھوڑا پھوٹا اور ان مدعیان اسلام پر یہ قہر ٹوٹا کہ کسی خبیث کا پیشوا خبیث معاذ اللہ آیہ کریمہ وخاتم النبیین میں خدا کا جھوٹ ممکن لکھ گیا اب بہ حیت تک اپنی سینہ زوری سے کچھ خاتم وا بینا گڑھ کر نہ دکھائیں اگرچہ زمین کے اسفل السافلین طبقے میں نوکر و جی پیشوا کی خدمت ہی کیا ہوئی ہونہار سپوتوں کی سعادت ہی کیا ہوئی کسی قاسم کفر و ضلالت قسیم و مباین حق و ہدایت کا کوئی بھائی لگتا ان نئے مرتدوں کے ہاتھ بک گیا سات خاتم النبیین کا فتویٰ لکھ گیا۔ اب یہ اگر تازی نبوتوں کا ٹھیکہ نہ لیں ختم نبوت کے معنے متواتر کو مہمل نہ کہیں تو الکلوتے بھیا کی حمایت ہی کیا ہوئی۔ اختراعی طبیعت کی جودت ہی کیا ہوئی کسی مردک کو یہ دھن سمائی کہ سید بنے تو کیا بنے کوئی گنے تو نبی کا نواسا ہی گنے پانچے کا رشتہ کوئی بات نہیں یہ پیرجی پوتے نہ بن بیٹھے تو کچھ کرامات نہیں وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

مقوقش شاہِ مصر کی تصدیقِ ولادت

امام واقدی و ابونعیم حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل ملاقات مقوقس بادشاہ مصر میں راوی جب ہم نے اس نصرانی بادشاہ سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدح و تصدیق سنی اُس کے پاس سے وہ کلام سن کر اُٹھے جس نے ہمیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ذلیل و خاشع کر دیا ہم نے کہا سلاطین عجم اُن کی تصدیق کرتے اور اُن سے ڈرتے ہیں حالانکہ اُن سے کچھ رشتہ

علاقہ نہیں اور ہم تو اُن کے رشتہ دار اُن کے ہمسائے ہیں وُہ ہمارے گھر ہمیں دین کی طرف بُلانے آئے اور ہم ابھی اُن کے پیرو نہ ہُوئے پھر ہیں اسکندریہ میں ٹھہرا کوئی گرجا کوئی پادری قبطی خواہ رومی نہ چھوڑا جہاں جا کر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت جو وُہ اپنی کتاب میں پاتے ہیں نہ پوچھی ہو۔ ان میں ایک پادری قبطی سب سے بڑا مجتہد تھا اُس سے پُوچھا:

ھل بقی احمد من الانبیاء آیا پیغمبروں میں سے کوئی رہا وُہ بولا نعم وھو آخر الانبیاء لیس بینہ و بین عیسٰی نبی قد امر عیسٰی باتباعہ وھو النبی الامی العربی اسمہ احمد ہاں ایک نبی باقی ہیں وہ سب انبیاء سے پچھلے ہیں اُن کے اور عیسٰی کے بیچ میں کوئی نبی نہیں عیسٰی علیہ الصلاۃ والسلام کو اُن کی پیروی کا حکم ہوا ہے وُہ نبی امی عربی ہیں ان کا نام پاک احمد ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ پھر اس نے حلیہ شریفہ و دیگر فضائل لطیفہ ذکر کیے مغیرہ نے فرمایا اور بیان کر اس نے اور بتائے از انجلہ کہا یخص بما لم یخص بہ الانبیاء قبلہ کان النبی یبعث الی قومہ و بعث الی الناس کافۃ انہیں وُہ خصائص عطا ہوں گے جو کسی نبی کو نہ ملے ہر نبی اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا وہ تمام لوگوں کی طرف مبعوث ہوئے مغیرہ فرماتے ہیں میں نے یہ سب باتیں خوب یاد رکھیں اور وہاں سے واپس آ کر اسلام لایا۔

ابو نعیم

میلادالنبی پر خاص تارے کا طلوع

حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں سات برس کا تھا ایک دن پچھلی رات کو وہ سخت آواز آئی کہ ایسی جلد پہنچتی آواز میں نے کبھی نہ سُنی تھی کیا دیکھتا ہُوں کہ مدینے کے ایک بلند ٹیلے پر ایک یہودی ہاتھ میں آگ کا شعلہ لیے چیخ رہا ہے۔ لوگ اس کی آواز پر جمع ہوئے وُہ بولا:

ھذا کوکب احمد قد طلع ھذا کوکب لا یطلع الا بالنبوۃ ولم یبق من الانبیاء الا احمد۔

یہ احمد کے ستارے نے طلوع کیا یہ ستارہ کسی نبی ہی کی پیدائش پر طلوع کرتا ہے اور اب انبیاء میں سوائے احمد کے کوئی باقی نہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

یہودی علمائے کے ہاں ذکرِ ولادت

امام واقدی و ابونعیم حضرت حویصہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال کنا

و یہود فینا کانوا یذکرون نبیا یبعث بمکۃ اسمہ احمد و لم یبق من الانبیاء غیرہ هو فی کتبنا الحدیث۔

یعنی میرے بچپن میں یہود ہم میں ایک نبی کا ذکر کیا کرتے جو مکے میں مبعوث ہونگے اُن کا نام پاک احمد ہے اب ان کے سوا کوئی نبی باقی نہیں وُہ ہماری کتابوں میں لکھے ہُوئے ہیں۔

احبار کی زبان پر نعتِ نبی

ابونعیم سعد بن ثابت سے راوی قال کان احبار یہود بنی قریظۃ والنضیر یذکرون صفۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلما طلع الکوکب الاحمر اخبروا انہ نبی و انہ لا نبی بعدہ اسمہ احمد ومہاجرہ الی یثرب فلما قدم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المدینۃ و نزلہا انکروا وحسدوا و بغوا۔

یہود بنی قریظہ و بنی نضیر کے علماء حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت بیان کرتے جب سرخ ستارہ چمکا تو انہوں نے خبر دی کہ وہ نبی ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں ان کا نام پاک احمد ہے۔ اُن کی ہجرت گاہ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لاکر رونق افروز ہُوئے یہود براہ حسد و بغاوت منکر ہو گئے فلما جاء ھم ما عرفوا کفروا بہ فلعنۃ اللہ علی الکافرین۔

اہلِ یثرب کو بشارتِ میلاد النبی

زیاد بن لبید سے راوی ہیں مدینہ طیبہ میں ایک ٹیلے پر تھا ناگاہ ایک آواز سُنی کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے:

یا اھل یثرب قد ذھب واللہ نبوۃ بنی اسرائیل ھذا نجم

قد طلع بمولد احمد وھو نبی اٰخر الانبیاء ومہاجرہ الٰی یثرب۔

اے اہل مدینہ خدا کی قسم بنی اسرائیل کی نبوت گئی ولادت احمد کا تارا چمکا وہ سب سے پچھلے نبی ہیں مدینے کی طرف ہجرت فرمائیں گے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

یوشع کی زبان پر نعتِ رسول

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی ہیں نے مالک بن سنان رضی اللہ تعالٰی عنہ کو کہتے سنا کہ میں ایک روز بنی عبد الاشہل میں بات چیت کرنے گیا یوشع یہودی بولا اب وقت آ لگا ہے ایک نبی کے ظہور کا جس کا نام احمد ہے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حرم سے تشریف لائیں گے اُن کا حلیہ و وصف یہ ہوگا میں اس کی باتوں سے تعجب کرتا اپنی قوم میں آیا وہاں بھی ایک شخص کو ایسا ہی بیان کرتے پایا میں بنی قریظہ میں گیا وہاں بھی ایک مجمع میں نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ذکر پاک ہو رہا تھا اُن میں سے زبیر بن باطا نے کہا:

قد طلع الکوکب الاحمر الذی لم یطلع الا لخروج نبی وظہورہ و لم احد الا احمد و ھذہ مہاجرہ۔

بیشک سُرخ ستارہ طلوع ہو کر آیا یہ تارا کسی نبی ہی کی ولادت و ظہور پر چمکتا ہے اور اب ہیں کوئی نبی نہیں پاتا سوا احمد کے اور یہ شہر ان کی ہجرت گاہ ہے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

تذییل - ابن سعد و حاکم و بیہقی و ابو نعیم حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی مکہ معظمہ میں ایک یہودی بغرض تجارت رہتا جس رات حضور پُر نور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پیدا ہوئے قریش کی مجلس میں گیا اور پوچھا کیا آج تم میں کوئی لڑکا پیدا ہوا انھوں نے کہا ہمیں نہیں معلوم کہا احفظوا ما اقول لکم ولد ھذہ اللیلۃ نبی ھذہ الامۃ الاخیرۃ بین کتفیہ علامۃ الحدیث۔

جو میں تم سے کہہ رہا ہوں اسے حفظ کر رکھو آج کی رات اس پچھلی امت کا نبی پیدا ہوا اس کے شانوں کے درمیان علامت ہے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

58535

ارشاداتِ حضور ختم الانبیاء علیہم افضل الصلاۃ والثناء

وفیہا انواع نوع فی اسماء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اسماء النبی اجلہ ائمہ بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی و امام مالک و امام احمد و ابوداؤد طیالسی و ابن سعد طبرانی و حاکم و بیہقی و ابونعیم وغیرہم

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان لی اسماء انا محمد و انا احمد و انا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر و انا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی و انا العاقب الذی لیس بعدہ نبی۔

بیشک میرے متعدد نام ہیں میں محمد ہوں میں احمد ہوں میں ماحی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے سبب سے کفر مٹاتا ہے میں حاشر ہوں میرے قدموں پر لوگوں کا حشر ہوگا میں عاقب ہوں اور عاقب وہ جس کے بعد کوئی نبی نہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سبعۃ اخیرۃ الا الطبرانی کی روایت میں والخاتم زاید ہے یعنی اور میں خاتم ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

انا محمد و احمد امام احمد مسند اور مسلم صحیح اور طبرانی معجم کبیر میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انا محمد و احمد والمقفی والحاشر و نبی التوبۃ و نبی الرحمۃ

میں محمد ہوں اور احمد اور سب انبیاء کے بعد آنے والا اور خلائق کو حشر دینے والا اور رحمت کا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

نام مبارک نبی التوبہ عجب جامع و کثیر المنافع نام پاک ہے۔ اس کی تیرہ توجیہیں فقیر غفرلہ المولی القدیر نے شرح صحیح مسلم للامام النووی و شروح الشفا للقاری والخفاجی و مرقاۃ و اشعۃ اللمعات شروح مشکوٰۃ و تیسیر و سراج المنیر و حفنی شروح جامع صغیر و جمع الوسائل شرح شمائل و مطالع المسرات و مواہب و شرح زرقانی و منبع البحار سے التقاط کیں اور چار توفیق اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے بڑھائیں سب سترہ ہوئیں بعضہا اجمع من بعض و اعلیٰ۔

خصائص مصطفیٰ

۱۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہدایت سے عالم نے توبہ ورجوع الی اللہ کی دولتیں پائیں حضور کی آواز پر متفرق جماعتیں مختلف امتیں اللہ عزوجل کی طرف پلٹ آئیں ذکرہ فی مطالع المسرات وقاری فی شرح الشفاء والشیخ المحقق نے اشعۃ اللمعات وعلیہ اقتصر فی المواہب اللدنیہ شرح الاسماء العلیۃ وقبلہ شارحہما الزرقانی عند سرد ہا۔

۲۔ ان کی برکت سے خلائق کو توبہ نصیب ہوئی الشیخ فی اللمعات والاشعۃ۔

اقول ولیس بالاول فان الھدایۃ دعوۃ واراءۃ وبالبرکۃ توفیق الوصول۔

۳۔ اُن کے ہاتھ پر جس قدر بندوں نے توبہ کی اور انبیاے کرام کے ہاتھوں پر نہ ہوئی الشیخ فی اللمعات واشار الیہ فی الاشعۃ حیث قال بعد ذکر الاولین "ایں صفت در جمیع انبیا مشترک ست و در ذات شریف آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم از ہمہ بیشتر و وافر و کامل تر ست۔ صحیح حدیثوں سے ثابت کہ روز قیامت یہ امت سب امتوں سے شمار میں زائد ہوگی نہ فقط ہر ایک امت جدا گانہ بلکہ مجموع جمیع امم سے۔ اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں بحمد اللہ تعالیٰ اسی ہماری اور چالیس میں باقی سب امتیں۔ والحمد للہ رب العلمین۔

۴۔ وہ توبہ کا حکم لے کر آئے الامام النووی فی شرح صحیح مسلم والقاری فی جمع الوسائل والزرقانی فی شرح المواہب۔

۵۔ اللہ عزوجل کے حضور سے قبول توبہ کی بشارت لائے شرح المواہب والمناوی فی التیسیر۔

۶۔ اقول بلکہ وہ توبہ عام لائے ہر نبی صرف اپنی قوم کے لیے توبہ لایا وہ تمام جہان سے توبہ لینے آئے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۷۔ بلکہ توبہ کا حکم وہی لے کر آئے کہ انبیاء علیہم الصلاۃ والثناء سب ان کے نائب ہیں

توروزِ اوّل سے آج تک اور آج سے قیامت تک جو توبہ خلق سے طلب کی گئی یا کی جائے گی واقع ہوئی یا وقوع پائے گی۔ سب کے نبی ہمارے نبی توبہ ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الفاسی فی مطالع المسرات فجزاہ اللہ معانی المبرات وعوالی المسرات۔

۸۔ توبہ سے مراد اہل توبہ ہیں ای علی وزان قولہ تعالیٰ واسئل القریۃ یعنی توّابین کے نبی مطالع المسرات مع زیادۃ منی اقول اب اوفق یہ ہے کہ توبہ سے مراد ایمان لیں کما سوغہ المناوی ثم العزیزی فی شروح الجامع الصغیر۔ حاصل یہ کہ تمام اہل ایمان کے نبی۔

۹۔ ان کی اُمّت توّابین ہیں وصف توبہ میں سب امتوں سے ممتاز ہیں قرآن اُن کی صفت میں التائبون فرماتا ہے جمع الوسائل جب گناہ کرتے ہیں توبہ لاتے ہیں یہ امت کا فضل ہے اور امت کا ہر فضل اس کے نبی کی طرف راجع مطالع اقول وبہ فارق ماقبلہ فلیس فیہ حذف ولا تجوز۔

۱۰۔ ان کی امت کی توبہ سب امتوں سے زائد مقبول ہوئی حفنی علی الجامع الصغیر کہ اُن کی توبہ میں مجرد ندامت وترک فی الحال وعزم آئندہ پر کفایت کی نبی الرحمۃ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے بوجھ اتار لیے اگلی امتوں کے سخت و شدید بار ان پر نہ آنے دیے اگلوں کی توبہ سخت سخت شرائط سے مشروط ہوتی تھی گوسالہ پرستی سے بنی اسرائیل کی توبہ اپنی جانوں کے قتل سے رکھی گئی کما نطق بہ القرآن العزیز جب ستر ہزار آپس میں کٹ چکے ہیں اس وقت توبہ قبول ہوئی شرح الشفا للقاری والمرقاۃ ونسیم الریاض والفاسی ومجمع

لہ اقتصر الحنفی فی تقریر ھذا الوجہ علی ذکر الاستغفار فقط فقال لانہ قبل من امتہ التوبۃ بمجرد الاستغفار زاد مبرک بخلاف الامم السابقۃ و استدل بقولہ تعالیٰ فاستغفروا اللہ واستغفرلھم الرسول الاٰیۃ و [illegible] رضا بریلوی غفرلہ

البحار برمز (ن) للامام النووی و الذی رأیتہ فی منہاجہ ماقدمت فحسب ۔

۱۱۔ وہ عود کثیر التوبہ ہیں صحیح بخاری میں ہے میں روز اللہ سبحٰنہٗ سے سو بار استغفار کرتا ہوں شرح الشفا و المرقاۃ و اللمعات والمجمع برمز (ط) للطیبی و الزرقانی ہر ایک کی توبہ اس کے لائق ہے حسنات الابرار سیات المقربین حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہر آن ترقی مقامات قرب و مشاہدہ میں ہیں و للاخرۃ خیر لک من الاولٰی ○ جب ایک مقام اجل و اعلٰی پر ترقی فرماتے گزشتہ مقام کو بہ نسبت اس کے ایک نوع تقصیر تصور فرما کر

(بقیہ حاشیہ ص ۲۴) اقرہ العلامۃ القاری فی المرقاۃ و فی شرح الشفا و شدد النکیر علیہ فی جمع الوسائل شرح الشمائل فقال ھذا قول لم یقل بہ احد من العلماء فھو خلاف الامۃ قال و ارکان التوبۃ علی ما قالہ العلماء ثلثۃ الندم والقلع والعزم علی ان لا یعود ولا احد جعل الاستغفار اللسانی شرطا للتوبۃ الخ اقول رحمہ اللہ مولانا القاری این فی کلام الحنفی و میرک ان التوبۃ لا تقبل الا بالاستغفار فضلا عن اشتراط الاستغفار باللسان انما ذکر ان مجرد الاستغفار کاف فی توبۃ ھذہ الامۃ من دون الزام امور اُخر شاقۃ جدا کقتل الانفس وغیرہ مما الزمت بہ الامم السابقۃ فلا تشتم منہ رائحۃ اشتراط الاستغفار لمطلق التوبۃ و ان امعنت النظر لم تجد فیہ خلافا للحدیث الارکان ایضا فان الاستغفار الصادق لا ینشؤ الا عن ندم صحیح والندم الصحیح یلزمہ الاقلاع وعزم الترک و لذا صح عنہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قولہ الندم توبۃ علا ان المقصود الحصر بالنسبۃ الی ما کان علی الامم السابقۃ من الامر ثم ھذا کلہ لا مساغ لہ فی تقریر الوجہ بما قررنا کما تری فاعرف ۱۲ منہ

اپنے رب کے حضور توبہ و استغفار لائے تو وہ ہمیشہ ترقی اور ہمیشہ ترقی اور ہمیشہ توبہ بے تقصیر میں ہیں صلی اللہ علیہ وسلم مطالع مع بعض زیادات منی۔

۱۲۔ **باب توبہ :** انھیں کے امت کے آخر عہد میں باب توبہ بند ہوگا شرح الشفا للقاری اگلی نبوتوں میں اگر کوئی ایک نبی کے ہاتھ پہ تائب نہ ہوتا امکان رہتا کہ دوسرا نبی آئے اس کے ہاتھ پر توبہ لائے یہاں باب نبوت مسدود اور ختم ملت پر توبہ مفقود تو جو ان کے دست اقدس پر توبہ لائے اس کے لیے کہیں توبہ نہیں افادۃ الفاسی وبہ استفام کونہ من وجوہ التسمی بھذا الاسم العلی السمی۔

۱۳۔ **فاتح باب توبہ :** وہ فاتح باب توبہ ہیں سب میں پہلے سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے توبہ کی وہ انھیں کے توسل سے تھی تو وہی اصل توبہ ہیں اور وہی وسیلۂ توبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مطالع۔

۱۴۔ **کعب رضی اللہ عنہ کا خون :** وہ توبہ قبول کرنے والے ہیں ان کا دروازۂ کرم توبہ و معذرت کرنے والوں کے لیے ہمیشہ مفتوح ہے جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کعب بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خون اُن کے زمانۂ نصرانیت میں مباح فرما دیا ہے۔ اُن کے بھائی بجیر بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں لکھا طرالیہ فانہ لا یرد من جاء تائبا ان کے حضور اُڑکر آؤ جو ان کے سامنے توبہ کرتا حاضر ہو بہ اُسے کبھی ردّ نہیں فرماتے مطالع المسرات اسی بنا پر کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب حاضر ہوئے راہ میں قصیدہ نعتیہ بانت سعاد نظم کیا جس میں عرض رسا ہیں ؎

انبئت ان رسول اللہ اوعدنی
والعفو عند رسول اللہ مامول
انی اتیت رسول اللہ معتذرا
والعذر عند رسول اللہ مقبول

مجھے خبر پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے لیے سزا کا حکم فرمایا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور معذرت کرتا حاضر ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عذر دولت قبول پاتا ہے۔

توراۃ مقدس میں ہے لا یجزی بالسیئۃ السیئۃ و لکن یعفو و یغفر احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بدی کا بدلہ بدی نہ دیں گے بلکہ بخش دیں گے اور مغفرت فرمائیں گے رواہ البخاری عن عبد اللہ بن عمرو والدارمی وابنا سعد وعساکر عن ابن عباس والاخیر عن عبد اللہ بن سلام وابن ابی حاتم عن وھب بن منبہ وابو نعیم عن کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین ولہٰذا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسمائے طیبہ ہیں **عفو غفور** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۱۵۔ نبی توبہ: **اقول** وہ نبی توبہ ہیں۔ بندوں کو حکم ہے کہ ان کی بارگاہ میں حاضر ہو کر توبہ و استغفار کریں اللہ تو ہر جگہ سنتا ہے۔ اس کا علم اس کا سمع اس کا شہود سب جگہ ایک سا ہے مگر حکم یہی فرمایا کہ میری طرف توبہ چاہو تو میرے محبوب کے حضور حاضر ہو۔ قال تعالیٰ ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاؤک فاستغفروا اللہ و استغفر لھم الرسول لوجدوا اللہ توابًا رحیما ۰ اگر وہ جو اپنی جانوں پر ظلم کریں تیرے پاس حاضر ہو کر خدا سے بخشش چاہیں اور رسول اُن کی مغفرت مانگے تو ضرور خدا کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔ حضورؐ کے عالم حیات ظاہری میں حضور ظاہر تھا اب حضورِ مزار پُر انوار ہے اور جہاں یہ بھی میسر نہ ہو تو دل سے حضور پُر نور کی طرف توجہ حضور سے توسل فریاد استغاثہ طلب شفاعت کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اب بھی ہر مسلمان کے گھر میں جلوہ فرما ہیں مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری شرح شفا شریف میں فرماتے ہیں روح النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاضرۃ فی بیوت اھل الاسلام۔

ف ۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر مسلمان کے گھر میں جلوہ فرما ہیں۔

۱۶۔ اقول وہ مفیض توبہ ہیں توبہ لیتے بھی یہی ہیں اور دیتے بھی یہی یہ توبہ نہ دیں تو کوئی توبہ نہ کر سکے توبہ ایک نعمت عظمٰی بلکہ اجل نعم ہے اور نصوص متواترہ اولیائے کرام و ائمۂ عظام و علمائے اعلام سے مبرہن ہوچکا کہ ہر نعمت قلیل یا کثیر صغیر یا کبیر جسمانی یا روحانی دینی یا دنیوی ظاہری یا باطنی روز اول سے اب تک اب سے قیامت تک قیامت سے آخرت آخرت سے ابد تک مومن یا کافر مطیع یا فاجر ملک یا انسان جن یا حیوان بلکہ تمام ماسوا اللہ میں جسے جو کچھ ملی یا ملتی ہے یا ملے گی اس کی کلی انہیں کے صبائے کرم سے کھلی اور کھلتی ہے اور کھلے گی انھیں کے ہاتھوں پر بٹی اور بٹتی ہے یہ سر الوجود و اصل الوجود و خلیفۃ اللہ الاعظم و ولی نعمت عالم ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یہ خود فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم انا ابوالقاسم اللہ یعطی و انا اقسم میں ابوالقاسم ہوں اللہ دیتا ہے اور میں تقسیم فرماتا ہوں رواہ الحاکم فی المستدرک وصححہ واقرہ الناقدون ان کا رب اللہ عزوجل فرماتا ہے وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعٰلمین ہم نے نہ بھیجا تمھیں مگر رحمت سارے جہان کے لیے فقیر غفر اللہ تعالٰی لہ نے اس جاں فزا و ایمان افروز و دشمن گزا و شیطان سوز بحث کی تفصیل جلیل اور اس پر نصوص قاہرہ کثیرہ وافرہ کی تخیر جمیل اپنے رسالہ مبارکہ سلطنۃ المصطفٰی فی ملکوت کل الورٰی میں ذکر کی والحمد للہ رب العٰلمین۔

۱۷۔ اقول وہ نبی توبہ ہیں کہ گناہوں سے ان کی طرف توبہ کی جاتی ہے توبہ ہیں ان کا نام پاک نام جلالت حضرت عزت عز جلالہ کے ساتھ لیا جاتا ہے کہ ہیں اللہ و رسول کی طرف توبہ کرتا ہوں جل جلالہ وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم صحیح بخاری و صحیح مسلم شریف میں ہے ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ اتوب الی اللہ و الی رسولہ ماذا اذنبت یا رسول اللہ میں اللہ اور اللہ کے

فـ۔ ہر نعمت ہر شخص کو نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے ملی اور ملتی ہے اور ملے گی۔

رسول کی طرف توبہ کرتی ہوں مجھ سے کیا خطا ہوئی۔ معجم کبیر میں حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ابوبکر صدیق و عمر فاروق وغیرہما چالیس اجلہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف کھڑے ہو کر ہاتھ پھیلا کر لرزتے کانپتے حضور سے عرض کی تبنا الی اللہ والی رسولہ ہم اللہ اور اس کے رسول کی طرف توبہ کرتے ہیں فقیر نے یہ حدیثیں مع جلیل ونفیس اپنے رسالہ مبارکہ الامن والعلی لناعتی المصطفیٰ بدافع البلاء میں ذکر کیں۔ اقول توبہ کے معنی ہیں نافرمانی سے باز آنا جس کی معصیت کی ہے۔ اس سے عہد اطاعت کی تجدید کر کے اُسے راضی کرنا اور نص قطعی قرآن سے ثابت کہ اللہ عزوجل کا ہر گنہگار حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گنہگار ہے "قال اللہ تعالیٰ من یطع الرسول فقد اطاع اللہ ویلزمہ عکس النقیض من لم یطع اللہ لم یطع الرسول وھو معنی قولنا من عصی اللہ فقد عصی الرسول اور قرآن عظیم حکم دیتا ہے کہ اللہ ورسول کو راضی کرو "قال اللہ تعالیٰ واللہ ورسولہ احق ان یرضوہ ان کانوا مومنین ۝ سب سے زیادہ راضی کرنے کے مستحق اللہ ورسول ہیں اگر یہ لوگ ایمان رکھتے ہیں نسأل اللہ الایمان والامن والامان ورضاہ ورضی رسولہ الکریم علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والتسلیم یہ نفیس فوائد کہ استطراداً زبان پر آگئے "قابل حفظ ہیں کہ اس رسالے کے غیر میں نہ ملیں گے یوں تو ع

ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر ست

مگر میں امید کرتا ہوں کہ فقیر کی یہ تین توجیہیں اخیر بحمد اللہ تعالیٰ چیزے دیگر ہیں وباللہ التوفیق۔

توبہ قبول کرنے والے نبی

امام احمد وابن سعد وابن ابی شیبہ اور امام بخاری تاریخ اور ترمذی شمائل میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی مدینہ طیبہ کے ایک راستے میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے ملے ارشاد فرمایا انا محمد وانا احمد وانا نبی الرحمۃ

ونبی التوبۃ وانا المقفی وانا الحاشر ونبی للملاحم میں محمد ہوں احمد ہوں میں رحمت کا نبی ہوں میں توبہ کا نبی ہوں میں سب میں آخر نبی ہوں میں حشر دینے والا ہوں میں جہادوں کا نبی ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

مالک لوائے حمد طبرانی معجم کبیر اور سعید بن منصور سنن میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انا احمد وانا محمد وانا الحاشر الذی احشر الناس علی قدمی وانا ماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر فاذا کان یوم القیٰمۃ کان لواء الحمد معی وکنت امام المرسلین وصاحب شفاعتہم میں محمد ہوں میں حاشر ہوں کہ لوگوں کو اپنے قدموں پر میں حشر دوں گا میں ماحی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے سبب سے کفر کو محو فرماتا ہے قیامت کے دن لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا میں سب پیغمبروں کا امام اور ان کی شفاعتوں کا مالک ہوں گا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسمائے طیبہ خاتم و عاقب و مقفی تو معنی ختم نبوت میں نص صریح ہیں۔ علماء فرماتے ہیں اسم پاک حاشر بھی اسی طرف ناظر امام نووی شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں: قال العلماء معناھما (ای معنی روایتی قدمی بالتثنیۃ والافراد) یحشرون علی اثری وزمان نبوتی ورسالتی ولیس بعدی نبی تیسیر میں ہے ای علی اثر نوبتی ای زمنہا ای لیس بعدہ نبی جمع الوسائل میں ہے قال الجزری ای یحشر الناس علی اثر زمان نبوتی لیس بعدی نبی۔

دس اسمائے مبارکہ ابن مردویہ تفسیر اور ابونعیم دلائل میں اور ابن عدی و ابن عساکر و دیلمی حضرت ابوالطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لی عشرۃ اسماء عند ربی انا محمد واحمد والفاتح والخاتم والبوالقاسم والحاشر والعاقب والماحی ویٰس وطٰہٰ میرے رب کے یہاں میرے دس نام ہیں: محمد و احمد و فاتح عالم ایجاد و خاتم نبوت و ابوالقاسم و حاشر و آخر الانبیاء۔

وماحی کفر ویٰس وطٰہٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ابن عدی کامل میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ان لی عند ربی عشرۃ اسماء میرے رب کے پاس میرے لیے دس نام ہیں ازانجملہ محمد واحمد وماحی وحاشر وعاقب یعنی ختم الانبیاء ورسول الرحمۃ ورسول التوبہ و رسول الملاحم ذکر کرکے فرمایا:

وانا المقفی قفیت النبیین عامۃ وانا قثم میں مقفی ہوں کہ تمام پیغمبروں کے بعد آیا اور میں کامل جامع ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

تنبیہ: یہ حدیث ابن عدی نے مولیٰ علی وام المومنین صدیقہ واسامہ بن زید و عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایت کی کما فی مطالع المسرات فان کان فی کلہا عاقب او مقف و نحوھا کانت خمسۃ احادیث۔

الحاشر والعاقب

حاکم مستدرک میں بافادۂ تصحیح حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کنیسۂ یہود میں تشریف لے گئے میں ہمرکاب اقدس تھا فرمایا: اے گروہ یہود مجھے بارہ آدمی دکھاؤ جو گواہی دینے والے ہوں کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ عزوجل سب یہود سے اپنا غضب (یعنی جس میں وہ زمانۂ موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام سے گرفتار ہیں کہ وباؤا بغضب من اللہ فباؤا بغضب علیٰ غضب۔ اٹھالے گا یہود سن کر چپ رہے کسی نے جواب نہ دیا حضور نے فرمایا ابیتم فواللہ لانا الحاشر وانا العاقب وانا النبی المصطفیٰ آمنتم او کذبتم تم نے نہ مانا خدا کی قسم بیشک میں حاشر ہوں اور میں خاتم الانبیاء ہوں اور میں نبی مصطفیٰ ہوں خواہ تم مانو یا نہ مانو۔

رسول جہاد

ابن سعد مجاہد مکی سے مرسلاً راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انا محمد واحمد انا رسول الرحمۃ انا رسول الملحمۃ انا المقفی والحاشر میں محمد واحمد ہوں، میں

رسولِ رحمت ہوں میں رسولِ جہاد ہوں میں خاتم الانبیاء ہوں میں لوگوں کو حشر دینے والا ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

نوع آخر هو الاول والآخر والظاهر والباطن

ع وہی ہیں اوّل وہی ہیں آخر وہی ہیں باطن وہی ہیں ظاہر
انھیں سے عالم کی ابتدا ہے وہی رسولوں کی انتہا ہیں

صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہیں:

نحن الاٰخرون السابقون یوم القیٰمۃ ہم زمانے میں سب سے پچھلے اور قیامت میں سب سے اگلے ہیں۔

مسلم و ابن ماجہ ابوہریرہ و حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

نحن الاٰخرون من اھل الدنیا والاوّلون یوم القیٰمۃ المقضی لھم قبل الخلائق ہم دنیا میں سب کے بعد اور آخرت میں سب پہ سابق ہیں۔ تمام جہان سے پہلے ہمارے لیے حکم ہوگا۔

دارمی ابن مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان اللہ ادرك بی الاجل المرجو اختار نی اختیارا فنحن الاٰخرون ونحن السابقون یوم القیٰمۃ۔ بیشک اللہ نے مجھے مدّت امید و زمانہ انتظار پہ پہنچایا اور مجھے چُن کر پسند فرمایا تو ہمیں سب سے پچھلے اور ہمیں روز قیامت سب سے اگلے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اس حدیث میں نسخے مختلف ہیں بعض میں یوں ہے:

ان اللہ ادرك بی الاجل المرحوم واختصر لی اختصارا مجھے اللہ عزوجل نے

محض رحمت کے وقت پہنچایا اور میرے لیے کمال اختصار فرمایا۔ اس اختصار کی شرح و تفسیر پانچ وجہ منیر پر فقیر نے اپنے رسالۂ تجلّی الیقین بان نبیّنا سیّد المرسلین میں بیان کی۔

آخرِ زمان اور اولین یومِ قیامت

اسحٰق بن راہویہ مسند اور ابوبکر بن ابی شیبہ استاذ بخاری و مسلم مصنّف میں مکحول سے راوی امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک یہودی پر کچھ آتا تھا اس سے لینے تشریف لے گئے اور فرمایا:

لا والذی اصطفیٰ محمدا علی البشر لا افارقك قسم اس کی جس نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام آدمیوں سے برگزیدہ کیا میں تجھے نہ چھوڑوں گا یہودی بولا واللہ خدا نے انھیں تمام بشر سے افضل نہ کیا امیر المومنین نے اسے تپانچہ مارا۔ وہ بارگاہِ رسالت میں نالشی آیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عمر تم اس تپانچہ کے بدلے اسے راضی کر دو (یعنی ذمی ہے) اور ہاں اے یہودی آدم صفی اللہ ابراہیم خلیل اللہ نوح نجی اللہ موسیٰ کلیم اللہ عیسیٰ روح اللہ ہیں وانا حبیب اللہ اور میں اللہ کا پیارا ہوں۔ ہاں اے یہودی اللہ نے اپنے دو ناموں پر میری امت کے نام رکھے اللہ سلام ہے اور میری امت کا نام مسلمین رکھا اور اللہ مومن ہے اور میری امت کو مومنین لقب دیا۔ ہاں اے یہودی تم زمانے میں پہلے ہو ونحن الاٰخرون السابقون یوم القیٰمۃ اور ہم زمانے میں بعد اور روزِ قیامت میں سب سے پہلے ہیں ہاں ہاں جنّت حرام ہے انبیاء پر جب تک میں اس میں جلوہ افروز نہ ہوؤں اور حرام ہے امتوں پر جب تک میری امت نہ داخل ہو صلی اللہ تعالیٰ علیک وعلیہم وسلّم۔

دریائے رحمت

بیہقی شعب الایمان میں ابو قلابہ سے مرسلاً راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: انما بعثت فاتحا وخاتما میں بھیجا گیا دریائے رحمت کھولتا اور نبوّت و رسالت ختم کرتا ہوا۔

آخرینِ بعثت ابن ابی حاتم و بغوی و ثعلبی تفاسیر اور ابو اسحٰق جوزجانی تاریخ اور ابو نعیم دلائل میں بطریق عدیدہ عن قتادہ عن الحسن عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ مسنداً اور ابن سعد طبقات اور ابن لال مکارم الاخلاق میں قتادہ سے مرسلاً راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے آیہ کریمہ و اذ اخذنا من النبیین میثاقھم و منك و من نوح و ابراھیم و موسٰی و عیسٰی بن مریم کی تفسیر میں فرمایا کنت اول النبیین فی الخلق و اٰخرھم فی البعث میں سب نبیوں سے پہلے پیدا ہوا اور سب کے بعد بھیجا گیا قتادہ نے کہا فبدا بہ قبلھم اسی لیے رب العزت تبارک و تعالٰی نے آیہ کریمہ میں انبیاے سابقین سے پہلے حضور پُرنور کا نام پاک لیا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

تذییل: ابو سہل قطان اپنے امالی میں سہل بن صالح ہمدانی سے راوی ہیں نے حضرت سیّدنا امام باقر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے پوچھا نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تو سب انبیاء کے بعد مبعوث ہوئے حضور کو سب پر تقدم کیونکر ہوا فرمایا ان اللہ تعالٰی لما اخذ من بنی اٰدم من ظھورھم ذریاتھم واشھدھم علی انفسھم الست بربکم کان محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اول من قال بلٰی و لذٰلك صار یتقدم الانبیاء و ھو اٰخر من بعث جب اللہ تعالٰی نے آدمیوں کی پیٹھوں سے اُن کی اولادیں روزِ میثاق نکالیں اور انہیں خود اُن پر گواہ بنا کے فرمایا کیا میں تمہارا رب نہیں تو سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے کلمہ بلٰی عرض کیا کہ ہاں کیوں نہیں۔ اس وجہ سے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو سب انبیاء پر تقدم ہوا حالانکہ حضور سب کے بعد مبعوث ہوئے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

حضرت فاروق کا طریق نداو خطاب بعد از وصال شفا شریف امام قاضی عیاض و احیاء العلوم امام حجۃ الاسلام و مدخل امام ابن الحاج و اقتباس الانوار علامہ ابو عبد اللہ محمد بن علی رشاطی شرح البردہ ابو العباس قصار و مواہب لدنیہ امام قسطلانی وغیرہا کتب معتمدین میں ہے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بعد وفات حضور سیدالکائنات علیہ افضل الصلوات و التحیات جو فضائل عالیہ حضور پُرنور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حضور کو نداو خطاب کرکے

عرض کیے ہیں اُنھیں میں گزارش کرتے ہیں بابی انت وامی یا رسول اللہ لقد بلغ من فضیلتک عند اللہ ان بعثک اخر الانبیاء وذکرک فی اولھم فقال و اذ اخذنا من النبیین میثاقھم و منک و من نوح الآیہ یا رسول اللہ میرے ماں باپ حضور پر قربان حضور کی فضیلت اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اس حد کو پہنچی کہ حضور کو تمام انبیاؑ کے بعد بھیجا اور ان سب سے پہلے ذکر فرمایا کہ فرماتا ہے اور یاد کرجب ہم نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا اور تجھ سے اے محبوب اور نوح و ابراہیم وموسیٰ و عیسیٰ بن مریم سے علیہم الصلاۃ والسلام۔

حضرت جبرائیل سلام کہتے ہیں

علامہ محمد بن احمد بن محمد بن محمد بن ابی بکر بن مرزوق تلمسانی شرح شفا شریف میں

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جبریل نے حاضر ہوکر مجھے یُوں سلام کیا السلام علیک یا ظاھر السلام علیک یا باطن میں نے فرمایا اے جبریل یہ صفات تو اللہ عزوجل کی ہیں کہ اُسی کو لائق ہیں مجھ سے مخلوق کی کیونکر ہوسکتی ہیں جبریلؑ نے عرض کی اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور کو ان صفات سے فضیلت دی اور تمام انبیا و مرسلین پر ان سے خصوصیت بخشی اپنے نام و وصف سے حضور کے نام و وصف مشتق فرمائے وسماک بالاول لانک اول الانبیاء خلقا و سماک بالاٰخر لانک اخر الانبیاء فی العصر وخاتم الانبیاء الی اٰخر الامم حضور کا اوّل نام رکھا کہ حضور سب انبیا سے آفرینش میں مقدم ہیں اور حضور کا آخر نام رکھا کہ حضور سب پیغمبروں سے زمانے میں موخر و خاتم الانبیاء و نبی اُمت آخرین ہیں۔ باطن نام رکھا کہ اس نے اپنے نام پاک کے ساتھ حضور کا نام نامی سنہرے نور سے ساق عرش پر آفرینش آدم علیہ الصلاۃ والسلام سے دو ہزار برس پہلے ابد تک لکھا پھر مجھے حضور پر درود بھیجنے کا حکم دیا میں نے حضور پر ہزار سال درود بھیجی اور ہزار سال بھیجی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو مبعوث کیا خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور جگمگاتا سُورج۔ حضور کو ظاہر نام عطا فرمایا کہ اس نے حضور کو تمام دینوں پر ظہور و غلبہ دیا اور حضور کی شریعت و فضیلت کو تمام اہل سمٰوٰت و ارض پر ظاہر و آشکارا کیا تو کوئی ایسا نہ رہا جس نے حضور پر نور

درود نہ بھیجی ہو اللہ حضور پر درود بھیجے فربك محمود وانت محمد و ربك الاوّل والآخر والظاھر والباطن وانت الاول و الآخر والظاھر والباطن پس حضور کا رب محمود ہے اور حضور محمد حضور کا رب اول و آخر و ظاہر و باطن ہے اور حضور اوّل و آخر و ظاہر و باطن ہیں سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

الحمد للہ الذی فضلنی علی جمیع النبیین حتی فی اسمی وصفتی سب خوبیاں اللہ عزوجل کو جس نے مجھے تمام انبیاء پر فضیلت دی یہاں تک کہ میرے نام و صفت میں ذکرہ القاری فی شرح الشفاء فقال قد روی التلمسانی عن ابن عباس الخ اقول ظاھرہ انہ اخرجہ بسندہ فان الاسناد ماخوذ فی مفہوم الروایۃ کما قالہ الزرقانی فی شرح المواھب و لعل الظاھر ان فیہ تجرید او المراد اورد و ذکر واللہ تعالیٰ اعلم۔

نوع آخر خصوص نصوص ختم نبوّت

صحیح مسلم شریف میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے: فضلت علی الانبیاء بست اعطیت جوامع الکلم ونصرت بالرعب و احلت لی الغنائم وجعلت لی الارض مسجدا وطھورا وارسلت الی الخلق کافۃ وختم بی النبیون میں تمام انبیاء پر چھ وجہ سے فضیلت دیا گیا مجھے جامع باتیں عطا ہوئیں اور مخالفوں کے دل میں میرا رعب ڈالنے سے میری مدد کی گئی اور میرے لیے غنیمتیں حلال ہوئیں اور میرے لیے زمین پاک کرنے والی اور نماز کی جگہ قرار دی گئی اور میں تمام جہان سب ماسوی اللہ کا رسول ہوا اور مجھ سے انبیاء ختم کیے گئے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

خاتم النبیین دارمی اپنی سنن میں بسند صحیح اور بخاری تاریخ اور طبرانی اوسط اور بیہقی سنن میں اور ابونعیم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انا قائد المرسلین ولا فخر وانا خاتم النبیین ولا فخر وانا شافع و

ومشفع ولا فخر۔

میں تمام پیغمبروں کا خاتم ہوں اور بطور فخر نہیں کہتا اور میں سب سے پہلا شفاعت کرنے والا اور سب سے پہلا شفاعت قبول کیا گیا ہوں اور بروجہ فخر ارشاد نہیں کرتا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

احمد و حاکم و بیہقی و ابن حبان عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انی مکتوب عند اللہ فی ام الکتاب لخاتم النبیین وان اٰدم لمنجدل فی طینتہ بیشک بالیقین میں اللہ کے حضور لوح محفوظ میں خاتم النبیین لکھا تھا اور ہنوز آدم اپنی مٹی میں پڑے تھے ؎

آدم سرو تن بآب و گل واشت
کو حکم بملکِ جان و دل داشت

لوح محفوظ پر شہادت ختم نبوت

مواہب لدنیہ و مطالع المسرات میں ہے خرج مسلم فی صحیحہ من حدیث عبد اللہ بن عمرو بن العاص عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ قال ان اللہ عز وجل کتب مقادیر الخلق قبل ان یخلق السمٰوٰت والارض بخمسین الف سنۃ فکان عرشہ علی الماء ومن جملۃ ما کتب فی الذکر وھو ام الکتاب ان محمدا خاتم النبیین۔

یعنی صحیح مسلم شریف میں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ عزوجل نے زمین و آسمان کی آفرینش سے پچاس ہزار برس پہلے خلق کی تقدیر لکھی اور اس کا عرش پانی پر تھا منجملہ ان تحریرات کے لوح محفوظ میں لکھا بیشک محمد خاتم النبیین ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثم قال بعد ھذا فی المواھب وعن العرباض بن ساریہ فذکر الحدیث المذکور اٰنفا وقال بعدہ فی المطالع وغیر ذالک من الاحادیث اھ وقال الزرقانی

بعد قولہ ان محمدا خاتم النبیین فان قبل الحدیث یفید سبق العرش علی التقدیر وعلی کتابۃ محمد خاتم النبیین الخ فافادواجمیعا انہ تمامہ حدیث واحد مخرج ھکذا فی صحیح مسلم والعبد لضعیف راجع الصحیح من کتاب القدر فلم یجد فیہ الا الی قولہ وکان عرشہ علی الماء و بھذا القدر عزاہ لہ فی المشکوٰۃ والجامع الصغیر والکبیر وغیرھا فاللہ اعلم۔

عمارت نبوّت کی آخری اینٹ

احمد و بخاری و مسلم و ترمذی حضرت جابر بن عبداللہ اور احمد و شیخین حضرت ابوہریرہ اور احمد و مسلم حضرت ابوسعید خدری اور احمد و ترمذی حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بالفاظ متناسبہ و معانی متقاربہ راوی حضور خاتم المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مثلی ومثل الانبیاء کمثل قصر احسن بنیانہ ترک منہ موضع لبنۃ فطاف بہ النظار یتعجبون من حسن بنیانہ الا موضع تلک اللبنۃ فکنت انا سددت موضع اللبنۃ ختم بی البنیان وختم بی الرسل وفی لفظ للشیخین فانا اللبنۃ وانا خاتم النبیین۔

میری اور تمام انبیاء کی کہاوت ایسی ہے جیسے ایک محل نہایت عمدہ بنایا گیا اور اس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی رہی دیکھنے والے اس کے آس پاس پھرتے اور اس کی خوبی تعمیر سے تعجب کرتے مگر وہی ایک اینٹ کی جگہ کہ نگاہوں میں کھٹکتی ہے، میں نے تشریف لاکر وہ جگہ بند کی مجھ سے یہ عمارت پوری کی گئی مجھ سے رسولوں کی انتہا ہوئی میں عمارت نبوت کی وہ پچھلی اینٹ ہوں میں تمام انبیاء کا خاتم ہوں صلی اللہ تعالے علیہ وسلم۔

امام ترمذی حکیم عارف باللہ محمد بن علی نوادر الاصول میں سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اول الرسل آدم وآخرھم محمد سب رسولوں میں پہلے آدم علیہ الصلاۃ

والسلام ہیں اور سب میں پچھلے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

سوسمار کی گواہی

طبرانی معجم اوسط و معجم صغیر اور ابن عدی کامل اور حاکم کتاب المعجزات اور بیہقی و ابونعیم کتابیں دلائل النبوۃ اور ابن عساکر تاریخ میں امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجمع اصحاب میں تشریف فرما تھے کہ ایک بادیہ نشین قبیلہ بنی سلیم کا آیا سوسمار شکار کر کے لایا تھا وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ڈال دیا اور بولا قسم ہے لات و عزیٰ کی وہ شخص آپ پر ایمان نہ لائے گا جب تک یہ سوسمار ایمان نہ لائے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس جانور کو پکارا وہ فصیح زبان روشن بیان عربی میں بولا جسے سب حاضرین نے خوب سنا اور سمجھا لبیك و سعدیك یا زین من وافی یوم القیٰمۃ میں خدمت و بندگی میں حاضر ہوں اے تمام حاضرین مجمع محشر کی زینت۔ حضور نے فرمایا: من تعبد تیرا معبود کون ہے؟ عرض کی الذی فی السماء عرشہ و فی الارض سلطانہ و فی البحر سبیلہ و فی الجنۃ رحمتہ و فی النار عذابہ وہ جس کا عرش آسمان میں اور سلطنت زمین میں اور راہ سمندر میں اور رحمت جنت میں اور عذاب نار میں فرمایا فمن انا بھلا میں کون ہوں عرض کی انت رسول رب العلمین و خاتم النبیین قد افلح من صدقك و قد خاب من كذبك حضور پروردگار عالم کے رسول ہیں اور رسولوں کے خاتم جس نے حضور کی تصدیق کی وہ مراد کو پہنچا اور جس نے نہ مانا نامراد رہا۔

اعرابی نے کہا اب آنکھوں دیکھے کے بعد کیا شبہ ہے خدا کی قسم میں جس وقت حاضر ہوا حضور سے زیادہ اس شخص کو دشمن کوئی نہ تھا اور اب حضور مجھے اپنے باپ اور اپنی جان سے زیادہ محبوب ہیں اشھد ان لا الہ الا اللہ و انك رسول اللہ یہ مختصر ہے اور حدیث میں اس سے زیادہ کلام اطیب واکثر۔

یہ حدیث امیر المومنین مولیٰ علی و ام المومنین عائشہ صدیقہ و حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی روایات سے بھی آئی کما فی الجامع الکبیر و

الخصائص الکبری و لم اقف علی الفاظهم فان اشتملت جمیعا علی لفظ خاتم النبیین کانت اربعۃ احادیث۔

تذییل: ترمذی حدیث طویل حلیۂ اقدس میں امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی کہ انھوں نے فرمایا: بین کتفیہ خاتم النبوۃ و ھو خاتم النبیین حضور کے دونوں شانوں کے بیچ میں مہرِ نبوت ہے اور حضور خاتم النبیین ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم۔

تذییل: طبرانی معجم اور ابونعیم عوالی سعید بن منصور میں امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے درود شریف کا ایک صیغہ بلیغہ راوی جس میں فرماتے ہیں اجعل شرائف صلاتك و نوامی برکاتك و رأفتك تحننك علی محمد عبدك و رسولك الخاتم لما سبق و الفاتح لما اغلق الٰہی اپنی بزرگ درودیں اور بڑھتی برکتیں اور رحمت کی مہر نازل کر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کہ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں گزروں کے خاتم اور مشکلوں کے کھولنے والے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

نوع آخر نبوت گئی، نبوت منقطع ہوئی جب سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نبوت ملی کسی دوسرے کو نہیں مل سکتی۔

ولانبی بعدی صحیح بخاری شریف میں مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلك نبی خلفہ نبی و لا نبی بعدی انبیاء بنی اسرائیل کی سیاست فرماتے جب ایک نبی تشریف لے جاتا دوسرا اس کے بعد آتا اور میرے بعد کوئی نبی نہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

احمد و ترمذی و حاکم بسند صحیح بر شرط صحیح مسلم کما قالہ الحاکم و اقرہ الناقدون حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

ف نوع چہارم نبوت منقطع ہوئی اب کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔

وسلم فرماتے ہیں: ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی بیشک رسالت و نبوت ختم ہوگئی اب میرے بعد نہ کوئی رسول نہ نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم۔

صحیح بخاری شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: لم یبق من النبوۃ الا المبشرات الرؤیا الصالحۃ نبوت سے کچھ باقی نہ رہا صرف بشارتیں باقی ہیں اچھی خوابیں۔

طبرانی معجم کبیر میں حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بسند صحیح راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ذھبت النبوۃ فلا نبوۃ بعدی الا المبشرات الرؤیا یراھا الرجل او تریٰ لہٗ۔ نبوت گئی اب میرے بعد نبوت نہیں مگر بشارتیں ہیں اچھا خواب کہ انسان آپ دیکھے یا اس کے لیے دیکھا جائے۔

احمد و ابن ماجہ و خزیمہ و حبان حضرت ام کرز رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بسند حسن راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ذھبت النبوۃ و بقیت المبشرات نبوت ہوگئی اور بشارتیں باقی ہیں۔

صحیح مسلم و سنن ابی داؤد و سنن ابن ماجہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے مرض مبارک میں جس میں وصال اقدس واقع ہوا پردہ اٹھایا سرانور پر پٹی بندھی تھی لوگ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے صف بستہ تھے حضور نے ارشاد فرمایا:

یا ایھا الناس انہ لم یبق من مبشرات النبوۃ الا الرؤیا الصالحۃ یراھا المسلم او تری لہ اے لوگو نبوت کی بشارتوں سے کچھ نہ رہا مگر اچھا خواب کہ مسلمان دیکھے یا اس کے لیے دوسرے کو دکھایا جائے۔

اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو حضرت عمر ہوتے

احمد و ترمذی و حاکم بتصحیح و رویانی و طبرانی و ابو یعلیٰ حضرت عقبہ بن عامر اور طبرانی و ابن عساکر اور خطیب کتاب

رواۃ مالک ہیں حضرت عبداللہ بن عمر اور طبرانی حضرت عصمہ بن مالک وحضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

تذییل: صحیح بخاری شریف میں اسمٰعیل بن ابی خالد سے ہے قلت لعبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہما ارأیت ابراھیم ابن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال مات صغیرا ولو قضی ان یکون بعد محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی عاش ابنہ ابراھیم۔ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا آپ نے حضرت ابراہیم صاحبزادۂ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا تھا فرمایا اُن کا بچپن میں انتقال ہوا اور اگر مقدر ہوتا کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہو تو حضور کے صاحبزادے ابراہیم زندہ رہتے مگر حضور کے بعد نبی نہیں۔ امام احمد کی روایت انھیں سے یوں ہے میں نے حضرت ابن ابی اوفی کو فرماتے سُنا لو کان بعد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی مامات ابنہ ابراھیم اگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہوتا حضور کے صاحبزادے ابراہیم انتقال نہ فرماتے۔

تذییل: امام ابو عمر ابن عبد البر بطریق اسمٰعیل بن عبد الرحمٰن سدی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی انھوں نے فرمایا:

کان ابراھیم قد ملاء المھد ولو عاش لکان نبیا لکن لم یکن لیبقی فان نبیکم اٰخر الانبیاء حضرت ابراہیم اتنے ہو گئے تھے کہ اُن کا جسم مبارک گہوارے کو بھر دیتا اگر زندہ رہتے نبی ہوتے مگر زندہ نہ رہ سکتے تھے کہ تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخر الانبیاء ہیں۔

فائدہ: اس کی اصل متعدد احادیث مرفوعہ سے ہے۔ ماوردی حضرت انس اور ابن عساکر حضرات جابر بن عبداللہ وعبداللہ بن عباس وعبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، لو عاش ابراھیم لکان

ف حدیث لو عاش ابراھیم لکان نبیا والبحث علیہ

صدیقا نبیا اگر ابراہیم زندہ رہتا تو صدیق و پیغمبر ہوتا و بہ انجلی ما اشتبہ علی الامام النووی مع جلالۃ شانہ وسعۃ عرفانہ اما ما قال الامام ابوعمر بن عبد البر لا ادری ما ھذا فقد کان ابن نوح غیر نبی و لو لم یلد النبی الا نبیا کان کل احد نبیا لانھم ولد نوح قال اللہ تعالیٰ وجعلنا ذریتہ ھم الباقین ○ فاجابوا عنہ بان الشرطیۃ لا یلزمھا الوقوع **اقول** نعم لکنھا لا شک تفید الملازمۃ فان کانت مبینۃ علی ان ابن نبی لا یکون الا نبیا لزم ما الزم ابوعمر و لا مفر فی الحق فی الجواب **ما اقول** من عدم صحۃ قیاس الانبیاء السابقین و بینھم علیٰ نبینا سید المرسلین و بنیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیھم وسلم فلو استحق ابنہ بعدہ النبوۃ لا یلزم منہ استحقاق ابناء الانبیاء جمیعا ھکذا رأیتنی کتبت علی ھامش نسختی التیسیر ثم رایت العلامۃ العلیا القاری ذکر مثلہ فی الموضوعات الکبیر فللہ الحمد وقد اخرج الدیلمی عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نحن اھل بیت لا یقاس بنا احد علی انی **اقول** لا نسلم ان الحدیث یحکم بالنبوۃ بل انباً عما تکامل فی جوھر ابراھیم من خصائل الانبیاء و خلال المرسلین بحیث لو لم یتسد باب النبوۃ لنالھا تفضلا من اللہ تعالیٰ لا استحقاقا منہ فان النبوۃ لا یستحقھا احد من قبل ذات لکن اللہ تعالیٰ یصطفی من عبادہ من تم وکمل صورۃ و معنی و نسبا و حسبا و بلغ الغایۃ القصوی من کل خیر اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ فاذن الحدیث علی وزان ما مر لو کان بعدی نبی لکان عمر و اللہ تعالیٰ اعلم۔

نوع اخر بعد طلوع آفتاب عالمتاب خاتمیت صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ و علیٰ آلہ الکرام جو کسی کے لیے ادعائے نبوت کرے دجال کذاب مستحق لعنت و عذاب ہے۔

امام بخاری حضرت ابوہریرہ اور احمد و مسلم و ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی و ھذا حدیث ثوبان رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انہ سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلھم یزعم انہ نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی و لفظ البخاری دجالون کذابون قریبا من ثلثین عنقریب اس امت میں قریب تیس کے دجال کذاب نکلیں گے ہر ایک ادعا کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

کذاب اور دجال امام احمد وطبرانی وضیاء حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں فی امتی کذابون ودجالون سبعۃ وعشرون منھم اربعۃ نسوۃ وانی خاتم النبیین لا نبی بعدی میری امت دعوت ہیں (کہ مومن و کافر سب کو شامل ہے) ستائیس کذاب دجال ہوں گے اُن میں چار عورتیں ہیں حالانکہ میں خاتم الانبیاء ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جھوٹے مدعیان نبوت ابن عساکر علاء بن زیاد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مرسلاً راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: لا تقوم الساعۃ حتی یخرج ثلثون دجالون کلھم یزعم انہ نبی الحدیث قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تیس دجال کذاب مدعی نبوت نکلیں۔

تذییل ابویعلیٰ مسند میں بسند حسن حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا تقوم الساعۃ حتی یخرج ثلثون کذابون منھم مسیلمۃ والعنسی والمختار قیامت نہ آنے کی جب تک کہ تیس کذاب نکلیں اُن میں سے مسیلمہ اور اسود عنسی ومختار ثقفی ہے اخذھم اللہ تعالیٰ۔ الحمد للہ بفضلہ تعالیٰ یہ تینوں خبیث کُتّے کی شیران اسلام کے ہاتھ سے مارے گئے۔ اسود خود زمانۂ اقدس اور مسیلمہ ملعون زمانۂ خلافت حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں

ف نوٹ: ختم حضور کے بعد جو کسی کو نبوت ملنی مانے دجال کذاب ہے۔

وللہ الحمد۔

حضرت علیؓ اور ختم نبوت

نوع ۔ اخو ۔ خاص امیرالمومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے بارے میں متواتر حدیثیں ہیں کہ نبوت ختم ہوئی نبوت میں ان کا کچھ حصہ نہیں ۔

امام احمد مسند اور بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ صحاح ابن ابی شیبہ سنن ابن جریر تہذیب الآثار میں بطریق عدیدہ کثیرہ سیدنا سعد بن ابی وقاص اور حاکم بتصحیح اسناد مستدرک اور طبرانی معجم کبیر و وسیط اور ابوبکر عاقولی فوائد میں اور ابن مردویہ مطولاً اور بزار بطریق عبداللہ بن ابی بکر عن حکیم بن جبیر عن الحسن بن سعد مولیٰ علی اور ابن عساکر بطریق عبداللہ بن محمد بن عقیل عن ابیہ عن جدہ عقیل امیرالمومنین مولیٰ علی اور احمد و حاکم و طبرانی و عقیلی حضرت عبداللہ بن عباس اور احمد حضرت امیر معاویہ اور احمد و بزار و ابوجعفر بن محمد طبری و ابوبکر مطیری حضرت ابوسعید خدری اور ترمذی بافادہ تحسین حضرت جابر بن عبداللہ سے مسنداً اور حضرت ابوھریرہ سے تعلیقاً اور طبرانی کبیر اور خطیب کتاب المتفق والمتفرق میں حضرت عبداللہ بن عمر اور ابونعیم فضائل الصحابہ میں حضرت سعید بن زید اور طبرانی کبیر میں حضرات براء بن عازب و زید بن ارقم و حبیش بن جنادہ و جابر بن سمرہ و مالک بن حویرث و حضرت ام المومنین ام سلمہ زوجہ امیرالمومنین علی حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے راوی حضور پرنور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک کو تشریف لے جاتے وقت امیرالمومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالےٰ وجہہ الکریم کو مدینے میں چھوڑا امیرالمومنین نے عرض کی یا رسول اللہ حضور مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جاتے ہیں فرمایا اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ

نوع ششم ۔ خاص مولیٰ علی کے باب میں متواتر حدیثیں کہ نبوت ختم ہو گئی نبوت میں ان کا حصہ نہیں ۔

لے مسیلمہ خبیث کے قاتل وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جنھوں نے زمانۂ کفر میں سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کیا اور فرمایا کرتے قتلت خیر الناس و شر الناس میں نے بہتر شخص کو شہید کیا پھر سب سے بدتر کو مارا ۔

غیرانہ لا نبی بعدی یعنی کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تم یہاں میری نیابت میں ایسے رہو جیسے موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام جب اپنے رب سے کلام کے لیے حاضر ہوئے ہارون علیہ الصلاۃ والسلام کو اپنی نیابت میں چھوڑ گئے تھے ہاں یہ فرق ہے کہ ہارون نبی تھے میں جب سے نبی ہوا دوسرے کے لیے نبوت نہیں۔

مسند و مستدرک میں حدیث ابن عباس یوں ہے: الا ترضی ان تکون بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انک لست بنبی کیا تم راضی نہیں کہ بمنزلہ ہارون کے ہو موسیٰ سے مگر یہ کہ تم نبی نہیں۔

حضرت اسماء کی حدیث اس طرح ہے: قالت ھبط جبریل علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال یا محمد ان ربک یقرئک السلام ویقول لک علی منک بمنزلۃ ھارون من موسیٰ لکن لا نبی بعدک جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حاضر ہو کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی حضور کا رب حضور کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے علی تمہاری نیابت میں ایسا ہے جیسا موسیٰ کے لیے ہارون مگر تمہارے بعد کوئی نبی نہیں صلی اللہ علیک وبارک وسلم۔

مسند امام احمد میں حدیث امیر معاویہ رضی اللہ عنہ یوں ہے کسی نے اُن سے ایک مسئلہ پوچھا فرمایا اسأل عنھا علیا فھو اعلم مولیٰ علی سے پوچھو وہ اعلم ہیں سائل نے کہا: یا امیر المومنین مجھے آپ کا جواب اُن کے جواب سے زیادہ محبوب ہے فرمایا: بئسما قلت لقد کرھت رجلا کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعزہ بالعلم عزا ولقد قال لہ انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی وکان عمر اذا اشکل علیہ شیٔ اخذ منہ تُو نے سخت بُری بات کہی ایسے کو ناپسند کیا جس کے علم کی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عزت فرماتے تھے اور بیشک حضور نے ان سے کہا تھے مجھ سے وُہ نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ علیہما الصلوٰۃ سے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب کسی بات میں شبہ پڑتا اُن سے حاصل کرتے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

ابونعیم حلیۃ الاولیاء میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یا علی اخصمك بالنبوۃ و لا نبوۃ بعدی اے علی میں مناصب جلیلہ وخصائص کثیرہ جزیلۂ نبوت میں تجھ پر غالب ہوں اور میرے بعد نبوت اصلا نہیں۔

حضرت علی کی عبادت

ابن ابی عاصم اور ابن جریر بافادۂ تصحیح اور طبرانی اوسط اور ابن شاہین کتاب السنہ میں امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی میں بیمار تھا خدمت اقدس حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوا حضور نے مجھے اپنی جگہ کھڑا کیا اور خود نماز میں مشغول ہوئے۔ ردائے مبارک کا آنچل مجھ پر ڈال لیا پھر بعد نماز فرمایا برئت یا ابن ابی طالب فلا بأس علیك ما سألت اللہ لی شیئا الا سألت لك مثلہ ولا سألت اللہ شیئا الا اعطانیہ غیر انہ قیل لی انہ لا نبی بعدك اے ابن ابی طالب تم اچھے ہوگئے تم پر کچھ تکلیف نہیں میں نے اللہ عزوجل سے جو کچھ اپنے لیے مانگا تمہارے لیے بھی اس کی مانند سوال کیا اور میں نے جو کچھ چاہا رب عزوجل نے مجھے عطا فرمایا مگر مجھ سے یہ فرمایا گیا کہ تمہارے بعد کوئی نبی نہیں مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں میں اسی وقت ایسا تندرست ہوگیا گویا بیمار ہی نہ تھا۔

تنبیہ: اقول و باللہ التوفیق یہ حدیث حضرت امیر المومنین کے لیے مرتبہ صدیقیت کا حصول بتاتی ہے۔ صدیقیت ایک مرتبہ تلو نبوت ہے کہ اس کے اور نبوت کے بیچ میں کوئی مرتبہ نہیں مگر ایک مقام اوق واخفی کہ نصیبۂ حضرت صدیق اکبر اکرم واتقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے تو اجناس وانواع واصناف فضائل وکمالات وبلندی درجات میں خصائص وملزومات نبوت کے سوا صدیقین ہر عطیہ بہیہ کے لائق واہل ہیں۔ اگرچہ باہم ان میں تفاوت وتفاضل کثیر و وافر ہو۔

آخر نہ دیکھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ابن جمیل ونائب جلیل حضور پرنور سید الاسیاد فرد الافراد غوث اعظم غیث اکرم غیاث عالم محبوب سبحانی مطلوب

ربانی سیدنا و مولانا ابو محمد محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالٰے عنہ فرماتے ہیں کل ولی علی قدم نبی وانا علیٰ قدم جدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وما رفع المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قدما الا وضعت انا قدمی فی الموضع الذی رفع قدمہ منہ الا ان یکون قدما من اقدام النبوۃ فانہ لا سبیل ان ینالہ غیر نبی ہر ولی ایک نبی کے قدم پر ہوتا ہے اور میں اپنے جدِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدم پاک پر ہوں مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جہاں سے قدم اٹھایا میں نے اسی جگہ قدم رکھا مگر نبوت کے قدم کہ ان کی طرف غیر نبی کو اصلا راہ نہیں رواہ الامام الاجل ابو الحسن علی السطنوفی قدس سرہ فی بہجۃ الاسرار فقال اخبرنا ابو محمد سالم بن علی بن عبد اللہ بن سنان الدمیاطی المصری المولد بالقاہرۃ سنۃ ۶۷۱ احدی وسبعین وستمائۃ قال اخبرنا الشیخ القدوۃ شہاب الدین ابو حفص عمر بن عبد اللہ السہروردی ببغداد سنۃ ۶۲۴ اربع وعشرین وستمائۃ قال سمعت الشیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول علی الکرسی بمدرستہ فذکرہ۔

بالجملہ مادون نبوت پر فائز ہونا نہ تفرد کی دلیل نہ حجت تفضیل کہ وہ صدہا میں مشترک اور فی نفسہ مشکک ہر غوث و صدیق اُس میں شریک اور ان پر بشدت متول بالتشکیکات بلکہ خود حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: من اتاہ ملک الموت وھو یطلب العلم کان بینہ وبین الانبیاء درجۃ واحدۃ درجۃ النبوۃ جس کے پاس ملک الموت آئیں اور وہ طلبِ علم میں ہو اُس میں اور انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام میں صرف ایک درجے کا فرق ہو کہ وہ رتبہ نبوت ہے رواہ ابن النجار عن انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ دوسری حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کاد حملۃ القرآن ان یکونوا انبیاء الا انہ لا یوحیٰ الیھم۔ قریب ہے حاملانِ قرآن انبیاء ہوں مگر یہ کہ اُن کی طرف وحی نہیں آتی رواہ الدیلمی فی حدیث عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما تو اس کے امثال سے حضرات خلفائے ثلثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر امیر المومنین

مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی تفضیل کا وہم نہیں ہو سکتا ۔

ابوبکر صدیق صدیق اکبر ہیں علماء فرماتے ہیں ابوبکر صدیق صدیق اکبر ہیں اور علی مرتضیٰ صدیق اصغر۔ صدیق اکبر کا مقام اعلیٰ صدیقیت سے بلند و بالا ہے ۔ نسیم الریاض شرح شفائے امام قاضی عیاض میں ہے :

اما تخصیص ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فلانہ الصدیق الاکبر الذی سبق الناس کلھم لتصدیقہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و لم یصدر منہ غیرہ قط وکذا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فانہ یسمی الصدیق الاصغر الذی لم یتلبس بکفر قط و لم یسجد لغیر اللہ مع صغرہ وکون ابیہ علی غیر الملۃ ولذا خص بقول علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ حضرت خاتم الولایہ المحمدیۃ فی زمانہ بحر الحقائق ولسان القوم بجنانہ و بیانہ سیدی شیخ اکبر محی الدین ابن عربی نفعنا اللہ فی الدارین بفیضانہ فتوحات مکیہ شریفہ میں فرماتے ہیں :

فلو فقد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی ذلک الوطن وحضرہ ابوبکر لقام فی ذلک المقام الذی اقیم فیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لانہ لیس ثم اعلیٰ منہ یحجبہ عن ذلک فھو صادق ذلک الوقت وحکیمہ و ما سواہ تحت حکمہ (ثم قال) وھذا المقام الذی اثبتنا بین الصدیقیۃ و نبوۃ التشریع وفوق الصدیقیۃ فی المنزلۃ عند اللہ والمشار الیہ بالسر الذی وقر فی صدر ابی بکر ففضل بہ الصدیقین اذحصل لہ فی قلبہ ما لیس فی شرط الصدیقیۃ ولا من لوازمھا فلیس بین ابی بکر و بین رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رجل لانہ صاحب الصدیقیۃ وصاحب سر۔

یعنی اگر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس موطن میں تشریف نہ رکھتے ہوں اور صدیق اکبر حاضر ہوں تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقام پر صدیق قیام کرینگے کہ وہاں صدیق سے اعلیٰ کوئی نہیں جو انھیں اس سے روکے وہ اس وقت کے صادق و

حکیم ہیں اور جو اُن کے سوا ہیں سب ان کے زیر حکم۔ یہ مقام جو ہم نے ثابت کیا صدیقیت اور نبوت تشریعت کے بیچ میں ہے یہ مقام قربت فردوں کے لیے ہے۔ اللہ کے نزدیک نبوت شریعت سے نیچا اور صدیقیت سے مرتبے میں بالا ہے اُسی کی طرف اس راز سے اشارہ ہے جو سینۂ صدیق میں متمکن ہوا جس کے باعث وہ تمام صدیقوں سے افضل قرار پائے کہ اُن کے قلب میں وہ راز الٰہی حاصل ہوا جو نہ صدیقیت کی شرط ہے نہ اس کے لوازم سے تو ابوبکر صدیق اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درمیان کوئی شخص نہیں کہ وہ توصدیقیت والے بھی ہیں اور صاحب راز بھی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

تذییل: بعض احادیث علویہ مبطلۂ دعوے غلویہ۔

مولا علیؓ کی نگاہ میں مقام صدیق اکبرؓ

صحیح بخاری شریف میں امام محمد بن حنفیہ صاحبزادہ امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ہے قال قلت لابی ای الناس خیر بعد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال ابوبکر قال قلت ثم من قال ثم عمر ثم خشیت ان اقول ثم فیقول عثمان فقلت ثم انت یا ابت فقال ما انا الا رجل من المسلمین میں نے اپنے والد ماجد مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب آدمیوں سے بہتر کون ہے فرمایا ابوبکر میں نے کہا پھر کون، فرمایا: پھر عمر پھر مجھے خوف ہوا کہ کہیں میں کہوں پھر کون تو فرما دیں عثمان۔ اس لیے میں نے سبقت کرکے کہا اے باپ میرے پھر آپ؟ فرمایا میں تو نہیں مگر ایک مسلمانوں میں سے۔ ورواہ ایضا ابن ابی عاصم وخشیش و ابونعیم فی حلیۃ الاولیاء۔

طبرانی معجم اوسط میں سلمہ بن زفر سے راوی جب امیر المومنین مولیٰ علی کے سامنے لوگ ابوبکر صدیق کا ذکر کرتے امیر المومنین فرماتے:

السباق یذکرون السابق یذکرون والذی نفسی بیدہ ما استبقنا الی خیر قط الا سبقنا الیہ ابوبکر۔ بڑی سبقت والے کا ذکر کرتے ہیں کمال پیشی لے جانے والے کا تذکرہ کرتے ہیں قسم اس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جب

ہم نے کسی خیر میں پیشی چاہی ہے ابوبکر ہم سب پر سبقت لے گئے ہیں۔

حضرت صدیق کے بارے میں حضرت علی کی رائے

ابوالقاسم طلحی و ابن ابی عاصم و ابن شاہین و الالکائی سب اپنی اپنی کتاب السنہ میں اور عشاری فضائل صدیق اور اصبہانی کتاب الحجہ اور ابن عساکر تاریخ دمشق میں راوی امیر المومنین کو خبر پہنچی کچھ لوگ انہیں ابوبکر و عمر سے افضل بتاتے ہیں، منبر پر تشریف لے گئے حمد و ثنائے الٰہی کے بعد فرمایا:

ایہا الناس بلغنی ان اقواما یفضلونی علی ابی بکر و عمر و لو کنت تقدمت فیہ لعاقبت فیہ فمن سمعتہ بعد ھذا الیوم یقول ھذا فھو مفتر علیہ حد المفتری خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابو بکر ثم عمر زاد غیر الطلحی ثم احدثنا بعضہم احداثا یقضی اللہ فیہا ما یشاء۔

اے لوگو! مجھے خبر پہنچی کہ کچھ لوگ مجھے ابوبکر و عمر پر فضیلت دیتے ہیں اگر میں پہلے متنبہ کرچکا ہوتا تو اب سزا دیتا آج کے بعد جسے ایسا کہتا سنوں گا وہ مفتری ہے اس پر مفتری کی حد آئے گی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب آدمیوں سے بہتر ابوبکر ہیں پھر عمر پھر ان کے بعد ہم سے کچھ نئے امور واقع ہوئے کہ خدا اُن میں جو چاہے گا حکم فرمائے گا۔

امام ابوعمر ابن عبدالبر استیعاب میں حکم بن حجل سے اور امام ابوالحسن دارقطنی سنن میں روایت کرتے ہیں امیر المومنین مولا علی فرماتے ہیں: لا اجد احدا فضلنی علی ابی بکر و عمر الا جلدتہ حد المفتری میں جسے پاؤں گا کہ ابوبکر و عمر پر مجھے تفضیل دیتا ہے اُسے مفتری کی حد اسی کوڑے لگاؤں گا۔

ابن عساکر بطریق الزہری عن عبداللہ بن کثیر راوی امیر المومنین فرماتے ہیں لا یفضلنی احد علی ابی بکر و عمر الا جلدتہ جلد او جیعا جو مجھے ابوبکر و عمر سے افضل کہے گا اسے دردناک کوڑے لگاؤں گا۔

امام احمد و مسدد و سند اور عدنی ما تین اور ابو عبید کتاب الغریب اور نعیم بن حماد فتن اور خثیمہ بن سلیمان طرابلسی فضائل الصحابہ اور حاکم مستدرک اور خطیب تلخیص المتشابہ میں راوی امیرالمومنین فرماتے ہیں:

سبق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصلی ابوبکر وثلث عمر ثم خطبتنا فتنۃ و یعفو اللہ عمن یشاء وللخطیب وغیرہ فہو ما شاء اللہ زاد ھو فمن فضلنی علی ابی بکر وعمر فعلیہ حد المفتری من الجلد واسقاط الشہادۃ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سبقت لے گئے اور ان کے دوسرے ابوبکر اور تیسرے عمر ہوئے پھر ہمیں فتنے نے مضطرب کیا اور خدا جسے چاہے معاف فرمائے گا یا فرمایا جو خدا نے چاہا وہ ہوا تو جو مجھے ابوبکر و عمر پر فضیلت دے اس پر مفتری کی حد واجب ہے۔ اسی کوڑے لگائے جائیں اور گواہی کبھی نہ سنی جائے۔

ابو طالب عشاری بطریق الحسن بن کثیر عن ابیہ راوی ایک شخص نے امیرالمومنین مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی آپ خیر الناس ہیں فرمایا تو نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہا نہ فرمایا ابوبکر کو دیکھا کہا نہ فرمایا عمر کو دیکھا کہا نہ فرمایا:

اما انک لو قلت انک رأیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لقتلتک و لو قلت رأیت ابا بکر وعمر لحددتک سن لے اگر تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیکھنے کا اقرار کرتا اور پھر مجھے خیرالناس کہتا تو میں تجھے قتل کرتا اور اگر تو ابوبکر و عمر کو دیکھے ہوتا اور مجھے افضل بتاتا تو تجھے حد لگاتا۔

ابن عساکر سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی امیرالمومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا:

لا یفضلنی احد علی ابی بکر وعمر الا وقد انکر حقی وحق اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو مجھے ابوبکر و عمر پر تفضیل دے گا وہ میرے اور تمام اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق کا منکر ہو گا۔

حضرت شیخین اوّلین جنّتی ہیں ابو طالب عشاری اور اصبہانی کتاب الحجہ میں عبد خیر سے راوی ہیں نے امیر المومنین مولیٰ علی سے عرض کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب سے پہلے جنت میں کون جائے گا فرمایا ابوبکر و عمر۔ میں نے عرض کی یا امیر المومنین کیا وہ دونوں آپ سے پہلے جنت میں جائیں گے فرمایا:

ای والذی فلق الحبۃ وبرأ النسمۃ انھما لیاکلان من ثمارھا و یرویان من مائہا و یتکئان علی فراشہا وانا موقوف بالحساب ہاں قسم اس کی جس نے بیج کو چیر کر پیڑ اگایا اور آدمی کو اپنی قدرت سے تصویر فرمایا بیشک وہ دونوں جنت کے پھل کھائیں گے۔ اس کے پانی سے سیراب ہوں گے اس کی مسندوں پر آرام کریں گے اور میں ابھی حساب میں کھڑا ہوں گا۔

خیر الناس بعد رسول اللہ ابو ذر ہروی و دارقطنی وغیرہما حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں نے امیر المومنین سے عرض کی

یا خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابوبکر و عمر ٹھہرو اے ابو جحیفہ کیا میں تمہیں نہ بتادوں کہ خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کون ہے ابوبکر و عمر۔

افضل الناس بعد رسول اللہ ابو نعیم حلیہ اور ابن شاہین کتاب السنہ اور ابن عساکر تاریخ میں عمرو بن حریث سے راوی ہیں نے امیر المومنین مولیٰ علی کو منبر پر فرماتے سنا:

افضل الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابوبکر و عمر وعثمان وفی لفظ ثم عمر ثم عثمٰن۔ بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب آدمیوں سے افضل ابو بکر ہیں پھر عمر پھر عثمان۔

مولود ازکیٰ فی الاسلام ابن عساکر بطریق سعد ابن طریف اصبغ بن بناتہ سے راوی قال قلت لعلی یا امیر المومنین من خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال ابوبکر قلت ثم من قال

عمر قلت ثم من قال عثمان قلت ثم من قال انا۔ رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بعینی ھاتین والا فعمیتا و باذنی ھاتین والا فصمتا یقول ما ولد فی الاسلام مولود ازکی ولا اطھر ولا افضل من ابی بکر ثم عمر۔ میں نے مولیٰ علی سے عرض کی یا امیر المومنین رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل کون ہے فرمایا ابوبکر میں نے کہا پھر کون فرمایا عمر کہا پھر کون فرمایا عثمان کہا پھر کون فرمایا میں میں نے ان آنکھوں سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ورنہ یہ آنکھیں پھوٹ جائیو اور ان کانوں سے فرماتے سنا ورنہ بہرے ہو جائیو حضور فرماتے تھے اسلام میں کوئی شخص ایسا پیدا نہ ہوا جو ابوبکر پھر عمر سے زیادہ ستھرا زیادہ پاکیزہ زیادہ فضیلت والا ہو۔

ابوطالب عشاری فضائل الصدیق میں راوی امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں:

وھل انا الا حسنۃ من حسنات ابی بکر میں کون ہوں مگر ابوبکر کی نیکیوں سے ایک نیکی۔

خثیمہ طرابلسی و ابن عساکر ابوالزناد

سیدنا صدیق کی سبقت کی چہار وجوہات

سے راوی ایک شخص نے مولیٰ علی سے عرض کی یا امیر المومنین کیا بات ہوئی کہ مہاجرین و انصار نے ابوبکر کو تقدیم دی حالانکہ آپ کے مناقب بیشتر اور اسلام و سوابق بیشتر فرمایا اگر مسلمان کے لیے خدا کی پناہ نہ ہوتی تو تجھے قتل کر دیتا افسوس تجھ پر ابوبکر چار وجہ سے مجھ پر سبقت لے گئے۔ افشائے اسلام میں مجھ سے پہلے ہجرت میں مجھ سے سابق صحبت غار میں انہیں مقدم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امامت کے لیے انہیں کو مقدم فرمایا ویحک ان اللہ ذم الناس کلھم و مدح ابابکر فقال الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ الآیۃ افسوس تجھ پر بیشک اللہ تعالیٰ نے سب کی مذمت کی اور ابوبکر کی مدح فرمائی کہ ارشاد فرماتا ہے اگر تم اس نبی کی مدد نہ کرو تو اللہ تعالیٰ نے اس کی مدد فرمائی جب کافروں نے اسے مکے سے باہر کیا دوسرا ان دو کا جب وہ غار میں تھے جب اپنے یار سے فرماتا تھا غم نہ کھا اللہ ہمارے ساتھ ہے۔"

حضرت صدیق کا تقدم

خطیب بغدادی و ابن عساکر اور دیلمی مسند الفردوس اور عشاری فضائل الصدیق میں امیر المومنین مولی علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

سألت اللہ ثلثا ان یقدمك فابی علی الا تقدیم ابی بکر اے علی میں نے اللہ عزوجل سے تین بار سوال کیا کہ تجھے تقدیم دے اللہ تعالیٰ نے نہ مانا مگر ابوبکر کو مقدم رکھنا۔

حضرت علی کی مدح افراط و تفریط کا شکار

عبداللہ بن احمد زوائد مسند میں اور ابویعلی دو ورقی و حاکم و ابن ابی عاصم و ابن شاہین امیر المومنین مولی علی کرم اللہ وجہہ سے راوی کہ انہوں نے فرمایا:

دعانی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال یا علی ان فیك من عیسیٰ مثلا ابغضته الیھود حتی بھتوا امہ واحبته النصاری حتی انزلوہ بالمنزلة التی لیس بھا وقال علی الا وانی یھلك فی رجلان محب مطرٍ لی یقرظنی بما لیس فی و مبغض مفتر یحملہ شنانی علی ان یبھتنی الا وانی لست بنبی و لا یوحی الی ولکنی اعمل بکتاب اللہ و سنة نبیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما استطعت فما امرتکم بہ بطاعة اللہ فحق علیکم طاعتی فیما احببتم او کرھتم او بمعصیة انا وغیری فلا طاعة لاحد فی معصیة اللہ انما الطاعة فی المعروف۔ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بلا کر ارشاد فرمایا اے علی تجھ میں ایک کہاوت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرح ہے۔ یہود نے ان سے دشمنی کی یہاں تک کہ ان کی ماں پر بہتان باندھا اور نصاریٰ ان کے دوست بنے یہاں تک کہ جو مرتبہ ان کا نہ تھا وہاں جا اتارا مولی علی فرماتے ہیں سن لو میرے معاملے میں دو شخص ہلاک ہوں گے ایک دوست میری تعریف میں حد سے بڑھنے والا جو میرا وہ مرتبہ بتائے گا جو مجھ میں نہیں اور ایک دشمن مفتری جسے میری عداوت اس پر باعث ہوگی کہ مجھ پر تہمت اٹھائے سن لو میں نہ تو نبی ہوں نہ مجھ پر وحی آتی ہے ہیں تو جہاں تک ہو سکے اللہ عزوجل کی کتاب اور اس کے نبی صلی اللہ تعالیٰ کی سنت پر عمل کرتا ہوں تو میں جب تمہیں اطاعت الٰہی کا حکم دوں تو میری فرماں برداری تم پر لازم ہے چاہے تمہیں پسند ہو خواہ ناگوار اور اگر معصیت کا

حکم دوں یا کوئی تو اللہ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں اطاعت تو مشروع بات میں ہے۔

افضل الایمان

ابن عساکر سالم بن ابی الجعد سے راوی قال قلت لمحمد بن الحنفیة هل کان ابوبکر اول القوم اسلاما قال لا قلت فیما علا ابوبکر وسبق حتی لا یذکر احد غیر ابی بکر قال لانه کان افضلهم اسلاما حین اسلم حتی لحق بربه یعنی میں نے امام محمد بن حنفیہ صاحبزادہ مولی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے پہلے اسلام لائے تھے فرمایا نہ۔ میں نے کہا پھر کس وجہ سے ابوبکر سب پر بلند و سابق ہوئے کہ اُن کے سوا کوئی دوسرے کا ذکر ہی نہیں کرتا فرمایا اس لیے کہ وہ جب سے مسلمان ہُوئے اور جب تک اپنے رب عزوجل کے پاس گئے ان کا ایمان سب سے افضل رہا۔

شیخین کی افضلیت

امام دارقطنی جندب اسدی سے راوی ان محمد بن عبد اللہ بن الحسن اتاہ قوم من اھل الکوفة والجزیرة فسألوہ عن ابی بکر وعمر فالتفت الی فقال انظر الی اھل بلادك یسألونی عن ابی بکر وعمر لھما افضل عندی من علی۔

یعنی امام نفس زکیہ محمد عبداللہ محض ابن امام حسن مثنیٰ ابن امام حسن مجتبیٰ ابن مولیٰ علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجوہہم کے پاس اہل کوفہ وجزیرہ سے کچھ لوگوں نے حاضر ہو کر ابوبکر صدیق وعمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں سوال کیا امام نے میری طرف التفات کر کے فرمایا اپنے وطن والوں کو دیکھو مجھ سے ابوبکر وعمر کے باب میں سوال کرتے ہیں بیشک وہ دونوں میرے نزدیک علی سے افضل ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

رافضی اور خارجی نظریات

حافظ عمر بن شبہ سیدنا امام زید شہید ابن امام زین العابدین ابن امام حسین شہید کربلا ابن مولیٰ مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی انھوں نے رافضیوں سے فرمایا۔ انطلقت الخوارج فبرئت ممن دون ابی بکر وعمر ولم یستطیعوا ان یقولوا فیهما شیئا وانطلقتم انتم فطفرتم فوق ذلك فبرئتم منهما فمن بقی فو اللہ ما بقی احد الا برئتم منه۔

خارجیوں نے چل کر تو اُنھیں سے برأت کی جو ابوبکر و عمر سے نیچے ہیں یعنی عثمان و علی رضی اللہ تعالٰی عنہم مگر ابوبکر و عمر کی شان میں کچھ نہ کہہ سکے اور اے رافضیو تم نے اُن سے اوپر جست کی کہ خود ابوبکر و عمر سے برأت کر بیٹھے تو اب کون رہ گیا خدا کی قسم کوئی باقی نہ رہا جس سے تم نے تبرّا نہ کیا۔

رافضی کی سزا دارقطنی فضیل بن مرزوق سے راوی قال قلت لعمر بن علی بن الحسین بن علی رضی اللہ تعالٰی عنہم افیکم امام تفترض طاعتہ تعرفون ذٰلک لہ من لم یعرف ذٰلک لہ فمات مات میتۃ جاھلیۃ فقال لا واللہ ماذٰلک فینا من قال ھذا فھو کاذب فقلت انھم یقولون ان ھذہ المنزلۃ کانت لعلی ثم للحسن ثم للحسین قال قاتلھم اللہ ویلھم ما ھذا من الدین واللہ ماھٰؤلاء الا متاءکلین بنا ھذا مختصر۔

میں نے امام زین العابدین کے صاحبزادے امام باقر کے بھائی امام عمر بن علی سے پوچھا آپ میں کوئی ایسا امام ہے جس کی طاعت فرض ہو آپ اس کا یہ حق پہچانتے ہیں جو اسے بے پہچانے مرجائے جاہلیت کی موت مرے فرمایا خدا کی قسم ہم میں کوئی ایسا نہیں جو ایسا کہے جھوٹا ہے میں نے کہا رافضی تو کہتے ہیں یہ مرتبہ مولیٰ علی کا تھا پھر امام حسن پھر امام حسین کو ملا فرمایا اللہ رافضیوں کو قتل کرے خرابی ہو اُن کے لیے یہ کیا دین ہے خدا کی قسم یہ لوگ نہیں مگر ہمارا نام لے کر دنیا کمانے والے والعیاذ باللہ عزوجل۔

نصوص ختم نبوت یہاں تک سو احادیث فقیر نے لکھیں اور چاہا کہ اسی پر بس کرے پھر خیال آیا کہ ذکر پاک امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم ہے دس حدیثیں اور شامل ہوں کہ نام مبارک مولیٰ علی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے عدد حاصل ہوں۔ نظر کروں تو فیضان روح مبارک امیر المومنین سے تذییلات میں دس حدیثیں خود ہی گزر چکی ہیں تذییل بعد حدیث ۲۵ ایک و بعد ۲۹ تین و بعد ۴۲ ایک و بعد ۴۸ و ۵۰ دو دو و بعد ۶۲ ایک یہ مقصود تو یوں حاصل تھا مگر ازانجا کہ وضع رسالہ نصوص ختم نبوت میں ہے اور ۱۸ سے ۱۰۰ تک بیس حدیثیں اس مطلب کو دوسرے طرز سے ادا کرتی تھیں لہٰذا خاص مقصود کی بیس حدیثوں کا اضافہ ہی مناسب

نظر آیا کہ خود اصل مرام پر سو حدیثوں کا عدد کامل اور اصول مرویات ایک سو بیس ہو کر ثنتین چہل حدیث کا فضل حاصل ہو۔

ارشادات انبیاء و علمائے کتب سابقہ

حاکم صحیح مستدرک میں وہب بن منبہ سے وہ حضرت عبد اللہ بن عباس اور سات دیگر صحابۂ کرام سے کہ سب اہل بدر تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں بے شک اللہ عزوجل روز قیامت اوروں سے پہلے نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی قوم کو بلا کر فرمائے گا تم نے نوح کو کیا جواب دیا وہ کہیں گے نوح نے نہ ہمیں تیری طرف بلایا نہ تیرا کوئی حکم پہنچایا نہ کچھ نصیحت کی نہ ہاں یا نہ کا کوئی حکم سنایا نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام عرض کریں گے:

دعوتھم یارب دعا فاشیا فی الاولین والاٰخرین امۃ بعد امۃ حتی انتھی الی اٰخر النبیین احمد فانتسخہ وقراٗہ وامن بہ وصدقہ الٰہی میں نے انہیں ایسی دعوت کی جس کی خبر یکے بعد دیگرے سب اگلوں پچھلوں میں پھیل گئی یہاں تک کہ سب سے پچھلے نبی احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی انھوں نے اسے لکھا اور پڑھا اور اس پر ایمان لائے اور اس کی تصدیق فرمائی حق سبحانہٗ وتعالیٰ فرمائے گا احمد وامت احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلاؤ فیاتی رسول اللہ وامتہ یسعی نورھم بین ایدیھم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کی امت حاضر آئیں گے یوں کہ ان کے نور ان کے آگے جولان کرتے ہوں گے نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے شہادت ادا کریں گے الحدیث وقد اختصرناہ۔

دارقطنی غرائب امام مالک اور بیہقی دلائل اور خطیب رواۃ مالک میں بطریق عدیدہ عن مالک بن انس عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ابن ابی الدنیا اور بیہقی و ابونعیم دلائل میں بطریق ابن لہیعۃ عن مالک بن الازھر عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ابونعیم دلائل میں من طریق یحییٰ بن ابراھیم بن ابی قتیلۃ عن بن اسلم عن ابیہ اسلم مولیٰ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور معاذ بن المثنیٰ زوائد مسند مسدد میں بطریق منتصر بن دینار عن عبد اللہ بن ابی الھذیل اور بروجہ آخر واقدی مغازی میں عن

عبدالعزیز بن عمر بن جعونۃ بن نضلۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن جریر تاریخ اور باوردی کتاب الصحابہ میں بطریق ابی معروف عبد اللہ بن معروف عن ابی عبد الرحمٰن الانصاری عن محمد بن حسین بن علی بن ابی طالب اور ابن ابی الدنیا امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی وھذا حدیث معاذ و فیہ صریح النص علی مرادنا ومازدنا من الطریق الاول ادرنا حولہ ھلالین ـ

زریب بن برثملا کی شہادت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نضلہ بن عمرو انصاری کو تین سو مہاجرین وانصار کے ساتھ تاراج حلوان عراق کے لیے بھیجا یہ قیدی اور غنیمتیں لیے آتے تھے ایک پہاڑ کے دامن میں شام ہوئی نضلہ نے اذان کہی جب کہا اللہ اکبر اللہ اکبر پہاڑ سے آواز آئی اور صورت نہ دکھائی دی کہ کوئی کہتا ہے کبرت کبیرا یا نضلۃ تم نے کبیر کی بڑائی کی اے نضلہ ـ جب کہا اشھد ان لا الٰہ الا اللہ جواب آیا اخلصت یا نضلۃ اخلاصًا نضلہ تم نے خالص توحید کی جب کہا اشھد ان محمد رسول اللہ آواز آئی نبی بعث لا نبی بعدہ ھو النذیر وھو الذی بشرنا بہ عیسٰی بن مریم وعلی راس امتہ تقوم الساعۃ ـ یہ نبی ہیں کہ مبعوث ہوئے ان کے بعد کوئی نبی نہیں یہی ڈر سنانے والے ہیں یہی ہیں جن کی بشارت ہمیں عیسیٰ بن مریم علیہم الصلاۃ والسلام نے دی تھی انھیں کی امت کے سر پر قیامت قائم ہوگی جب کہا حی علی الصلاۃ جواب آیا فریضۃ[1] فرضت (طوبٰی لمن مشی الیھا وواظب علیھا) نماز ایک فرض ہے کہ بندوں پر رکھا گیا خوبی وشادمانی اس کے لیے جو اس کی طرف چلے اور اس کی پابندی رکھے جب کہا حی علی الفلاح آواز آئی افلح من اتاھا وواظب علیھا (افلح[2] من اجاب محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مراد کو پہنچا

---

[1] ھکذا فی السابع و فی الطریق الثانی عند البیھقی فی الصلاۃ قال کلمۃ مقبولۃ و فی الفلاح قال البقاء لامۃ احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعکس ابن ابی الدنیا فذکر الصلاۃ البقاء لامۃ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و فی الفلاح کلمۃ مقبولۃ ۱۲ منہ [2] زاد الخطیب وھوا لبقاء لامتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔ ۱۲ منہ

جونماز کے لیے آیا اور اس پر مداومت کی مراد کو پہنچا جس نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت کی جب کہا قد قامت الصلاۃ جواب آیا البقاء لامۃ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و علی رؤسہا تقوم الساعۃ بقا ہے امت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے اور انھیں کے سروں پر قیامت ہو گی (جب کہا اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ آواز آئی اخلصت الاخلاص کلہ یا نضلۃ فحرم اللہ بہا جسدک علی النار اے نضلہ تم نے پورا اخلاص کیا تو اللہ تعالیٰ نے اُس کے سبب تمھارا بدن دوزخ پر حرام فرما دیا) نماز کے بعد نضلہ کھڑے ہوئے اور کہا اے اچھے پاکیزہ خوب کلام والے ہم نے تمھاری بات سنی تم فرشتے ہو یا کوئی سیاح یا جن، ظاہر ہو کر ہم سے بات کرو کہ ہم اللہ عزوجل اور اُس کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (اور امیر المومنین عمر) کے سفیر ہیں اس کہنے پر پہاڑ سے ایک بوڑھے شخص نمودار ہوئے سپید مو دراز ریش سر ایک چکی کے برابر۔ سپید اُون کی ایک چادر اوڑھے ایک باندھے اور کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ، حاضرین نے جواب دیا اور نضلہ نے پوچھا اللہ تم پر رحم کرے تم کون ہو کہا میں زریب بن برثملا ہوں بندۂ صالح عیسیٰ بن مریم علیہم الصلاۃ والسلام کا وصی ہوں انھوں نے میرے لیے دعا فرمائی تھی کہ میں اُن کے نزول تک باقی رہوں (زاد فی الطریق الثانی) پھر اُن سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہاں ہیں کہا انتقال فرمایا اس پر وہ پیر بزرگ بشدت روئے پھر کہا اُن کے بعد کون ہوا کہا ابوبکر کہا وہ کہاں ہیں کہا انتقال ہوا کہا پھر کون بیٹھا کہا عمر کہا امیر المومنین عمر سے میرا سلام کہو اور کہا کہ ثبات و سداد و آسانی پر عمل رکھیے کہ وقت قریب آلگا ہے، پھر علامات قرب قیامت اور بہت کلمات وعظ و حکمت کہے اور غائب ہو گئے۔

جب امیر المومنین کو خبر پہنچی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام فرمان جاری فرمایا کہ خود اس پہاڑ کے نیچے جائیے (اور وہ ملیں تو انھیں میرا سلام کہیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں خبر دی تھی کہ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا ایک وصی عراق کے اس پہاڑ میں منزل گزین ہے سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ (چار ہزار مہاجرین و انصار کے ساتھ) اُس پہاڑ کو گئے چالیس دن ٹھہرے پنجگانہ اذانیں کہیں مگر جواب نہ تھا آخر واپس آئے۔

شام کے نصرانی ختمِ نبوّت کی شہادت دیتے ہیں

طبرانی معجم کبیر میں سیدنا بلال رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی ہیں زمانہ جاہلیت میں ملک شام کو تجارت کے لیے گیا تھا ملک کے اسی کنارے پر اہل کتاب سے ایک شخص مجھے ملا پوچھا کیا تمہارے یہاں کسی شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے ہم نے کہا ہاں کہا تم ان کی صورت دیکھو تو پہچان لو گے میں نے کہا ہاں وہ مجھے ایک مکان میں لے گیا جس میں تصاویر تھیں وہاں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی صورت کریمہ مجھے نظر نہ آئی اتنے میں ایک اور کتابی آکر بولا کس شغل میں ہو ہم نے حال کہا وہ ہمیں اپنے گھر لے گیا وہاں جاتے ہی حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصویر منیر مجھے نظر آئی اور دیکھا کہ ایک شخص حضور کے پیچھے حضور کے قدم مبارک کو پکڑے ہوئے ہے میں نے کہا یہ دُوسرا کون ہے وہ کتابی بولا: انہ لم یکن نبی الا بعدہ نبی الا بعدہ نبی الا ھذا فانہ لا نبی بعدہ وھذا الخلیفۃ بعدہ بیشک کوئی نبی ایسا نہ ہوا جس کے بعد نبی نہ ہو سوا اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں اور یہ دوسرا اُن کے بعد خلیفہ ہے۔ اُسے جو میں دیکھوں تو ابوبکر صدیق کی تصویر تھی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

بادشاہ روم کے دربار میں ذکرِ مصطفےٰ

تذییل اوّل: ابن عساکر بطریق قاضی معافی بن زکریا حضرت عبادہ بن صامت اور بیہقی و ابونعیم بطریق حضرت ابو امامہ باہلی حضرت ہشام بن عاص سے راوی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین جب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں بادشاہ روم ہرقل کے پاس بھیجا اور ہم اس کے شہ نشین کے نزدیک پہنچے وہاں سواریاں بٹھائیں اور کہا لا الٰہ الا اللہ و اللہ اکبر اللہ جانتا ہے یہ کہتے ہی اس کا شہ نشین ایسا ہلنے لگا جیسے ہوا کے جھونکوں میں کھجور۔ اس نے کہلا بھیجا یہ تمہیں حق نہیں پہنچتا کہ شہروں میں اپنے دین کا اعلان کرو پھر ہمیں بلایا ہم گئے وہ سُرخ کپڑے پہنے سرخ مسند پر بیٹھا تھا آس پاس ہر چیز سُرخ تھی اس کے ارکین دربار اُس کے ساتھ تھے ہم نے سلام نہ کیا اور ایک گوشے میں بیٹھ گئے وہ ہنس کر بولا تم آپس میں جیسا ایک دُوسرے کو سلام کرتے ہو مجھے کیوں نہ کیا ہم نے کہا ہم تجھے اس سلام کے قابل نہیں سمجھتے اور جس مجرے پر تو

راضی ہوتا ہے وہ ہمیں روا نہیں کہ کسی کے لیے بجا لائیں پھر اس نے پوچھا سب سے بڑا کلمہ تمہارے یہاں کیا ہے ہم نے کہا لا الٰہ الا اللہ خدا گواہ ہے یہ کہتے ہی بادشاہ کے بدن پر لرزہ پڑ گیا پھر آنکھیں کھول کر غور سے ہمیں دیکھا اور کہا یہی وہ کلمہ ہے جو تم نے میرے شہ نشین کے نیچے اترتے وقت کہا تھا ہم نے کہا ہاں کہا جب اپنے گھروں میں اسے کہتے ہو تو کیا تمہاری چھتیں بھی اس طرح کانپنے لگتی ہیں ہم نے کہا خدا کی قسم یہ تو ہم نے نہیں دیکھا اور اس میں خدا کی کوئی حکمت ہے بولا سچی بات خوب ہوتی ہے سن او خدا کی قسم مجھے آرزو تھی کاش میرا آدھا ملک نکل جاتا اور تم یہ کلمہ جس چیز کے پاس کہتے وہ لرزنے لگتی ہم نے کہا یہ کیوں کہا یوں ہوتا تو کام آسان تھا اور اس وقت لائق تھا کہ یہ زلزلہ شان نبوت سے نہ ہو بلکہ کوئی انسانی شعبدہ ہو (یعنی اللہ تعالیٰ ایسے معجزات ہر وقت ظاہر نہیں فرماتا بلکہ عالم اسباب میں شان نبوت کو بھی غالباً مجرائے عادت کے مطابق رکھتا ہے ولو جعلنٰہ ملکا لجعلنٰہ رجلا وللبسنا علیہم ما یلبسون ۝ ولہذا انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے جہادوں میں بھی جنگ دو سرداروں کا مضمون رہتا ہے الحرب بیننا و بینہ سجال ینال منا وننال منہ رواہ الشیخان عن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ لہذا جب ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہرقل کو خبر دی ہے کہ لڑائی میں کبھی ہم بھی اُن پر غالب آتے ہیں ہرقل نے کہا ھٰذا اٰیۃ النبوۃ یہ نبوت کی نشانی ہے رواہ البزار و ابو نعیم عن دحیۃ الکلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تصرف اولیاء اور مظلومیت حسین

یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ بعض جہال ضعیف الایمان اس پر شک کرنے لگتے ہیں اور اسی قبیل سے ہے جاہل وہابیوں کا اعتراض کہ اولیاء اگر اللہ کی طرف سے کچھ قدرت رکھتے تو امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کیوں ایسی مظلومی کے ساتھ شہید ہو جاتے ، ایک شاعر ہیں یزید پلید کے لشکر کو کیوں نہ غارت فرما دیا مگر یہ حضرات نہیں جانتے کہ ان کی قدرت جو انہیں اُن کے رب نے عطا فرمائی رضا و تسلیم و عبدیت کے ساتھ ہے نہ کہ معاذ اللہ جبارین و مستکبرین خود سری کے ساتھ مخصوص بادشاہ مصر نے حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے امتحاناً پوچھا کہ جب تم انہیں نبی کہتے ہو تو انہوں نے دعا کر کے اپنی قوم کو کیوں نہ ہلاک فرما دیا جب

انھوں نے اُن سے اُن کا شہر مکّہ چھڑایا تھا حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کیا تو عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسّلام کو رسول اللہ نہیں مانتا انھوں نے دعا کرکے اپنی قوم کو کیوں نہ ہلاک کر دیا جب انہوں نے اُنھیں پکڑا اور سُولی دینے کا ارادہ کیا تھا مقوقس بولا انت الحکیم الذی جاء من عند الحکیم تم حکیم ہو کہ حکیمِ کامل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے آئے رواہ البیہقی عن حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ خیر یہ تو فائدہ زائدہ تھا حدیث سابق کی طرف عود کریں۔

ہرقل کے پاس انبیاء کی تصاویر

پھر ہرقل نے ہمیں باعزاز و اکرام ایک مکان میں اتارا دونوں وقت عزت کی مہمانیاں بھیجتا ایک رات ہمیں پھر بلا بھیجا ہم گئے اس وقت اکیلا بالکل تنہا بیٹھا تھا ایک بڑا صندوقچہ زرنگار منگا کر کھولا اُس میں چھوٹے چھوٹے خانے تھے ہر خانے پر دروازہ لگا تھا اُس نے ایک خانہ کھول کر سیاہ ریشم کا کپڑا طے کیا ہوا نکالا اُسے کھولا تو اس میں ایک سُرخ تصویر تھی۔ مرد فراخ چشم بزرگ سرین کہ ایسے خوب صورت بدن میں ایسی لمبی گردن کبھی نہ دیکھی تھی۔ سر کے بال نہایت کثیر (بے ریش دو گیسو غایت حسن وجمال میں) ہرقل بولا انھیں پہچانتے ہو ہم نے کہا نہ۔ کہا یہ آدم ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پھر وہ تصویر رکھ کر دُوسرا خانہ کھولا اُس میں سے ایک سیاہ ریشم کا کپڑا نکالا اُس میں خُوب گورے رنگ کی تصویر تھی مرد بسیار موئے سر مانند موئے قبطیاں فراخ چشم کشادہ سینہ، بزرگ سر دآنکھیں سُرخ داڑھی خوبصورت، پُوچھا انھیں جانتے ہو ہم نے کہا نہ۔ کہا یہ نوح ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پھر اسے رکھ کر اور خانہ کھولا، اس میں سے حریرِ سبز کا ٹکڑا نکالا اس میں نہایت گورے رنگ کی ایک تصویر تھی۔ مرد خوب چہرہ خوش چشم دراز بینی (کشادہ پیشانی) رخسارے سُتے ہوئے سر پر نشانِ پیری ریش مبارک سپید نورانی تصویر کی یہ حالت ہے کہ گویا جان رکھتی ہے سانس لے رہی ہے (مسکرا رہی ہے) کہا ان سے واقف ہو ہم نے کہا نہ کہا یہ ابراھیم ہیں صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم۔ پھر اسے رکھ کر ایک اور خانہ کھولا اس میں سے سبز ریشم کا پارچہ نکالا اسے جو ہم نظر کریں تو محمّد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصویر منیر تھی بولا انھیں پہچانتے ہو ہم رونے لگے

اور کہا یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ وہ بولا تمہیں اپنے دین کی قسم یہ محمد ہیں ہم نے کہا ہاں ہمیں اپنے دین کی قسم یہ حضور کی تصویر پاک ہے گویا ہم حضور کو حالتِ حیاتِ دنیوی میں دیکھ رہے ہیں اُسے سُنتے ہی وُہ اچھل پڑا بے حواس ہوگیا سیدھا کھڑا ہوا پھر بیٹھ گیا دیر تک دم بخود رہا پھر ہماری طرف نظر اٹھا کر بولا اما انہ اٰخر البیوت ولکنی عجلتہ لا نظر ماعندکم سنئے ہو یہ خانہ سب خانوں کے بعد تھا مگر میں نے جلدی کرکے دکھایا کہ دیکھوں تمہارے پاس اس باب میں کیا ہے یعنی اگر ترتیب وار دکھاتا آتا تو احتمال تھا کہ تصویر حضرت مسیح کے بعد دکھانے پر تم خواہ مخواہ کہہ دو کہ یہ ہمارے نبی کی تصویر ہے اس لیے میں نے ترتیب قطع کرکے اسے پیش کیا کہ اگر یہ وہی نبی موعود ہیں تو تم ضرور پہچان لوگے بحمد اللہ تعالیٰ ایسا ہی ہوا اور یہی دیکھ کر اس حرمان نصیب کے دل میں درد اٹھا کہ حواس جاتے رہے اٹھا بیٹھا دم بخود رہا واللہ متم نورہ ولو کرہ الکٰفرون ۝ والحمد للہ رب العٰلمین ۝ ہمارا مطلب تو بحمد اللہ تعالیٰ یہیں پُورا ہوگیا کہ یہ خانہ سب خانوں کے بعد ہے اس کے بعد حدیث میں اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تصاویر کریمہ کا ذکر ہے حلیہ ہائے منورہ برہ اطلاع مسلمین کے لیے اس کا خلاصہ بھی مناسب یہاں تک کہ دونوں حدیثیں متفق تھیں۔ ترجمہ مختصراً حدیث عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تھا جو لفظ حدیث ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بڑھائے خطوط ہلالی میں تھے اب حدیث ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اتم وازید ہے کہ اس میں پانچ انبیاء لوط واسحٰق ویعقوب واسمٰعیل و یوسف علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ذکر شریف زائد ہے لہٰذا اسی سے اخذ کریں اور جو مضمون حدیث عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں زائد ہوئے خطوط ہلالی میں بڑھائیں فرماتے ہیں پھر اس نے ایک اور خانہ کھولا حریر سیاہ پر ایک تصویر گندمی رنگ سانولی نکالی دگر حدیث عبادہ میں گورا رنگ ہے مرد مرغول موسخت گھونگر والے بال آنکھیں جانب

ؔ الحمد للہ حدیثیں ایک دوسرے کی تصدیق کرتی ہیں ابو یعلیٰ وابن عساکر نے بطریق یحییٰ بن ابی عمرو الشیبانی عن ابی صالح عن ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حدیث معراج مبارک میں موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہی حلیہ روایت کیا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا واما موسیٰ فضخم آدم طوال کانہ من رجال [illegible] باقی [illegible]

باطن مائل تیز نظر ترشش رو دانت باہم چڑھے ہونٹ سمٹا جیسے کوئی حالت غضب میں ہو ہم سے کہا انھیں پہچانتے ہو یہ **موسیٰ** علیہ الصلاۃ والسلام ہیں اور اُن کے پہلو میں ایک اور تصویر تھی صورت اُن سے ملتی مگر سر میں خوب تیل پڑا ہوا پیشانی کشادہ پتلیاں جانب بینی مائل د سر مبارک مدوّر گول) کہا انھیں جانتے ہو یہ **ھارون** علیہ الصلاۃ والسلام ہیں پھر اور خانہ کھول کر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی مرد گندم گوں سر کے بال سپید سے قد میانہ چہرے سے آثار غضب نمایاں کہا یہ **لوط** علیہ الصلاۃ والسلام ہیں پھر اور خانے سے حریر سپید پر ایک تصویر نکالی گورا رنگ جس میں سرخی جھلکتی ناک اونچی رخسارے ہلکے چہرہ خوب صورت کہا یہ **اسحٰق** علیہ الصلاۃ والسلام ہیں پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی صورت صورت اسحٰق علیہ الصلاۃ والسلام کی مشابہ تھی مگر لب زیریں پر ایک تل تھا کہا یہ **یعقوب** علیہ الصلاۃ والسلام ہیں پھر حریر سیاہ پر ایک تصویر نکالی رنگ گورا چہرہ حسین ، ناک بلند قامت خوب صورت چہرے پر نور درخشاں اور اس میں آثار خشوع نمایاں رنگ میں سُرخی کی جھلک تاباں کہا یہ تمھارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جد کریم **اسمٰعیل** علیہ الصلاۃ والسلام ہیں پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی کہ صورت آدم علیہ الصلاۃ والسلام سے مشابہ تھی چہرہ گویا آفتاب تھا کہا یہ **یوسف** علیہ الصلاۃ والسلام ہیں پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی سُرخ رنگ باریک ساقین آنکھیں کم کھلی ہوئیں[1] جیسے کسی کو روشنی میں چوندھ لگے پیٹ اُبھرا ہوا قد میانہ تلوار حمائل کیے مگر حدیث عبادہ میں اس کے عوض یوں ہے حریر سبز پر گوری تصویر جس کے عضو عضو سے نزاکت و دلکشی ٹپکتی ساق و سرین خوب گول) کہا یہ **داؤد** علیہ الصلاۃ والسلام ہیں پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی فربہ سرین پاؤں میں طول گوٹے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

شنوۃ کثیر الشعر غائر العینین متراکب الاسنان مقلص الشفۃ خارج اللثۃ عابس اور یہیں سے ترجیح حدیث صحیح ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظاہر ہوتی کہ گندمی رنگ بتایا تھا ۱۲ منہ

[1] یہ اس سالہا سال کے گریۂ خوف الٰہی کا اثر تھا جس کے باعث رخسارہ انور پر دو خط سیاہ بن گئے تھے۔

پر سوار (جس کے ہر طرف لگے تھے گردن[1] دبی ہوئی پشت کوتاہ گورا رنگ) کہا یہ سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں (اور یہ پردار گھوڑا جس کے ہر جانب پر ہیں ہوا ہے کہ انھیں اٹھائے ہوئے ہے) پھر حریر سیاہ پر ایک گوری تصویر نکالی مرد جوان داڑھی نہایت سیاہ سر کے بال کثیر چہرہ خوب صورت (آنکھیں حسین اعضا تناسب[1]) کہا یہ عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ ہم نے کہا یہ تصویریں تیرے پاس کہاں سے آئیں ہمیں یقین ہے کہ یہ ضرور سچی تصاویر ہیں کہ ہم نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصویر کریم مطابق پائی کہا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب عزوجل سے عرض کی تھی کہ میری اولاد کے انبیاء مجھے دکھا دے حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے ان پر تصاویر انبیاء اتاریں کہ مغرب شمس کے پاس خزانہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام میں تھیں ذوالقرنین نے وہاں سے نکال کر دانیال علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیں (انھوں نے پارچہ ہائے حریر پر اتاریں کہ یہ بعینہا وہی چلی آتی ہیں) سُن لو خدا کی قسم مجھے آرزو تھی کاش میرا نفس ترک سلطنت کو گوارا کرتا اور میں مرتے دم تک تم میں کسی ایسے کا بندہ بنتا جو غلاموں کے ساتھ نہایت سخت برتاؤ رکھتا (مگر کیا کروں نفس راضی نہیں ہوتا) پھر ہمیں عمدہ جائزے دے کر رخصت کیا (اور ہمارے ساتھ آدمی کر کے سرحد اسلام تک پہنچا دیا) ہم نے آکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حال عرض کیا صدیق روئے اور فرمایا مسکین اگر اللہ اس کا بھلا چاہتا وہ ایسا ہی کرتا ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی کہ یہ اور یہودی اپنے یہاں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت پاتے ہیں۔

مقوقس کے دربار میں فرمانِ نبوی

تذییل دوم: امام واقدی اور ابو القاسم بن عبد الحکم فتوح مصر میں بطریق ابان بن صالح راوی جب حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمان اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

---

[1] حدیث مذکور ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں حلیہ سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام یوں ہے قد میانہ سے زائد درازی سے کم سینہ چوڑا خون کی سرخی بدن پر جھلکتی بال عمدہ ان کی سیاہی سرخی مائل ۱۲ منہ

[2] فائدہ: یہ نفیس جلیل حدیث طویل جس کا خلاصہ اختصار کے ساتھ ہم نے ورق میں بیان ہوا بحمد اللہ صحیح ہے امام حافظ عماد الدین بن کثیر پھر امام خاتم الحفاظ سیوطی نے فرمایا: ھذا حدیث جید الاسناد ورجالہ ثقات ۱۲ منہ

وسلم لے کر مقوقس نصرانی بادشاہ مصر و اسکندریہ کے پاس تشریف لے گئے اس نے ان سے دریافت کیا کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کس بات کی طرف بلاتے ہیں انھوں نے فرمایا توحید و نماز پنجگانہ و روزۂ رمضان و حج و وفائے عہد پھر اس نے حضور کا حلیہ پوچھا انھوں نے باختصار بیان کیا وہ بولا قد بقیت اشیاء لم تذکرھا فی عینیہ حمرۃ قلما تفارقہ و بین کتفیہ خاتم النبوۃ الخ ابھی اور باتیں باقی رہیں کہ تم نے نہ بیان کیں ان کی آنکھوں میں سرخ ڈورے ہیں کہ کم کسی وقت جدا ہوتے ہوں اور ان کے دونوں شانوں کے بیچ میں مہر نبوت ہے پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اور صفات کریمہ بیان کر کے بولا وقد کنت اعلم ان نبیا قد بقی وقد کنت اظن مخرجہ بالشام وھناك كانت تخرج الانبياء من قبلہ فاراہ قد خرج فی ارض العرب فی ارض جھد و بؤس والقبط لا تطاوعنی فی اتباعہ وسیظھر علی البلاد الخ مجھے یقیناً معلوم تھا کہ ایک نبی باقی ہے اور مجھے گمان تھا کہ وہ شام میں ظاہر ہوگا کہ اگلے انبیاء نے وہاں ظہور کیا اب میں دیکھتا ہوں کہ انھوں نے عرب میں ظہور فرمایا محنت و مشقت کی زمین میں اور قبطی اُن کی پیروی میں میری نہ مانیں گے عنقریب وہ ان شہروں پر غلبہ پائیں گے۔

تتمہ حدیث ابو القاسم نے بطریق ہشام بن اسحٰق وغیرہ اور ابن سعد نے طبقات میں بطریق محمد بن عمر بن واقد اون کے شیوخ سے روایت کیا کہ مقوقس نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی مضمون کی عرضی لکھی کہ قد علمت ان نبیا بقی وکنت اظن انہ یخرج بالشام وقد اکرمنك رسولك و بعثت الیك بھدیۃ مجھے یقین تھا کہ ایک نبی باقی ہے اور میرے گمان میں وہ شام سے ظہور کرتا اور میں نے حضور کے قاصد کا اعزاز کیا اور حضور کے لیے نذر حاضر کرتا ہوں۔

عبداللہ بن سلام کا واقعۂ ایمان

تذییل سوم: بیہقی دلائل میں حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چرچا سنا اور حضور کے صفت و نام و ہیئات اور جن جن باتوں کی ہم حضور کے لیے توقع کر رہے تھے سب پہچان لیں تو میں نے خاموشی کے

ساتھ اسے دل میں رکھا یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے مجھے خبر رونق افروزی پہنچی میں نے تکبیر کہی میری پھوپی بولی اگر تم موسیٰ بن عمران علیہ الصلاۃ والسلام کا آنا سنتے تو اس سے زیادہ کیا کرتے میں نے کہا اے پھوپی خدا کی قسم وہ موسیٰ بن عمران کے بھائی ہیں جس بات پر موسیٰ بھیجے گئے تھے اسی پر یہ بھی مبعوث ہوئے ہیں وہ بولی یا ابن اخی اھو النبی الذی کنا نخبر به انه یبعث مع الساعة اے میرے بھتیجے کیا یہ وہ نبی ہیں جن کی ہم خبر دیے جاتے تھے کہ وہ قیامت کے ساتھ مبعوث ہوں گے میں نے کہا ہاں الحدیث۔

خطیب و ابن عساکر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انا احمد و محمد و الحاشر والمقفی والخاتم میں احمد ہوں اور محمد اور تمام جہان کو حشر دینے والا اور سب انبیاء کے پیچھے آنے والا اور نبوت ختم فرمانے والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ہجرت حضرت عباس ابو یعلیٰ و طبرانی و شاشی و ابو نعیم فضائل الصحابہ میں اور ابن عساکر و ابن النجار حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موصولاً اور رویانی و ابن عساکر محمد بن شہاب زہری سے مرسلاً راوی حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما عم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں (مکہ معظمہ سے) عرضی حاضر کی کہ مجھے اذن عطا ہو تو ہجرت کر کے (مدینہ طیبہ) حاضر ہوں۔ اس کے جواب میں حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فرمان نافذ فرمایا:

یاعم اقم مکانك الذی انت فیه فان اللّٰه یختم بك الهجرة کما ختم بی النبوة۔ اے چچا اطمینان سے رہو کہ تم ہجرت میں خاتم المہاجرین ہونے والے ہو جس طرح میں نبوت میں خاتم النبیین ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

امام اجل فقیہ محدث ابو اللیث سمرقندی تنبیہ الغافلین میں فرماتے ہیں:

حدثنا ابوبکر محمد بن احمد ثنا ابو عمران ثنا عبدالرحمٰن ثنا داؤد ثنا

عباس بن الکثیر عن عبید خیبر عن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب سورۃ اذا جاء نصر اللہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مرض وصال شریف میں نازل ہوئی حضور فوراً برآمد ہوئے پنجشنبہ کا دن تھا منبر پر جلوس فرمایا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ مدینے میں ندا کر دو لوگو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وصیت سننے چلو یہ آواز سنتے ہی سب چھوٹے بڑے جمع ہوئے گھروں کے دروازے ویسے ہی کھلے چھوڑ دیے یہاں تک کہ کواریاں پردوں سے نکل آئیں حد یہ کہ مسجد شریف حاضرین پر تنگ ہوئی اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرما رہے ہیں اپنے پچھلوں کے لیے جگہ وسیع کرو اپنے پچھلوں کے لیے جگہ وسیع کرو پھر حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر قیام فرما کر حمد و ثنائے الٰہی بجا لائے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام پر درود بھیجی پھر ارشاد ہوا انا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم العربی الحرمی المکی لانبی بعدی الحدیث میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم عربی صاحب حرم محترم و مکہ معظمہ ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ھذا مختصر۔

مدینہ طیبہ میں حضور کی تشریف آوری

اللہ اللہ ایک وہ دن تھا کہ مدینہ طیبہ میں حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی دھوم ہے۔ زمین و آسمان میں خیر مقدم کی صدائیں گونج رہی ہیں۔ خوشی و شادمانی ہے کہ در و دیوار سے ٹپکی پڑتی ہے مدینے کے ایک ایک بچے کا دمکتا چہرہ انار دانہ ہو رہا ہے باچھیں کھلی جاتی ہیں دل ہیں کہ سینوں میں نہیں سماتے سینوں پر جامے "تنگ جاموں" میں قبائے گل کا رنگ نور ہے کہ جھاجھم برس رہا ہے فرش سے عرش تک نور کا بقعہ بنا ہے پردہ نشین کواریاں شوق دیدار محبوب کردگار میں گاتی ہوئی باہر آئی ہیں کہ ؎

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

بنی النجار کی لڑکیاں کوچے کوچے محو نغمہ سرائی ہیں کہ ؎

نحن جوارٍ من بنی النجار
یا حبذا محمد من جار

ایک دن آج ہے کہ اس محبوب کی رخصت ہے مجلس آخری وصیت ہے مجمع تو آج بھی وہی ہے بچوں سے بوڑھوں تک مردوں سے پردہ نشینوں تک سب کا ہجوم ہے ندائے بلال سنتے ہی چھوٹے بڑے سینوں سے دل کی طرح بے تابانہ نکلے ہیں شہر بھر نے مکانوں کے دروازے کھلے چھوڑ دیے ہیں دل کھلائے چہرے مرجھائے دن کی روشنی دھیمی پڑ گئی کہ آفتاب جہاں تاب کی وداع نزدیک ہے آسمان پژمردہ زمین افسردہ جدھر دیکھو سناٹے کا عالم اتنا ازدحام اور ہُو کا مقام، آخری نگاہیں اس محبوب کے روئے حق نما تک کس حسرت و یاس کے ساتھ جاتی اور ضعف نومیدی سے ہلکان ہوکر بیخودانہ قدموں پر گر جاتی ہیں فرط ادب سے لب بند مگر دل کے دھوئیں سے یہ صدا بلند ؎

كنت السواد لناظری
فعمی علیك الناظر
من شاء بعدك فلیمت
فعلیك كنت احاذر

اللہ کا محبوب، امت کا راعی کس پیار کی نظر سے اپنی پالی ہوئی بکریوں کو دیکھتا اور محبت بھرے دل سے انھیں حافظ حقیقی کے سپرد کر رہا ہے شانِ رحمت کو اُن کی جُدائی کا غم بھی ہے اور فوج فوج اُمنڈتے ہوئے آنے کی خوشی بھی کہ محنت ٹھکانے لگی جس خدمت کو ملک العرش نے بھیجا تھا باحسن الوجوہ انجام کو پہنچی۔

نوح کی ساڑھے نوسو برس وہ سخت مشقت اور صرف پچاس شخصوں کو ہدایت۔ یہاں بیس تئیس ہی سال میں بحمداللہ یہ روز افزوں کثرت۔ کنیز و غلام جوق جوق آرہے ہیں جگہ بار بار تنگ ہوتی جاتی ہے۔ دفعہ دفعہ ارشاد ہوتا ہے آنے والوں کو جگہ دو۔ آنے والوں کو جگہ دو۔ اس عام دعوت پر جب یہ مجمع ہولیا ہے سلطان عالم نے منبر اکرم پر قیام کیا ہے بعد حمد و صلاۃ اپنے نسب و نام و قوم و مقام و فضائل عظام کا بیان ارشاد ہوا ہے۔ مسلمانو! خدا را پھر مجلس میلاد اور کیا ہے وہی دعوت عام وہی مجمع تام وہی منبر و قیام وہی بیان فضائل سید الانام علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام مجلس میلاد اور کس شے کا نام مگر نجدی صاحبوں کو ذکر محبوب منّان

سے کلام و بربنا الرحمٰن المستعان وبہ الاعتصام وعلیہ التکلان۔

چارپائے کلام کرتے ہیں

ابن حبان و ابن عساکر حضرت ابو منظور اور ابونعیم بروجہ آخر حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی جب خیبر فتح ہوا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دراز گوش سیاہ رنگ دیکھا اس سے کلام فرمایا وہ جانور بھی کلام میں آیا ارشاد ہوا تیرا کیا نام ہے عرض کی یزید بیٹا شہاب کا اللہ تعالےٰ نے میرے دادا کی نسل سے ساٹھ دراز گوش پیدا کیے کلھم لا یرکبہ الا نبی اُن سب پر انبیا سوار ہوا کیے وقد کنت اتوقعك ان ترکبنی لم یبق من نسل جدی غیری ولا من الانبیاء غیرك مجھے یقینی توقع تھی کہ حضور مجھے اپنی سواری سے مشرف فرمائیں گے کہ اب اُس نسل میں سوا میرے اور انبیاء میں سوا حضور کے کوئی باقی نہیں۔ میں پہلے ایک یہودی کے پاس تھا اُسے قصداً گرا دیا کرتا وہ مجھے بھوکا رکھتا اور مارتا حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اُس کا نام یعفور رکھا جسے بلانا چاہتے اُسے بھیج دیتے چوکھٹ پر سر مارتا جب صاحبِ خانہ باہر آتا اُسے اشارے سے بتاتا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یاد فرماتے ہیں، جب حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا وہ مفارقت کی تاب نہ لایا ابوالہیثم بن التیہان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کوئیں میں گر کر مر گیا۔

هذا حدیث ابی منظور ونحوہ عن معاذ باختصار غیر انہ ذکر مکان الاباء ثلثة اخوة واسمه مكان یزید عمر او قال کلنا رکبنا الانبیاء انا اصغرهم وکنت لك الحدیث قلت ولا علیك من دندنة العلامة ابن الجوزی کعادته علیه ولا من تحامل ابن دحیة علی حدیث الضب المار سابقًا فلیس فیهما ما ینکر شرعا ولا فی سندهما کذاب ولا وضاع ولا متهم به فانی یاتیهما الموضع وهذا امام الشان العسقلانی قد اقتصر فی حدیث ابی منظور علی تضعیفه وله شاهد من حدیث معاذ کما تری لاجرم ان قال الزرقانی نهایته الضعف لا الوضع وقال هو والقسطلانی فی حدیث الضب ومعجزاته صلی اللہ تعالےٰ علیه وسلم فیها ما هو ابلغ من هذا ولیس فیه ما ینکر شرعا خصوصا وقد رواه

الائمۃ) الحفاظ الکبار کابن عدی وتلمیذہ الحاکم وتلمیذہ البیہقی وھو لا یروی موضوعا والدارقطنی وناھیک بہ (فنہایتہ الضعف لا الوضع) کما زعم کیف وللحدیث ابن عمر طریق اٰخر لیس فیہ السلمی رواہ ابونعیم وورد مثلہ من حدیث عائشۃ وابی ھریرۃ عند غیرھما اھ قلت وقد اورد کلا الحدیثین الامام خاتم الحفاظ فی الخصائص الکبرٰی وقد قال فی خطبتہا نزھتہ عن الاخبار الموضوعۃ وما یرد اھ قلت وعزو الزرقانی حدیث الضب لابن عمر تبع فیہ الماتن اعنی الامام القسطلانی صاحب المواھب وسبقھما الدمیری فی حیاۃ الحیوان الکبرٰی لکن الذی رأیت فی الخصائص الکبرٰی والجامع الکبیر للامام الجلیل الجلال السیوطی ھو عزوہ لامیر المومنین عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کما قدمت وقد اوردہ فی الجامع فی مسند عمر فزیادۃ لفظ الابن اما وقع سھوا اویکون الحدیث من طریق ابن عمر عن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما فیصح العزو الی کل وان کان الاولی ذکر المنتھی ویحتمل علی بُعد ان یکون عن کل منہما فاذن یکون مرویا عن ستۃ من الصحابۃ رضی اللہ تعالٰی عنہم واللہ تعالٰی اعلم۔

میرے بعد کوئی نبی نہیں سعید بن منصور وامام احمد وابن مردویہ حضرت ابوالطفیل رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں لا نبوۃ بعدی الا المبشرات الرؤیا الصالحۃ میرے بعد نبوت نہیں مگر بشارتیں ہیں اچھا خواب۔

احمد وخطیب اور بیہقی شعب الایمان میں اس کے قریب ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں لا یبقی بعدی من النبوۃ شیئ الا المبشرات الرؤیا الصالحۃ یراھا العبد او تری لہ میرے بعد نبوت سے کچھ باقی نہ رہے گا مگر بشارتیں اچھا خواب کہ بندہ آپ دیکھے یا اس کے لیے دوسرے کو دکھایا جائے۔

تمیس۳۰ کذّاب ابوبکر بن ابی شیبہ مصنف میں عبید بن عمر ولیثی اور طبرانی کبیر میں نعیم بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا تقوم الساعۃ حتی یخرج ثلثون کذابا کلھم یزعم انہ نبی زاد عبید قبل یوم القیمۃ۔ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ اس سے پہلے تیس کذاب نکلیں ہر ایک اپنے آپ کو نبی کہتا ہو اقول وانما اخرناھما الی التذییل بخلاف خبر اللفظ المتقدم فی الحدیث الثانی والستین لان فی تتمتہ ان من قال فاقتلوہ کذا وکذا وھذا العموم انما تم لاجل ختم النبوۃ اذ لو جاز ان یکون بعدہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی صادق لما ساغ الامر المذکور بالعموم وان کان یأتی ایضا ثلثون او الوف من الکذابین بل کان یجب اقامۃ امارۃ تمیز الصادق من الکاذب والامر بالایقاع بمن ھو کاذب منھم لا غیر کما لا یخفی والی اللہ المشتکی من ضعفنا فی ھذا الزمان الکثیر فجارہ القلیل انصارہ الغالب کفارہ المبین عوارہ وقد ظھر الاٰن لبعض ھؤلاء الدجالین الکذابین فلو اراد اللہ باحدھم شیئا لیطیروا بالمسلم والمسلم انما حدث وما احدث فانا للہ وانا الیہ راجعون لکن الاحتراس کان اسلم للمسلم وانفی للفساد فاحببنا الاقتصار علی القدر المراد واللہ المستعان وعلیہ التکلان ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

علی بمنزلہ ہارون ہیں خطیب حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انما علی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی علی ایسا ہے جیسا موسیٰ سے ہارون کہ بھائی بھی اور نائب بھی، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

امام احمد مناقب امیر المومنین علی میں مختصراً اور بغوی و طبرانی اپنی معاجیم باوردی معرفت ابن عدی کامل ابو احمد حاکم کُنے میں بطریق امام بخاری ابن عساکر تاریخ میں سب زید بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل مواخات صحابہ میں راوی وھذا حدیث احمد جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باہم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

میں بھائی چارا کیا امیرالمومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالےٰ وجہہ نے عرض کی میری جان نکل گئی اور پیٹھ ٹوٹ گئی یہ دیکھ کر حضور نے اصحاب کے ساتھ کیا جو میرے ساتھ نہ کیا یہ اگر مجھ سے کسی ناراضی کے سبب سے ہے تو حضور ہی کے لیے منانا اور عزت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا والذی بعثنی بالحق ما اخرتك الا لنفسی وانت منی بمنزلۃ ھارون من موسٰی غیر انہ لا نبی بعدی قسم اس کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہیں نے تمھیں خاص اپنے لیے رکھ چھوڑا ہے تم مجھ سے ایسے ہو جیسے ہارون موسیٰ سے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں تم میرے بھائی اور وارث ہو امیرالمومنین نے عرض کی مجھے حضور سے کیا میراث ملے گی فرمایا جو اگلے انبیاء کو ملی عرض کی انھیں کیا ملی تھی فرمایا خدا کی کتاب اور نبی کی سنت اور تم میرے ساتھ جنت میں میری صاحبزادی کے ساتھ میرے محل میں ہو گے اور تم میرے بھائی اور رفیق ہو۔

ابن عساکر بطریق[1] عبد اللہ بن محمد بن عقیل عن ابیہ عن جدہ عقیل بن ابی طالب رضی اللہ تعالےٰ عنہ راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا خدا کی قسم میں تمہیں دو وجہ سے دوست رکھتا ہوں ایک تو قرابت دوسرے یہ کہ ابوطالب کو تم سے محبت تھی۔ اے جعفر تمھارے اخلاق میرے اخلاق کریمہ مشابہ ہیں۔

واما انت یا علی فانت منی بمنزلۃ ھارون من موسٰی غیر انی لا نبی بعدی۔ تم اے علی مجھ سے ایسے ہو جیسے موسیٰ سے ہارون مگر یہ کہ میرے بعد نبی نہیں صلی اللہ علیہ وعلیہم وسلم آمین۔

الحمد للہ یہیں چہل حدیث کا عدد تو کامل ہو احسن ہیں چوراسی حدیثیں مرفوع تھیں اور سترہ

---

[1] فی نسخۃ کنز العمال المطبوعۃ عن عبد اللہ بن عقیل عن ابیہ عن جدہ عقیل وھو خطاء وھو صوابہ عبد اللہ بن محمد بن عقیل عبد اللہ تابعی صدوق من رجال الاربعۃ ماخلا النسائی قال الذھبی حدیثہ فی مرتبۃ الحسن وابوہ تابعی مقبول رجال ابن ماجہ ۱۲ منہ۔

تذییلات علاوہ ۔ دس پہلے گزری تھیں ساتؔ اس تکمیل میں بڑھیں ۔ ان سترہ میں بھی پانچ مرفوع نہیں تو جملہ مرفوعات یعنی وہ حدیثیں جو خود حضور پُرنور خاتم النبیین صلی اللہ تعالے علیہ وسلم سے مروی حضور کے ارشاد و تقریر کی طرف منتہی ہیں نواسی ہوئیں لہٰذا چاہا کہ ایک حدیث مرفوع اور شامل ہو کہ نوّے احادیث مرفوعہ کا عدد کامل ہو نیز ان اللہ وتر یحب الوتر کا فضل حاصل ہو۔

میں آخری نبی اور میری امت آخری امت ہے

بیہقی سنن میں حضرت ابن زمل جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل رویا میں راوی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد نماز صبح پاؤں بدلنے سے پہلے ستر بار فرماتے سبحان اللہ و بحمدہ و استغفر اللہ ان اللہ کان توابا پھر فرماتے یہ ستر سات سو کے برابر ہیں نرا بے خیر ہے جو ایک دن میں سات سو سے زیادہ گناہ کرے (یعنی ہر نیکی کم ازکم دس ہے من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا تو یہ ستر کلمے سات سو نیکیاں ہوئے اور ہر نیکی کم ازکم ایک بدی کو محو کرتی ہے ان الحسنات یذھبن السیأت تو اس کے پڑھنے والے کے نیکیاں ہی غالب رہیں گی مگر وہ کہ دن میں سات سو گناہ سے زیادہ کرے اور ایسا سخت ہی بے خیر ہو گا وحسبنا اللہ و نعم الوکیل)۔

پھر لوگوں کی طرف منہ کر کے تشریف رکھتے اور اچھا خواب حضور کو خوش آتا دریافت فرماتے کسی نے کچھ دیکھا ہے ابن زمل نے عرض کی یا رسول اللہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے فرمایا بھلائی پاؤ اور برائی سے بچو ہمیں اچھا اور ہمارے دشمنوں پر بُرا رب العلمین کے لیے ساری خوبیاں ہیں خواب بیان کرو۔ انھوں نے عرض کی میں نے دیکھا کہ سب لوگ ایک وسیع نرم بے نہایت راستے پر بیچ شارع عام میں چل رہے ہیں ناگہاں اس راہ کے لبوں پر خوبصورت سبزہ زار نظر آیا کہ ایسا کبھی نہ دیکھا تھا اس کا لہلہاتا سبزہ چمک رہا ہے شادابی کا پانی ٹپک رہا ہے

ل بعد حدیث ۱۰ تذییل اول دو حدیث عبادہ بن صامت و ہشام بن عاص و تذییل دوم دو حدیث حاطب و شیوخ واقدی و تذییل سوم حدیث ابن سلام و بعد حدیث ۱۱ دو حدیث عبید و نعیم رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۱۲ منہ۔

اس میں ہر قسم کی گھاس ہے پہلا ہجوم آیا جب اس سبزہ زار پر پہنچے تکبیر کہی اور سواریاں سیدھے راستے پڑ ڈالے چلے گئے ادھر اُدھر اصلا نہ پھرے اس مرغزار کی طرف کچھ التفات نہ کیا پھر دوسرا ابلا آیا کہ پہلوں سے کئی گونہ زائد تھا جب سبزہ زار پر پہنچے تکبیر کہی راہ پر چلے مگر کوئی کوئی اس چراگاہ میں چرانے بھی لگا اور کسی نے چلتے میں ایک مٹھا لے لیا پھر روانہ ہوئے پھر عام ازدحام آیا جب یہ سبزہ زار پر پہنچے تکبیر کہی اور بولے یہ منزل سب سے اچھی ہے یہ ادھر اُدھر پڑ گئے میں ماجرا دیکھ کر سیدھا راہ پڑ لیا، جب سبزہ زار سے گزر گیا تو دیکھا کہ سات زینے کا ایک منبر ہے اور حضور اُس کے سب سے اُونچے درجے پر جلوہ فرما ہیں حضور کے آگے ایک سال خوردہ لاغر ناقہ ہے حضور اُس کے پیچھے تشریف لیے جاتے ہیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ راہ نرم و وسیع وہ ہدایت ہے جس پر ہمیں تمھیں لایا اور تم اس پر قائم ہو اور وہ سبزہ زار دنیا اور اس کے عیش کی تازگی ہے میں اور میرے صحابہ تو چلے گئے کہ دنیا سے اصلا علاقہ نہ رکھا نہ اُسے ہم سے تعلق ہوا نہ ہم نے اسے چاہا نہ اس نے ہمیں چاہا پھر دوسرا ہجوم ہمارے بعد آیا وہ ہم سے کئی گنا زیادہ ہے ان میں سے کسی نے چرایا کسی نے گھاس کا مٹھا لیا اور نجات پا گئے پھر بڑا ہجوم آیا وہ سبزہ زار میں دہنے بائیں پڑ گئے تو انا للہ وانا الیہ راجعون ○ اور اے ابن زمل تم اچھی راہ پر چلتے رہو گے یہاں تک کہ مجھ سے ملو اور وہ سات زینے کا منبر جس کے درجہ اعلیٰ پر مجھے دیکھا یہ جہان ہے اس کی عمر سات ہزار برس کی ہے اور میں اخیر ہزار میں ہوں واما الناقۃ التی رأیت ورأیتنی اتبعھا فھی الساعۃ علینا تقوم لا نبی بعدی ولا امۃ بعد امتی اور وہ ناقہ جس کے پیچھے مجھے جاتا دیکھا قیامت ہے ہمارے ہی زمانے میں آئے گی نہ میرے بعد کوئی نبی نہ میری امت کے بعد کوئی امت صلی اللہ تعالیٰ علیک وعلیٰ امتک اجمعین وبارک وسلم وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔

تسجیل جمیل: بحمد اللہ بیس احادیث علویہ کے علاوہ خاص مقصود محمود ختم نبوت پر یہ ایک سو ایک حدیثیں ہیں اور مع تذییلات ایک سو اٹھارہ جن میں نوے مرفوع ہیں اور اُن کے رواۃ واصحاب اکثر۔

گیارہ تابعی

صحابہ و تابعین جن میں صرف گیارہ تابعی

۱۔ امام اجل محمد باقر

۲۔ سعد بن ثابت

۳۔ ابن شہاب زہری

۴۔ عامر شعبی

۵۔ عبداللہ بن ابی الہذیل

۶۔ علاء بن زیاد

۷۔ ابو قلابہ

۸۔ کعب احبار

۹۔ مجاہد مکی

۱۰۔ محمد بن کعب قرظی

۱۱۔ وہب بن منبہ

اکاون صحابہ

باقی ساٹھ صحابی ازاں جملہ اکاون صحابہ خاص اصول مرویات ہیں

۱۲۔ ابی بن کعب

۱۳۔ ابو امامہ باہلی

۱۴۔ انس بن مالک

۱۵۔ اسماء بنت عمیس

۱۶۔ براء بن عازب

۱۷۔ بلال مؤذن

۱۸۔ ثوبان مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۱۹۔ جابر بن سمرہ

۲۰۔ جابر بن عبداللہ

۲۱۔ جبیر بن مطعم

۲۲۔ حبیش بن جنادہ

۲۳۔ حذیفہ بن اسید

۲۴۔ حذیفہ بن الیمان

۲۵۔ حسان بن ثابت

۲۶۔ حویصہ بن مسعود

۲۷۔ ابو ذر

۲۸۔ ابن زمل

۲۹۔ زیاد بن لبید

۳۰۔ زید بن ارقم

۳۱۔ زید بن ابی اوفے

۳۲۔ سعد بن ابی وقاص

۳۳۔ سعید بن زید

۳۴۔ ابو سعید خدری

۳۵۔ سلمان فارسی

۳۶۔ سہل بن سعد

۳۷۔ ام المومنین ام سلمہ

۳۸۔ ابو الطفیل عامر بن ربیعہ

۳۹۔ عامر بن ربیعہ

۴۰۔ عبداللہ بن عباس

۴۱۔ عبداللہ بن عمر — ۴۲۔ عبدالرحمن بن غنم
۴۳۔ عدی بن ربیعہ — ۴۴۔ عرباض بن ساریہ
۴۵۔ عصمہ بن مالک — ۴۶۔ عقبہ بن عامر
۴۷۔ عقیل بن ابی طالب — ۴۸۔ امیرالمومنین علی
۴۹۔ امیرالمومنین عمر — ۵۰۔ عوف بن مالک اشجعی
۵۱۔ ام المومنین صدیقہ — ۵۲۔ ام کرز
۵۳۔ مالک بن حویرث — ۵۴۔ مالک بن سنان والد ابی سعید خدری
۵۵۔ محمد بن عدی بن ربیعہ — ۵۶۔ معاذ بن جبل
۵۷۔ امیر معاویہ — ۵۸۔ مغیرہ بن شعبہ
۵۹۔ ابن ام مکتوم — ۶۰۔ ابو منظور
۶۱۔ ابو موسیٰ اشعری — ۶۲۔ ابوہریرہ اور

نو صحابی تذییلات ہیں ۶۳۔ حاطب بن ابی بلتعہ
۶۴۔ عبداللہ بن ابی اوفے — ۶۵۔ عبداللہ بن زبیر
۶۶۔ عبداللہ بن سلام — ۶۷۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص
۶۸۔ عبادہ بن صامت — ۶۹۔ عبید بن عمرو لیثی
۷۰۔ نعیم بن مسعود — ۷۱۔ ہشام بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

ختم نبوت پر دیوبندی عقیدہ

ان احادیث کثیرہ وافرہ شہیرہ متواترہ میں صرف گیارہ حدیثیں وہ ہیں جن میں فقط نبوت کا انھیں الفاظ موجودہ قرآن عظیم سے ذکر ہے جن میں آج کل کے بعض ضلال قاسمان کفر و ضلال نے تحریف معنوی کی اور معاذ اللہ حضور کے بعد اور نبوتوں کی نیو جمانے کو خاتمیت بمعنی نبوت بالذات لی یعنی معنی خاتم النبیین صرف اس قدر ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی بالذات ہیں اور انبیا نبی بالعرض باقی زمانے میں تمام انبیا کے بعد ہونا حضور کے بعد اور کسی کو نبوت ملنی ممتنع ہونا یہ معنی ختم نبوت نہیں اور صاف لکھ دیا کہ حضور کے بعد بھی

کسی کو نبوت مل جائے تو ختم نبوت کے اصلا منافی نہیں اُس کے رسالۂ ضلالت مقالہ کا خلاصہ عبارت یہ ہے :

قاسم نانوتوی کا عقیدہ

"عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن کہ تقدم یا تأخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا کیونکر صحیح ہو سکتا بلکہ موصوف بالعرض کا قصہ موصوف بالذات پر ختم ہو جاتا ہے۔ اسی طور پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خاتمیت کو تصور فرمائیے آپ موصوف بوصفِ نبوت بالذات ہیں اور نبی موصوف بالعرض اِن معنی جو میں نے عرض کیا آپ کا خاتم ہونا انبیائے گزشتہ ہی کی نسبت خاص نہ ہو گا بلکہ بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے" اھ ملتقطاً[1]

مسلمانو دیکھا اس ملعون ناپاک شیطانی قول نے ختم نبوت کی کیسی جڑ کاٹ دی خاتمیت محمدیہ علی صاحبہا افضل الصلاۃ والتحیۃ کہ وہ تاویل گڑھی کر خاتمیت خود ہی ختم کر دی صاف لکھ دیا کہ اگر حضور خاتم الانبیاء علیہ وعلیہم افضل الصلاۃ والثنا کے زمانے میں بلکہ حضور کے بعد بھی کوئی نبی پیدا ہو تو ختم نبوت کے کچھ منافی نہیں اللہ اللہ جس کفر ملعون کے موجد کو خود قرآن عظیم کا وخاتم النبیین فرمانا نافع نہ ہُوا کما قال تعالیٰ وننزل من القرآن ما ھو شفاء ورحمۃ للمومنین ولا یزید الظلمین الا خسارا ۝ اتارتے ہیں ہم اس قرآن سے وہ چیز کہ مسلمانوں کے لیے شفا و رحمت ہے اور ظالموں کو اس سے کچھ نہیں بڑھتا سوا زیان کے۔ اُسے احادیث میں خاتم النبیین فرمانا کیا کام دے سکتا ہے فبای حدیث

---

[1] یعنی تحذیر الناس ۱۲

بعدہ یومنون ۰ قرآن کے بعد اور کون سی حدیث پر ایمان لائیں گے ۔

صحابہ کرام اور ختم نبوت

فقیر غفرلہ المولی القدیر نے ان احادیث کثیرہ میں صرف گیارہ حدیثیں ایسی لکھیں جن میں تنہا ختم نبوت کا ذکر ہے باقی نوتے احادیث اور اکثر تذییلات اُن پر علاوہ سو سے زائد حدیثیں وہی جمع کیں کہ بالتصریح حضور کا اسی معنے پر خاتم ہونا بتا رہی ہیں جسے وُہ گمراہ ضال عوام کا خیال جانتا ہے اور اس میں نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لیے کوئی تعریف نہیں مانتا۔ صحابہ کرام و تابعین عظام کے ارشادات کہ تذییلوں میں گزرے مثلاً امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی عرض کی کہ اللہ تعالٰی نے حضور کو سب انبیاء کے بعد بھیجا انس رضی اللہ تعالٰی عنہ کا قول تمہارے نبی آخر الانبیاء ہیں ۔ عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالٰی عنہ کا ارشاد کہ اُن کے بعد کوئی نبی نہیں ۔ امام باقر رضی اللہ تعالٰی عنہ کا قول کہ وہ سب انبیا کے بعد بھیجے گئے انھیں تو یہ گمراہ کب سنے گا کہ وہ اسی وسوسۃ الخناس میں صاف یہ خود بھی بتا یا گیا ہے کہ وہ سلف صالح کے خلاف چلا ہے اور اس کا عذر یوں پیش کیا کہ :

"اگر بوجہ کم اتفاقی بڑوں کا فہم کسی مضمون تک نہ پہنچا تو اُن کی شان میں کیا نقصان آگیا اور کسی طفل ناداں نے کوئی ٹھکانے کی بات کہہ دی تو کیا وہ عظیم الشان ہو گیا۔"

مگر آنکھیں کھول کر خود محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی متواتر حدیثیں دیکھیے کہ :

۱۔ میں عاقب ہوں جس کے بعد کوئی نبی نہیں ۔

۲۔ میں سب انبیا میں آخر نبی ہوں ۔

۳۔ میں تمام انبیا کے بعد آیا ۔

۴۔ ہمیں پچھلے ہیں ۔

۵۔ میں سب پیغمبروں کے بعد بھیجا گیا ۔

۶۔ قصر نبوت میں جو ایک اینٹ کی جگہ تھی مجھ سے کامل کی گئی ۔

۷۔ میں آخر الانبیا ہوں۔

۸۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

۹۔ رسالت و نبوت منقطع ہوگئی اب نہ کوئی رسول ہوگا نہ نبی۔

۱۰۔ نبوت میں سے اب کچھ نہ رہا سوا اچھے خواب کے۔

۱۱۔ میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔

۱۲۔ میرے بعد دجال کذّاب ادعائے نبوت کریں گے۔

۱۳۔ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

۱۴۔ نہ میری اُمت کے بعد کوئی اُمت۔

ادھر علمائے کتب سابقہ اللہ و رسل جل جلالہ، و صلی اللہ تعالیٰ علیہم وسلم کے ارشادات سُن سُن کر شہادات ادا کریں گے کہ:

۱۔ احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ہوں گے اُن کے بعد کوئی نبی نہیں۔

۲۔ ان کے سوا کوئی نبی باقی نہیں۔

۳۔ وہ آخر الانبیا ہیں۔

ادھر ملٰئکہ و انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کی صدائیں آرہی ہیں کہ:

۴۔ وہ پسین پیغمبراں ہیں۔

۵۔ وہ آخر مرسلاں ہیں۔

خود حضرت عزت عزت عزتہ سے ارشادات جانفزا و دل نواز آرہے ہیں کہ:

۶۔ محمد ہی اوّل و آخر ہے۔

لے نیز تذییلات میں منقوش کی دو حدیثیں گزریں کہ ایک نبی باقی تھے وہ عرب میں ظاہر ہوئے۔ ہرقل کی دو حدیثیں کہ یہ خاندانِ آخر النبوت تھا۔ عبداللہ بن سلام کی حدیث کہ وہ قیامت کے ساتھ مبعوث ہوئے۔ ایک حبر کا قول کہ وہ امت آخرہ کے نبی ہیں۔ بلکہ جبریل علیہ الصلاۃ والسلام کی عرض کہ حضور سب پیغمبروں سے زمانے میں متاخر ہیں۔

۷۔ اُس کی امت مرتبے میں سب سے اگلی اور زمانے میں سب سے پچھلی۔

۸۔ وہ سب انبیا کے پیچھے آیا۔

۹۔ اے محبوب میں نے تجھے آخرالنبیین کیا۔

۱۰۔ اے محبوب میں نے تجھے سب انبیا سے پہلے بنایا اور سب کے بعد بھیجا۔

۱۱۔ محمد آخرالانبیا ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

مگر یہ ضال مضل محرّفِ قرآن مغیّرِ ایمان ہے کہ نہ ملئکہ کی سُنے نہ انبیا کی نہ مصطفیٰ کی مانے نہ اُن کے خدا کی سب طرف سے ایک کان گونگا ایک بہرا ایک دیدہ اندھا ایک پھوٹا۔ اپنی ہی ہانک لگائے جاتا ہے کہ یہ سب نافہمی کے اوہام خیالات عوام ہیں آخرالانبیاء ہونے میں فضیلت ہی کیا ہے انا للہ وانا الیہ رجعون ۰

كذلك يطبع الله على كل قلب متكبر جبار ۰ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب ۰

ہاں ان نوّے حدیثوں میں تین حدیثیں صرف بلفظ خاتمیت بھی ہیں دو حدیث سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ اے چچا جس طرح اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نبوت ختم کی تم پر ہجرت کو ختم فرمائے گا۔ جیسے میں خاتم النبیین ہوا تم خاتم المہاجرین ہوگے شاید وُہ گمراہ یہاں بھی کہہ دے کہ تمام مہاجرین کرام مہاجر بالعرض تھے حضرت عباس مہاجر بالذات ہوئے۔ ایک در حدیث الٰہی جل وعلا کہ میں ان کی کتاب پر کتابوں کو ختم کروں گا اور ان کے دین و شریعت پر ادیان شرائع کو او گمراہ اب یہاں بھی کہہ دے کہ اور دین دین بالعرض تھے یہ دین دین بالذات ہے توریت و انجیل و زبور اللہ تعالیٰ کے کلام بالعرض تھے قرآن کلام بالذات ہے مگر ہے یہ کہ:

من لم يجعل الله له نورا فما له من نور ۰ نسأل الله العفو والعافية ونعوذ به من الحور بعد الكور والكفر بعد الايمان والضلال بعد الهدى ولا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم وصلى الله تعالى على سيدنا ومولانا محمد خاتم المرسلين وخاتم النبيين وآله وصحبه اجمعين والحمد لله رب العلمين۔

دیوبندی اور شیعہ عقائد میں مماثلت

الحمدللہ کہ بیان اپنے منتہیٰ کو پہنچا اور حق کا وضوح ذروۂ اعلیٰ کو۔ احادیث متواترہ سے اصل مقصد یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خاتم النبیین اور اہلبیت کرام کا نبوت و رسالت سے بے علاقہ ہونا تو بروجہ تواتر قطعی خود ہی روشن و آشکارا ہوا اور اُس کے ساتھ طائفہ نا لفہ وہابیہ خاسبیہ کہ خاتم النبیین کو بمعنے آخر النبیین نہ ماننا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد اور نبی ہونے سے ختم نبوت میں نقصان نہ جاننا اس کے کفر خفی و نفاق جلی کا بھی بفضلہ تعالےٰ خوب اظہار ہوا اور ساتھ لگے رافضیوں کے چھوٹے بھائی حضرات تفضیلیہ کی بھی شامت آئی۔ اسد الغالب کی بارگاہ سے اسی کوڑوں کی سزا پائی۔ ان چھوٹے مبتدعوں کا رد یہاں محض تبعاً و استطراداً مذکور ورنہ ان کے ابطال مشرب ضلال سے قرآن عظیم و احادیث مرفوعہ و اقوال اہلبیت و صحابہ و ارشادات امیر المومنین علی مرتضیٰ و اولیائے کرام و علمائے اعلام و دلائل شرعیہ اصلیہ و فرعیہ کے دفتر معمور جس کی تفصیل جلیل و تحقیق جزیل فقیر غفر اللہ تعالےٰ لہ کی کتاب مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین میں مسطور ہے۔

منکرانِ ختم نبوت پر علمائے اسلام کی گرفت

اب بتوفیقہ تعالےٰ تکفیر منکرانِ ختم نبوت میں بعض نصوص ائمہ کرام لکھ کر بقیہ سوال کی طرف عنان گردانی منظور۔

علامہ تورپشتی

(نص ۱) امام علامہ شہاب الدین فضل اللہ بن حسین تورپشتی حنفی معتمد فی المعتقد میں فرماتے ہیں:

"بحمداللہ این مسئلہ در اسلامیان روشن تر ازان ست کہ آنرا بکشف و بیان حاجت افتد اما این مقدار از قرآن از ترس آں یاد کردیم کہ مبادا اندیشے جاہلے راہ در شبہتے انداز د و بسیار باشد کہ ظاہر نیاز ند کردن و بدین طریقہا پائے در نہند کہ خدائے تعالےٰ بر ہمہ چیز قادر ست کسے قدرت او را منکر نیست اما چوں خدائے تعالیٰ از چیزے خبر دہد کہ چنیں خواہد بودن یا نخواہد بودن جز چناں نباشد

کہ خدائے تعالٰے ازاں خبر دہد و خدائے خبر داد کہ بعد از وے نبی دیگر نباشد و منکر ایں مسئلہ کسے تواند بود کہ اصلا در نبوت او معتقد نباشد کہ اگر برسالت او معترف بودے ویرا در ہر چہ ازاں خبر داد وے صادق دانستے وبہماں حجتہا کہ از طریق تواتر رسالت او پیش ما بداں درست شدہ است ایں نیز درست شد کہ وے باز پسیں پیغمبراں ست در زمان او و تا قیامت بعد از وے ہیچ نبی نباشد ہر کہ دریں بہ شک ست در آں نیز بہ شک ست و آنکس کہ گوید کہ بعد از وے نبی دیگر بود یا ہست یا خواہد بود و آنکس کہ گوید کہ امکان وارد کہ باشد کافرست اینست شرط درستی ایمان بخاتم انبیا محمد مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

امام ابن حجر مکی

(نص ۳۲) امام ابن حجر مکی شافعی خیرات الحسان فی مناقب الامام الاعظم ابی حنیفۃ النعمان میں فرماتے ہیں:

تنبأ فی زمنہ رضی اللہ تعالٰی عنہ رجل قال امہلونی حتی اٰتی بعلامۃ فقال من طلب منہ علامۃ کفر لانہ بطلبہ ذٰلک مکذب لقول النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لا نبی بعدی۔

امام اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے زمانے میں ایک مدعی نبوت نے کہا مجھے مہلت دو کہ کوئی نشانی دکھاؤں امام ہمام نے فرمایا جو اس سے نشانی مانگے گا کافر ہو جائے گا کہ وہ اس مانگنے کے سبب مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ارشاد قطعی و متواتر ضروری دینی کی تکذیب کرتا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

فتاوٰی ہندیہ

(نص ۴۳ تا ۴۷) فتاوٰی خلاصہ و فصول عمادیہ و جامع الفصولین و فتاوٰی ہندیہ وغیرہا میں ہے واللفظ للعمادی قال انا رسول اللہ اوقال بالفارسیۃ من پیغمبرم یرید بہ من پیغام می برم یکفر ولوانہ حین قال ھٰذہ المقالۃ طلب غیرہ منہ المعجزۃ قیل یکفر الطالب والمتأخرون من المشائخ قالوا ان کان غرض الطالب تعجیزہ وافتضاحہ لا یکفر۔

یعنی اگر کوئی شخص کہے میں اللہ کا رسول ہوں یا فارسی میں کہے میں پیغمبر ہوں کافر

ہوجائے گا اگرچہ مراد یہ لے کہ یہ کسی کا پیغام پہنچانے والا ایلچی ہوں اور اگر اس کہنے والے سے کوئی معجزہ مانگے تو کہا گیا یہ بھی مطلقاً کافر ہے اور مشائخ متاخرین نے فرمایا اگر اسے عاجز و رسوا کرنے کی غرض سے معجزہ طلب کیا تو کافر نہ ہوگا ورنہ ختم ہیں شک لانے کے سبب یہ بھی کافر ہوجائے گا۔

(نص ۸) اعلام بقواطع الاسلام میں ہے واضح

اعلام بقواطع الاسلام تکفیر مدعی النبوۃ ویظھر کفر من طلب منہ معجزۃ لانہ بطلبہ لہا منہ مجوز لصدقہ مع استحالتہ المعلومۃ من الدین بالضرورۃ نعم ان اراد بذلك تسفیہ وبیان کذبہ فلا کفر۔

مدعی نبوت کی تکفیر تو خود ہی روشن ہے اور جو اس سے معجزہ مانگے اس کا بھی کفر ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اس مانگنے ہیں اس مدعی کا صدق محتمل مان رہا ہے حالانکہ دین متین سے بالضرورۃ معلوم ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد دوسرا نبی ممکن نہیں ہاں اگر اس طلب سے اُسے احمق بنانا اس کا جھوٹ ظاہر کرنا مقصود ہو تو کفر نہیں۔

(نص ۹ ۱۰۰) اسی میں ہے و من ذلك (ای المکفرات) ایضا تکذیب نبی او نسبۃ تعمد کذب الیہ او محاربتہ اوسبہ اوالاستخفاف و مثل ذلك کما قال الحلیمی ما لوتمنی فی زمن نبینا او بعدہ ان لوکان نبیا فیکفر فی جمیع ذلك والظاھر انہ لا فرق بین تمنی ذلك باللسان اوالقلب اھ مختصرا۔

انھیں باتوں میں جو معاذ اللہ آدمی کو کافر کردیتی ہیں کسی نبی کو جھٹلانا یا اس کی طرف قصداً جھوٹ بولنے کی نسبت کرنا یا نبی سے لڑنا یا اُسے برا کہنا اس کی شان میں گستاخی کا مرتکب ہونا اور بتصریح امام حلیمی انھیں کفریات کی مثل ہے ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے ہیں یا حضور کے بعد کسی شخص کا تمنا کرنا کہ کسی طرح سے نبی ہوجاتا، ان صورتوں میں کافر ہوجائے گا اور ظاہر یہ ہے کہ اس میں کچھ فرق نہیں وہ تمنا زبان سے یا صرف دل میں۔ سبحان اللہ جب مجرد تمنا پر کافر ہوتا ہے تو کسی کی نسبت ادعائے نبوت کس درجہ کا کفر خبیث ہوگا والعیاذ باللہ رب العلمین۔

(نص ۱۱ تا ۱۴) یتیمۃ الدہر پھر ہندیہ میں بعض ائمہ حنفیہ سے اور اشباہ والنظائر وغیرہا میں ہے:

واللفظ لہا اذا لم یعرف ان محمدا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اٰخر الانبیا فلیس بمسلم لانہ من الضروریات۔

جب نہ پہچانے کہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تمام انبیا علیہم الصلاۃ والسلام سے پچھلے نبی ہیں تو مسلمان نہیں کہ یہ ضروریات دین سے ہے۔

مولٰی سبحٰنہ وتعالٰی ہزاران ہزار جزا ہائے خیر وکرم ورضوان اتم کرامت

طائفہ قاسمیہ فرمائے ہمارے علمائے کرام کو اُن سے کس نے کہہ دیا تھا کہ صدہا برس بعد وہابیہ میں ایک طائفہ طائفہ قاسمیہ ہونے والا ہے کہ اگرچہ براہ نفاق وفریب کہ عوام مسلمین بھڑک نہ جائیں بظاہر لفظ خاتم النبیین کا اقرار کرے گا مگر اس کے معنے آخر الانبیاء ہونے سے صاف انکار کرے گا اس معنی کو خیال عوام و ناقابل مدح قرار دے گا۔ اسی دن کے لیے اُن اجلہ کرام نے لفظ اشہر واعرف ومکتوب فی المصحف اعنی خاتم النبیین کے عوض مسئلہ بلفظ آخر الانبیاء تحریر فرمایا کہ جو حضور کو سب سے پچھلا نبی نہ مانے مسلمان نہیں یعنی ختم نبوت اسی معنی پر داخل ضروریات دین ہے۔ یہی مراد رب العٰلمین ہے اسی ضروری دین وارشاد الہ العالمین کو یہ گمراہ معاذ اللہ عامی خیال بتاتے ہیں مہمل ومختل ٹھہراتے ہیں قاتلھم اللہ انی یوفکون بحمد اللہ یہ کرامت علمائے کرام امت ہے فجزاھم اللہ المثوبات الفاخرۃ و نفعنا ببرکاتھم فی الدنیا والاٰخرۃ اٰمین۔

تاتارخانیہ پھر عالمگیریہ میں ہے:

فتاوٰی تاتارخانیہ رجل قال لاٰخر من فرشتہ توام فی موضع کذا اعینک علی امرک فقد قیل انہ لا یکفر وکذا اذا قال مطلقا انا ملک بخلاف ما اذا قال انا نبی۔

یعنی ایک نے دوسرے سے کہا میں تیرا فرشتہ ہوں فلاں جگہ تیرے کام میں مدد کروں گا اس پر تو بعض نے بیشک کہا کافر نہ ہوگا یونہیں اگر مطلقا کہا میں فرشتہ ہوں فلاں جگہ تیرے کام میں مدد کروں گا اس پر تو بعض نے بے شک کہا کافر نہ ہوگا یونہیں اگر مطلقا کہا میں فرشتہ ہوں

بخلاف دعوت نبوت کہ بالاجماع کفر ہے یہ حکم عام ہے کہ مدعی زمانۂ اقدس میں ہو مثل ابن صیاد و مسیلمہ و اسود خواہ بعد کما تقدم وسیاتی ۔

شفا قاضی عیاض شفا شریف امام قاضی عیاض مالکی اور اس کی شرح نسیم الریاض للعلامۃ الشہاب الخفاجی میں ہے ،

(وکذلک یکفر من ادعی نبوۃ احد مع نبینا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) ای فی زمنہ کمسیلمۃ الکذاب والاسود العنسی (او) ادعی (نبوۃ احد بعدہ) فانہ خاتم النبیین بنص القرآن والحدیث فہذا تکذیب اللہ ورسولہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم (کالعیسویۃ) وہم طائفۃ (من الیہود) نسبوا لعیسی بن اسحٰق الیہودی ادعی النبوۃ فی زمن مروان الحمار وتبعہ کثیر من الیہود (وکان من مذہبہ تجویز حدوث النبوۃ بعد نبینا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) (وکاکثر الرافضۃ القائلین بمشارکۃ علی فی الرسالۃ للنبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وبعدہ کالبزیغیۃ والبیانیۃ منہم) وہم اکفر من النصاری واشد ضررا منہم لانہم بحسب الصورۃ مسلمون ویلتبس امرہم علی العوام (فہؤلاء) کلہم (کفار مکذبون للنبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لانہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اخبر انہ خاتم النبیین وانہ ارسل کافۃ للناس واجمعت الامۃ علی ان ہذا الکلام علی ظاہرہ وان مفہومہ المراد منہ دون تاویل ولا تخصیص فلا شک فی کفر ہؤلاء الطوائف کلہا قطعا اجماعا وسمعا) اھ مختصرا ۔

یعنی اسی طرح وہ بھی کافر ہے جو ہمارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے زمانے میں کسی کی نبوت کا ادعا کرے جیسے مسیلمہ کذاب و اسود عنسی یا حضور کے بعد کسی کی نبوت مانے اس لیے کہ قرآن وحدیث میں حضور کے خاتم النبیین ہونے کی تصریح ہے تو یہ شخص اللہ ورسول کو جھٹلاتا ہے جل جلالہ وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جیسے یہود کا ایک طائفہ عیسویہ کہ عیسٰی بن اسحٰق یہودی کی طرف منسوب ہے ۔ اس نے مروان الحمار کے زمانے میں ادعائے نبوت کیا تھا اور بہت یہود اس کے تابع ہو گئے ۔ اس کا مذہب تھا کہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بعد نئی نبوت

ممکن ہے اور جیسے بہت رافضی کہ مولیٰ علی کو رسالت میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شریک اور حضور کے بعد انھیں نبی کہتے ہیں اور جیسے رافضیوں کے دو فرقے بزیغیہ و بیانیہ ان لوگوں کا کفر نصاریٰ سے بڑھ کر ہے اور ان سے زائد ان کا ضرر کہ بہ صورت ہیں مسلمان ہیں ان سے عوام دھوکے میں پڑ جاتے ہیں یہ سب کے سب کفار ہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرنے والے اس لیے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی کہ حضور خاتم النبیین ہیں اور خبر دی کہ حضور کے بعد کوئی نبی نہیں اور اپنے رب عزوجل سے خبر دی کہ وہ حضور کو خاتم النبیین اور تمام جہان کی طرف رسول بتاتا ہے اور امت نے اجماع کیا کہ یہ آیات و احادیث اپنے معنے ظاہر پر ہیں جو کچھ ان سے مفہوم ہوتا ہے خدا اور رسول کی یہی مراد ہے نہ ان میں کچھ تاویل ہے نہ تخصیص تو کچھ شک نہیں کہ یہ سب طائفے بحکم اجماع امت و بحکم حدیث و آیت بالیقین کافر ہیں۔

منکران ختم نبوّت کے فرقے الحمد للہ اس کلام رشید نے ولید پلید و روافض پلید و تناسخیہ جدید و امیریہ طرید کسی مردود و عنید کا تسمہ نہ لگا رکھا واللہ الحجۃ السامیہ۔ یہ فقرے آب زر سے لکھنے کے ہیں کہ ان خبیثوں کا کفر یہود و نصاریٰ سے بدتر اور کھلے کافروں سے انکار زائد ضرر والعیاذ باللہ العزیز الاکبر۔

مجمع الانہر وجیز امام کردری و مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر میں ہے:

اما الایمان بسیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فیجب بانہ رسولنا فی الحال وخاتم الانبیاء والرسل فاذا آمن بانہ رسول و لم یؤمن بانہ خاتم الانبیاء لا یکون مؤمنا۔

---

[1] اسی طرح طائفہ مرزائیہ متبعان غلام قادیانی کہ سب سے تازہ ہے یہ بھی مرزا کو مرسل من اللہ کہتا ہے اور خود مرزا اپنے اوپر وحی اترنے کا مدعی ہے اپنے کلام کو کلام الٰہی و منزل من اللہ بتاتا ہے اور اس کے رسالہ (ایک غلطی کا ازالہ) سے منقول کہ اس میں صراحۃً اپنے آپ کو نبی بلکہ بہت انبیاء سے افضل لکھا ہے اس بارے میں ابھی چند روز ہوئے امرتسر سے سوال آیا تھا جس پر حضرت مصنف علامہ مدظلہ نے مدلل و مفصل فتویٰ تحریر فرمایا جس کا حسن بیان دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے جس کا نام السوء والعقاب ہے۔ واللہ الحمد۔ حشمی عنہ مصحح۔ یہ فتویٰ اسی کتاب کے آخر میں دیا جا رہا ہے۔

ہمارے مولیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر یوں ایمان لانا فرض ہے کہ حضور اب بھی ہمارے رسول ہیں (نہ یہ کہ معاذ اللہ بعد وصال شریف حضور رسول نہ رہے یا حضور کے بعد اب اور کوئی ہمارا رسول ہو گیا) اور ایمان لانا فرض ہے کہ حضور تمام انبیا و مرسلین کے خاتم ہیں اگر حضور کے رسول ہونے پر ایمان لایا اور خاتم الانبیا ہونے پر ایمان نہ لایا تو مسلمان نہ ہوگا۔

یہاں رسالت پر ایمان مجازاً "بنظر صورت بحسب ادعائے قائل بولا گیا ورنہ جو ختم نبوت پر ایمان نہ لایا قطعاً حضور کی رسالت ہی پر ایمان نہ لایا کہ رسول جانتا تو حضور جو کچھ اپنے رب جل جلالہ کے پاس سے لائے سب پر ایمان لاتا کما تقدم فی کلام الامام النور پشتی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

علّامہ یوسف اردبیلی امام علامہ یوسف اردبیلی شافعی کتاب الانوار میں فرماتے ہیں:
من ادعی النبوۃ فی زماننا او صدق مدعیا لھا او اعتقد نبیا فی زمانہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم او قبلہ من لم یکن نبیا کفر اھ ملخصا۔

جو ہمارے زمانے میں نبوت کا مدعی ہو یا دوسرے کسی مدعی کی تصدیق کرے یا حضور کے زمانے میں کسی کو نبی مانے یا حضور سے پہلے کسی غیر کو نبی جانے کافر ہو جائے۔

امام غزالی امام حجۃ الاسلام محمد محمد محمد غزالی کتاب الاقتصاد میں فرماتے ہیں:
ان الامۃ فھمت من ھذا اللفظ انہ افھم عدم نبی بعدہ ابدا و عدم رسول بعدہ ابدا و انہ لیس فیہ تاویل و لا تخصیص و من اولہ بتخصیص فکلامہ من انواع الھذیان لا یمنع الحکم بتکفیرہ لانہ مکذب لھذا النص الذی اجمعت الامۃ علی انہ غیر مؤول و لا مخصوص۔

یعنی تمام امت محمدیہ صاحبہا وعلیہا الصلاۃ والتحیۃ نے لفظ خاتم النبیین سے یہی سمجھا کہ وہ بتاتا ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کبھی کوئی نبی نہ ہوگا حضور کے بعد کبھی کوئی رسول نہ ہوگا اور تمام امت نے یہی مانا کہ اس لفظ میں نہ کوئی تاویل ہے کہ آخر النبیین

کے سوا خاتم النبیین کے کچھ اور معنی گڑھے نہ اس عموم میں کچھ تخصیص ہے کہ حضور کے ختم نبوت کو کسی زمانے یا زمین کے کسی طبقے سے خاص کیجیے اور جو اس میں تاویل و تخصیص کو راہ دے اس کی بات جنون یا نشے یا سرسام میں بہکنے بڑانے بکنے کے قبیل سے ہے اسے کافر کہنے سے کچھ ممانعت نہیں کہ وُہ آیت قرآن کی تکذیب کر رہا ہے جس میں اصلاً تاویل و تخصیص نہ ہونے پر امت مرحومہ کا اجماع ہو چکا ہے بحمد اللہ یہ عبارت بھی مثل عبارت شفا و نسیم تمام طوائف جدیدہ قاسمیہ و امیریہ خذلہم اللہ تعالیٰ کے ہذیانات کا رد جلیل و جلی ہے آٹھ آٹھ سو برس بعد آنے والے کافروں کا رد فرما گئے یہ ائمہ دین کی کرامت منجلی ہے۔

غنیۃ الطالبین شریف میں عقائد ملعونہ غلاۃ روافض کے بیان میں فرمایا:

غنیۃ الطالبین ادعت ایضا ان علیا نبی الی قولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لعنہم اللہ وملئکتہ وسائر خلقہ الی یوم الدین وقلع واباد خضراء ھم ولا جعل منہم فی الارض دیارا فانہم بالغوا فی غلوھم ومرضوا علی الکفر وترکوا الاسلام وفارقوا الایمان وجحدوا الالہ والرسل والتنزیل فنعوذ باللہ ممن ذھب الی ھذہ المقالۃ۔

یعنی غالی رافضیوں کا یہ دعویٰ بھی ہے کہ مولیٰ علی نبی ہیں اللہ اور اس کے فرشتے اور تمام مخلوق قیامت تک ان رافضیوں پر لعنت کریں اللہ ان کے درخت کی جڑ اکھیڑ کر پھینک دے تباہ کر دے زمین پر ان میں سے کوئی بسنے والا نہ رکھے کہ انھوں نے اپنا غلو حد سے گزار دیا کفر پر جم گئے اسلام چھوڑ بیٹھے ایمان سے جُدا ہُوئے اللہ و رسول و قرآن سب کے منکر ہو گئے ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اس سے جو ایسا مذہب رکھے الحمد للہ اللہ عزوجل نے یہ دعائے کریم مستجاب فرمائی غرابیہ وغیرہا ملعون طوائف کا نشان نہ رہا اب جو اس دارالفتن ہندپُر محن کی زمین میں فتنوں کی بوچھار کی گندہ بہاریں دو ایک حشرات الارض کہیں کہیں تازہ نکل پڑے وہ بھی بحمد اللہ تعالیٰ جلد جلد اپنے مقر سقر کو پہنچ گئے ایاب آدھ کہیں باقی ہو تو وہ بھی قہر الٰہی سے الم نہلک الاولین ۝ ثم نتبعھم الاٰخرین ۝ کذٰلک نفعل بالمجرمین ۝ کا منتظر ہے۔

تحفہ شرح منہاج میں ہے:

تحفہ شرح منہاج او کذب رسولا او نبیا او نقصه بای منقص کأن صغرا سمه مریدا تحقیره او جوز نبوة احد بعد وجود نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم وعیسیٰ علیه الصلاۃ والسلام نبی قبل فلا یرد۔

یعنی کافر ہے جو کسی نبی کی تکذیب کرے یا کسی طرح اس کی شان گھٹائے مثلاً بہ نیت توہین اس کا نام چھوٹا کر کے لے یا ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد کسی کی نبوت ممکن مانے اور عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام تو حضور کی تشریف آوری سے پہلے نبی ہو چکے اُن سے اعتراض وارد نہ ہوگا۔

عارف باللہ علامہ عبد الغنی نابلسی شرح الفرائد میں فرماتے ہیں:

شرح فرائد فساد مذهبهم غنی عن البیان بشهادة العیان کیف وهو یؤدی الی تجویز مع نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم او بعده و ذلك یستلزم تکذیب القرآن اذ قد نص علی انه خاتم النبیین و آخر المرسلین وفی السنة انا العاقب لا نبی بعدی واجمعت الامة علی ابقاء هذا الکلام علی ظاهره وهذا احدی المسائل المشهورة التی کفرنا بها الفلاسفة لعنهم اللہ تعالیٰ۔

فلاسفہ نے کہا تھا کہ نبوت کسب سے مل سکتی ہے آدمی ریاضتیں مجاہدے کرنے سے پا سکتا ہے۔ اس کے رد میں فرماتے ہیں کہ ان کے مذہب کا بطلان محتاج بیان نہیں آنکھوں دیکھا باطل ہے اور کیوں نہ ہو اس کے نتیجے میں ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں یا حضور کے بعد کسی نبی کا امکان نکلے گا اور یہ تکذیب قرآن کو مستلزم ہے قرآن عظیم نص فرما چکا کہ حضور خاتم النبیین و آخر المرسلین ہیں اور حدیث میں ہے میں پچھلا نبی ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور امت کا اجماع ہے کہ یہ کلام اسی معنے پر ہے جو اس کے ظاہر سے سمجھ میں آتے ہیں یہ ان مشہور مسئلوں میں سے ہے جن کے سبب ہم اہل اسلام نے فلاسفہ کو کافر کہا اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرے۔

نقل هذین خاتم المحققین معین الحق المبین السیف المسلول مولانا

فضل الرسول قدس سرہٗ فی المعتقد المنتقد۔

مواہب شریف مواہب شریف آخر نوع ثالث مقصد سادس میں امام ابن حبان صاحب صحیح مسمی بالتقاسیم والانواع سے نقل فرمایا:

من ذهب الی ان النبوة مکتسبة لا تنقطع او الی ان الولی افضل من النبی فهو زندیق الی اٰخره۔

جو اس طرف جائے کہ نبوت کسب سے مل سکتی ہے ختم نہ ہوگی یا کسی ولی کو کسی نبی سے افضل بتائے وہ زندیق بے دین ملحد دہریا ہے۔ علامہ زرقانی نے اس کی دلیل میں فرمایا:

لتکذیب القراٰن وخاتم النبیین۔

یہ شخص اس وجہ سے کافر ہوا کہ قرآن عظیم و ختم نبوت کی تکذیب کرتا ہے۔

امام نسفی بحر الکلام امام نسفی پھر تفسیر روح البیان میں ہے:

صنف من الروافض قالوا ان الارض لا تخلو من نبی والنبوة صارت میراثا لعلی واولاده وقال اهل السنة والجماعة لا نبی بعد نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم لقوله تعالیٰ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وقوله صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم لا نبی بعدی ومن قال بعد نبینا نبی یکفر لانه انکر النص وکذلك لو شك فیه اھ ببعض اختصار۔

رافضیوں کا ایک طائفہ کہتا ہے زمین نبی سے خالی نہیں ہوتی اور نبوت مولیٰ علی اور ان کی اولاد کے لیے میراث ہوگئی ہے اور اہل سنّت وجماعت نے فرمایا ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہاں خدا کے رسول ہیں اور سب انبیا میں پچھلے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں میرے بعد کوئی نبی نہیں تو جو حضور کے بعد کسی کو نبی مانے کافر ہے کہ قرآن عظیم ونص صریح کا منکر ہے یوہیں جسے ختم نبوت میں کچھ شک ہو وہ بھی کافر ہے۔

تمہید ابوشکور سالمی تمہید ابوشکور سالمی میں ہے:

قالت الروافض ان العالم لا یکون خالیا من النبی قط وھذا کفر لان اللہ تعالیٰ قال وخاتم النبیین ومن ادعی النبوۃ فی زماننا فانہ یصیر کافرا ومن طلب منہ المعجزات فانہ یصیر کافرا لانہ شك فی النص ویجب الاعتقاد بانہ ما کان لاحد شرکۃ فی النبوۃ لمحمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بخلاف ما قالت الروافض ان علیا کان شریکا لمحمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی النبوۃ وھذا منہم کفر۔

رافضی کہتے ہیں دنیا نبی سے خالی نہ ہوگی اور یہ کفر ہے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے وخاتم النبیین اب جو دعوی نبوت کرے کافر ہے اور جو اس سے معجزہ مانگے وہ بھی کافر کہ اسے ارشاد الٰہی میں شک پیدا ہوا جب تو معجزہ مانگا اور اس کا اعتقاد فرض ہے کہ کوئی شخص نبوت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شریک نہ تھا بخلاف روافض کے کہ مولیٰ علی کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ شریکِ نبوت مانتے ہیں اور یہ ان کا کفر ہے۔

مولانا عبد العلی بحر العلوم ملک العلماء مولانا عبد العلی محمد شرح سلم میں فرماتے ہیں:

"محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین والابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ افضل الاصحاب والاولیاء وھاتان القضیتان مما یطلب بالبرھان فی علم الکلام والیقین المتعلق بھما یقین ثابت ضروری باق الی الابد ولیس الحکم فیھما علی امر کلی یجوز العقل تناول ھذا الحکم لغیر ھذین الشخصین والانکار ھذا مکابرۃ وکفر" محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام اولیاء سے افضل ہیں اور ان دونوں باتوں پر دلیل قطعی علم عقائد میں مذکور ہے اور ان پر یقین وہ جما ہوا ضروری یقین ہے جو ابد الآباد تک باقی رہے گا اور یہ خاتم النبیین اور افضل الانبیاء ہونا کسی امر کلی کے لیے ثابت نہیں کیا ہے کہ عقل ان دونوں ذات پاک کے سوا کسی اور کے لیے اس کا ثبوت ممکن مانے اور اس کا انکار ہٹ دھرمی اور کفر ہے۔

فیہ لف و نشر بالقلب یعنی صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے افضل الاولیاء ہونے سے

انکار قرآن وسنت واجماع امت کے ساتھ مکابرہ ہے اور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے خاتم الانبیا ہونے سے انکار کفر والعیاذ باللہ رب العلمین۔

امام احمد قسطلانی امام احمد قسطلانی مواہب لدنیہ مقصد سابع فصل اول پھر علامہ عبدالغنی نابلسی حدیقہ ندیہ باب اول فصل ثانی میں فرماتے ہیں:

العلم اللدنی نوعان لدنی رحمانی ولدنی شیطانی والمحك هو الوحی ولا وحی بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم واما قصة موسٰی مع الخضر علیہما الصلاۃ والسلام فالتعلق بہا فی تجویز الاستغناء عن الوحی بالعلم اللدنی الحاد وکفر مخرج عن الاسلام موجب لاراقة الدم والفرق ان موسٰی علیہ الصلاۃ والسلام لم یکن مبعوثا الی الخضر ولم یکن الخضر مامورا بمتابعته ومحمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم الی جمیع الثقلین فرسالته عامة للجن والانس فی کل زمان فمن ادعی انه مع محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کالخضر مع موسٰی علیہما الصلاۃ والسلام اوجوز ذلك لاحد من الامة فلیجدد اسلامه ولیشهد شهادة الحق فانه مفارق لدین الاسلام بالکلیة فضلا عن ان یکون من خاصة اولیاء اللہ تعالٰی وانما ھو من اولیاء الشیطٰن وخلفائه ونوابه فی الضلال والاضلال والعلم اللدنی الرحمانی ھو ثمرة العبودیه والمتابعة لهذا النبی الکریم علیه ازکی الصلاۃ واتم التسلیم وبه یحصل الفهم فی الکتاب والسنة بامر یختص به صاحبه کما قال علی رضی اللہ تعالٰی عنه امیر المومنین وقد سئل کما فی الصحیح وسنن النسائی هل خصکم رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بشیء دون الناس کما تزعم الشیعة فقال لا الا فهما یؤتیه اللہ عبدا فی کتابه اھ مختصرا مزید اما بین الهلالین من شرح العلامة الزرقانی۔

یعنی علم لدنی دو قسم ہے رحمانی اور شیطانی [illegible] معیار وحی ہے کہ جو اس کے مطابق ہے رحمانی ہے اور جو اس کے خلاف ہے شیطانی ہے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد وحی نہیں کہ کوئی کہے میرا یہ علم وحی جدید کے مطابق ہے) رہا خضر و موسیٰ علیہما الصلاۃ والسلام کا قصہ دکہ خضر کے پاس وہ علم لدنی تھا جو موسیٰ علیہما الصلاۃ والسلام کو معلوم نہ تھا) اسے یہاں دستاویز بناکر علم لدنی کے سبب وحی کی پرواہ نہ رکھنا نری بے دینی وکفر ہے ۔ اسلام سے نکال دینے والی بات ہے جس کے قائل کا قتل واجب اور فرق یہ ہے کہ موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام حضرت خضر کی طرف مبعوث نہ تھے نہ خضر کو ان کی پیروی کا حکم دکہ وہ تو خاص بنی اسرائیل کی طرف بھیجے گئے تھے کان النبی یبعث الی قومہ خاصۃ) اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام جن وانس (بلکہ تمام ماسوائے اللہ) کی طرف مبعوث ہیں (وارسلت الی الخلق کافۃ) تو حضور کی رسالت ہر زمانے میں سب جن وانس کو شامل ہے تو جو مدعی ہو کہ وہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نتھے یا امت میں کسی کے لیے یہ مرتبہ ممکن مانے وہ نئے سرے سے مسلمان ہو کہ اس قول کے باعث کافر ہو گیا مسلمان ہونے کے لیے کلمۂ شہادت پڑھے کہ وہ دین اسلام سے یک لخت جدا ہو گیا چہ جائے آنکہ اللہ عزوجل کے خاص اولیا سے ہو وہ تو شیطان کا ولی اور گمراہی وگمراہ گری میں ابلیس کا خلیفہ ونائب ہے علم لدنی رحمانی بندگی خدا و پیروی محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پھل ہے جس سے قرآن وحدیث میں ایک خاص سمجھ حاصل ہو جاتی ہے جس طرح صحیح بخاری وسنن نسائی میں ہے کہ امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے سوال ہوا کہ تم اہلبیت کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی خاص شے ایسی عطا فرمائی ہے جو اور لوگوں کو نہ دی جیسا رافضی گمان کرتے ہیں فرمایا نہ ۔ مگر وہ سمجھ جو اللہ عزوجل نے اپنے بندوں کو قرآن عزیز میں عطا فرمائی رزقنا اللہ تعالیٰ بمنہ والائہ بفضل رحمتہ باولیائہ وصلی وسلم علیٰ خاتم انبیائہ محمد وآلہ وصحبہ واحبائہ آمین ۔

سید کفریہ عقیدہ نہیں رکھ سکتا

ولید پلید خواہ کوئی پلید ختم نبوت کا ہر منکر عنید صراحۃً جاحد ہو یا تاویل کا مرید مطلقاً نفی کرے یا تخصیص بعید امیری قاسمی مشہدی مرید رافضی غالی وہابی شدید ۔ سب صریح کافر مرتد طرید علیہم لعنۃ العزیز الحمید اور جو کافر ہو وہ قطعاً سید نہیں ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انہ لیس من اھلک انہ عمل غیر صالح تو اسے سید کہنا جائز ۔

منافق کو سیّد نہ کہو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:
لا تقولوا للمنافق سید فانہ ان یکن سیدا فقد اسخطتم ربکم عزوجل۔
منافق کو سیّد نہ کہو کہ اگر وہ تمہارا سیّد ہو تو بیشک تم پر تمہارے رب عزوجل کا غضب ہو
رواہ ابوداود والنسائی بسند صحیح عن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت حاکم کے لفظ یہ ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:
اذا قال الرجل للمنافق یا سید فقد اغضب ربہ عزوجل جو کسی منافق کو اے سیّد کہے اُس نے اپنے رب عزوجل کا غضب اپنے اوپر لیا والعیاذ باللہ رب العلمین۔
پھر یہی نہیں کہ یہاں صرف اطلاق لفظ سے ممانعت شرعی اور نسب سیادت کا انتفائے حکمی ہو جاتا بلکہ واقع میں کافر اس نسل طیب وطاہر سے تھا ہی نہیں اگرچہ سید بنتا اور لوگوں میں براہ غلط سیّد کہلاتا ہو ائمۂ دین اولیائے کاملین علمائے عاملین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تصریح فرماتے ہیں کہ سادات کرام بحمد اللہ تعالیٰ خباثت کفر سے محفوظ و مصئون ہیں جو واقعی سیّد ہے اس سے کبھی کفر واقع نہ ہوگا قال اللہ تعالیٰ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا ٥ اللہ یہی چاہتا ہے کہ تم سے نجاست دور رکھے اے نبی کے گھر والو اور تمہیں خوب پاک کردے ستھرا کرکے۔
تمام فوائد اور بزار و ابویعلیٰ مسند اور طبرانی کبیر اور حاکم بافادہ تصحیح مستدرک میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:
ان فاطمۃ احصنت فحرمھا اللہ وذریتھا علی النار۔
بیشک فاطمہ نے اپنی حرمت نگاہ رکھی تو اللہ عزوجل نے اُسے اور اُس کی ساری نسل کو آگ پر حرام کردیا۔

اہلبیت سے کوئی بھی جہنمی نہیں ابوالقاسم بن بشران اپنے امالی میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

سالت ربی ان لا یدخل احدا من اھل بیتی النار فاعطانیھا میں نے اپنے رب عزوجل سے سوال کیا کہ میرے اہل بیت سے کسی کو دوزخ میں نہ ڈالے اس نے میری یہ مراد عطا فرمائی۔

اہلبیت عذاب سے بری ہیں

طبرانی بسند صحیح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے حضرت بتول رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا ان اللہ تعالیٰ غیر معذبك ولا ولدك۔ بیشک اللہ تعالیٰ نہ تجھے عذاب فرمائے گا نہ تیری اولاد کو۔

حضرت فاطمہ کی وجہ تسمیہ

ابن عساکر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: انما سمیت فاطمۃ لان اللہ فطمھا و ذریتھا عن النار یوم القیٰمۃ۔ فاطمہ اس لیے نام ہوا کہ اللہ عزوجل نے اُسے اور اس کی نسل کو روزِ قیامت آگ سے محفوظ فرمادیا۔

اہلبیت آگ میں نہیں جا سکتے

قرطبی آیہ کریمہ ولسوف یعطیك ربك فترضیٰ ○ کی تفسیر میں حضرت ترجمان القرآن رضی اللہ تعالے عنہ سے ناقل کہ انھوں نے فرمایا:

رضا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان لا یدخل احد من اھل بیتہ النار

یعنی اللہ عزوجل نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے راضی کر دینے کا وعدہ فرمایا اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا اس میں ہے کہ اُن کے اہل بیت سے کوئی دوزخ میں نہ جائے۔

نار دو قسم کی ہے نار تطہیر کہ مومن عاصی جس کا مستحق ہو اور نار خلود کافر کے لیے سب اہلبیت کرام ہیں حضرت امیر المومنین مرتضٰے و حضرت بتول زہرا و حضرت سید مجتبیٰ و حضرت شہید کربلا صلی اللہ تعالیٰ علی سیدہم وعلیہم وبارک وسلم تو بالقطع والیقین ہر قسم سے ہمیشہ ہمیشہ محفوظ ہیں اس پر تو

---

[1] افادہ الھیثمی فی الصواعق حیث قال جاء بسند رواتہ ثقات انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لفاطمۃ فذکرہ ۱۲ منہ

اجماع قائم اور نصوص متواترہ حاکم باقی نسل کریم تا قیام قیامت کے حق میں اگر بفضلہ تعالیٰ مطلق دخول سے محفوظی لیجیے اور یہی ظاہر لفظ سے متبادر اور اسی طرف کلمات اہل تحقیق ناظر جب تو مراد بہت ظاہر اور منع خلود مقصود جب بھی نفی کفر پر دلالت موجود۔

شرح المواہب للعلامۃ الزرقانی میں زیر حدیث مذکور انما سمیت فاطمہ ھی فاما ھی وابناھا فالمنع مطلق واما من عداھم فالممنوع عنھم نارا لخلود وان اللہ تعالیٰ علیہ وعلیھا وسلم اما ما رواہ ابو نعیم والخطیب ان علیا الرضا بن موسٰی الکاظم ابن جعفر الصادق سئل عن حدیث ان فاطمۃ احصنت فقال خاص بالحسن و الحسین وما نقلہ الاخباریون عنہ من توبیخہ لاخیہ زید حین خرج علی المامون وقولہ اغرک قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان فاطمۃ احصنت الحدیث ان ھذا لمن خرج من بطنھا لا لی ولا لک فھٰذا من باب التواضع وعدم الاغترار بالمناقب وان کثرت کما کان الصحابۃ المقطوع لھم بالجنۃ علی غایۃ من الخوف والمراقبۃ والا فلفظ الذریۃ لا یختص بمن خرج من بطنھا فی لسان العرب ومن ذریتہ داؤد وسلیمٰن الایہ وبینھم وبینہ قرون کثیرۃ فلا یرید ذلک مثل علی الرضا مع فصاحتہ ومعرفتہ لغۃ العرب علی ان التقلید بالطائع یبطل خصوصیۃ ذریتھا ومحبیھا الا ان یقال للہ تعذیب الطائع فالخصوصیۃ ان لا یعذبہ اکراما لھا واللہ اعلم اھ مختصرا ورأیتنی کتبت علی ھامش قولہ الا ان یقال ما نصہ۔

اقول ولا یجدی فان الوقوع ممنوع باجماع اھل السنۃ واما الامکان فثابت عند من یقول بہ الی خلاف ائمتنا الماتریدیۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھم فانھم یحیلونہ وقد تکلمت فی مسئلۃ علی ھامش فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت لبحر العلوم بما یکفی ویشفی فانی اجدنی فیھا ارکن وامیل الی قول ساداتنا الاشعریۃ رحمھم اللہ تعالیٰ ورحمنا بھم جمیعا واللہ اعلم بالصواب فی کل باب۔

فتاوٰی حدیثیہ امام ابن حجر مکی میں ہے: اذا تقرر ذلک فمن علمت نسبتہ الی آل البیت النبوی والسر العلوی لا یخرجہ عن ذلک عظیم جنایتہ ولا عدم دیانتہ وصیانتہ

ومن ثم قال بعض المحققين ما مثال الشريف الزانی او الشارب او السارق مثلا اذا اقمنا علیہ الحد الا کامیر او سلطان تلطخت رجلاہ بقذر فغسلہ عنہما بعض خدمہ ولقد برفی ہٰذا المثال وحقق ولنیأمل قول الناس فی امثالہم الولد العاق لا یحرم المیراث نعم الکفر ان فرض وقوعہ لاحد من اہل البیت والعیاذ باللہ تعالیٰ ہو الذی یقطع النسبۃ بین من وقع منہ وبین شرفہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انما قلنا ان فرض لانی اکاد ان اجزم ان حقیقۃ الکفر لا تقع ممن علم اتصال نسبہ الصحیح بتلك البضعۃ الکریمۃ حاشاہم اللہ عن ذلك وقد احال بعضہم وقوع نحو الزنا واللواط ممن علم شرفہ فما ظنك بالکفر۔

شیخ اکبر اور اہل بیت

امام الطریقۃ لسان الحقیقۃ شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتوحات مکیہ باب ۲۹ میں فرماتے ہیں:

لما کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عبدا محضا قد طہرہ اللہ واہل بیتہ تطہیرا واذہب عنہم الرجس وہو کل ما یشینہم فہم المطہرون بل ہم عین الطہارۃ فہٰذہ الاٰیۃ تدل علی ان اللہ تعالیٰ قد شرك اہل البیت مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی قولہ تعالیٰ لیغفرلك اللہ ما تقدم من ذنبك وما تاخر وای وسخ وقذر من الذنوب فطہر اللہ سبحانہ نبیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ بالمغفرۃ مما ہو ذنب بالنسبۃ الینا فدخل الشرفاء اولاد فاطمۃ کلہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم ومن ہو من اہل البیت مثل سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی یوم القیٰمۃ فی حکم ہذہ الاٰیۃ من الغفران الی اٰخر ما افاد واجاد وتتمہ کلام طویل نفیس جلیل فعلیك بہ رزقنا اللہ العمل بما یحبہ ویرضاہ اٰمین۔

بدعقیدہ سیّد؟

اگر کہیے بعض کٹر نیچری بشمار اشد غالی رافضی بہت سے ملحد جھوٹے صوفی کچھ ہفت خانم شش مثل والے وہابی غرض بکثرت کفار کہ صراحۃً منکرین ضروریات دین ہیں سیّد کہلاتے میر فلاں لکھے جاتے ہیں۔

اور نے کہا ... سے واقفیت تک ہزاروں منزل ہیں نسب میں اگرچہ شہرت پہ

"قناعت والناس امناء علی انسابھم مگر جب خلاف پر دلیل قائم ہو تو شہرت بے دلیل نامقبول وعلیل اور خود اس کے کفر سے بڑھ کر نفی سیادت پر اور کیا دلیل درکار کافر نجس ہے قال تعالیٰ انما المشرکون نجس اور سادات کرام طیب و طاہر قال تعالیٰ و یطھرکم تطھیرا اور نجس و طاہر باہم متباین ہیں کہ ایک شے پر معاً ان کا صدق محال جب علمائے کرام تصریح فرما چکے کہ سید صحیح النسب سے کفر واقع نہ ہوگا اور یہ شخص صراحۃً کافر تو اس کا سید صحیح النسب نہ ہونا ضرورۃً ظاہر اب اگر اس نسب کریم سے انتساب پر کوئی سند معتمد نہ رکھتا ہو تو امر آسان ہے ہزاروں اپنی اغراض فاسدہ سے براہ دعوے سید بن بیٹھے ع

غلہ تا ارزاں شود امسال سیدمی شوم

رافضی سیّد رافضی صاحبوں کے یہاں تو یہ بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ آج ایک رذیل سا رذیل دوسرے شہر میں جا کر رفض اختیار کرے کل ہی میر صاحب کا تمغا پالے تو فلاں کا فر سے کیا دور ہے کہ خود بن بیٹھا ہو یا اس کے باپ دادا میں کسی نے ادعائے سیادت کیا اور جب سے یوہیں مشہور چلا آتا ہو اور اگر بالفرض کوئی سند بھی ہو تو اسی پر کیا دلیل ہے کہ یہ اسی خاندان کا ہے جس کی نسبت پر شہادت نامہ ہے علامہ محمد بن علی صبان مصری اسعاف الراغبین فی سیرۃ المصطفیٰ وفضائل اہل بیت الطاہرین میں فرماتے ہیں:

ومن این تحقق ذلک لقیام احتمال زوال بعض النساء وکذب بعض الاصول فی الانتساب۔

یہ وجوہ ہیں ورنہ حاشا ثم ہزار ہزار حاشا للہ نہ بطن پاک حضرت بتول زہرا میں معاذ اللہ کفر و کافری کی گنجائش نہ جسم اطہر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کوئی پارہ کتنی ہی بعد پر عیاذاً باللہ دخول نار کے لائق۔ الحمد للہ یہ دو دلیل جلیل واجب التعویل

الحمد للہ یہ دو دلیل جلیل واجب التعویل ہیں کہ کوئی عقیدہ کفریہ رکھنے والا رافضی وہابی متصوف نیچری ہرگز سید صحیح النسب نہیں۔

دلیل اوّل تین قیاس پر مشتمل :

۱۔ یہ شخص کافر ہے اور ہر کافر نجس۔ نتیجہ : یہ شخص نجس ہے۔

۲۔ ہر سید صحیح النسب طاہر ہے اور کوئی طاہر نجس نہیں۔ نتیجہ : کوئی سید صحیح النسب نجس نہیں۔

۳۔ اب یہ دونوں نتیجے ضم کیجیے یہ شخص نجس ہے اور کوئی سید صحیح النسب نجس نہیں۔
نتیجہ : یہ شخص سید صحیح النسب نہیں۔

قیاس اوّل کا صغریٰ مفروض اور کبریٰ منصوص اور دوم کا صغریٰ منصوص اور کبریٰ بدیہی تو نتیجہ قطعی۔

دلیل دوم قیاس مرکب یہ بھی تین قیاسوں کو متضمن یہ شخص کافر ہے اور ہر کافر مستحق نار۔

نتیجہ : یہ شخص مستحق نار ہے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم اقدس کا کوئی پارہ مستحق نار نہیں۔

نتیجہ : یہ شخص نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم اقدس کا پارہ نہیں اور ہر سید صحیح النسب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم اقدس کا پارہ ہے۔
نتیجہ : یہ شخص سید صحیح النسب نہیں۔

پہلا کبریٰ منصوص قرآن اور دوسرے کا شاہد ہر مومن کا ایمان اور تیسرا عقلاً و فقہاً واضح البیان۔

والحمد للہ الکریم المنان والصلاۃ والسلام الاتمان الاکملان علی سیدنا ومولانا سید الانس والجان خاتم النبیین بنص الفرقان وعلیٰ اٰلہ وصحبہ وتابعیہم باحسان وعلینا معھم یا اللہ یا رحمٰن اٰمین اٰمین یا رؤف یاحنان سبحٰنک اللھم وبحمدک اشھد ان لا الٰہ الا انت استغفرک و اتوب الیک واللہ سبحٰنہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
کتبہ
عفی عنہ بمحمدن المصطفےٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری ۱۳۰۱ھ

عبد المصطفیٰ احمد رضا خاں

تقریظ جناب مولانا شیخ احمد مکی مدرس مکہ معظمہ دام مجدہ

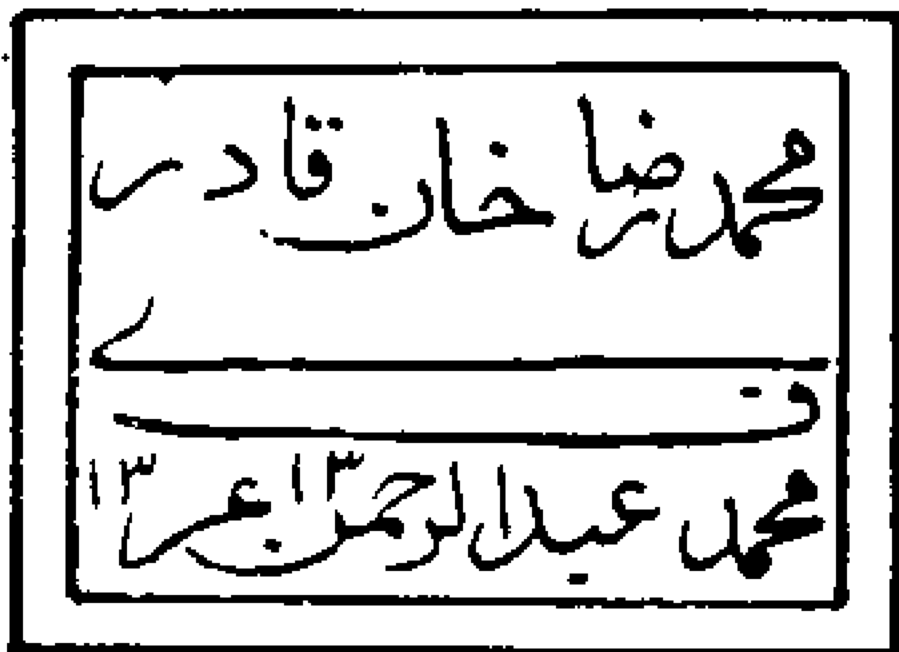
الحمد لله الذی جعلنا من ذوی العقول ومنحنا بالرضا والقبول نسأله الصلاة والسلام کما ینبغی لجلال عظمة قدر نبینا وسیدنا محمد صلی الله تعالی علیه وسلم خاتم الانبیاء وسید کل رسول اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریك له المنزه عن الکذب والافول والصلاة والسلام علی سیدنا محمد خاتم انبیائه واشرف رسله المبعوث الی کافة الخلق والی الاسود والاحمر هو الشافع المشفع فی المحشر صلی الله تعالی علیه وعلی اله واصحابه المصابیح الغرر وعلی الائمة المجتهدین الی یوم الیقین اما بعد فقد نورت جفنی باثمد هذا الجواب فیا طرب من جواب اصاب لا یأتیه الباطل من بین یدیه ولا من خلفه بل هدایة مهداة الی الحق والصواب وکیف لا وهو للبحر الطمطام والحبر الفهام قدوة الفقهاء والمحدثین وزبدة الکملاء والمفسرین ریاض البلغاء المتکلمین ومرکز الفصحاء الماهرین جامع المتون وشارح الفنون التقی النقی نعمان الزمان مولانا الحاج الحافظ القاری الشیخ احمد رضا خان لا زالت شموس افاضته علی العلمین مشرقه وسمصام اجوبته لاعناق الملحدین قاطعه جزاه الله عنا وعن المسلمین خیر الجزاء وجمع الله شمله مع الاوتاد والنجباء فلعمری ان هذا الجواب لا یقبله الا ذو قلب سلیم ولا یخوض فیه بالباطل الا الملحد الزندیق الرجیم کما قیل ؎

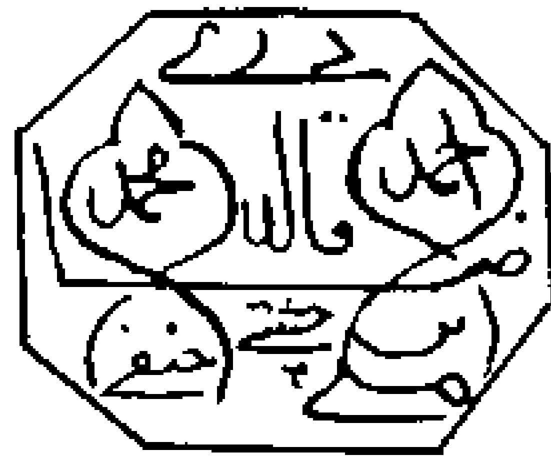
الحمد لله ان الحق قد ظهرا   الا علی اکمه لا یعرف القمرا

من فاضل نال من ابائہ الشرفا — اروی سحاب نداہ الجن والبشرا

والحق ان من یضلل اللہ فلا ھادی لہ ومن یھدہ فلا مضل لہ اللّٰھم اجعلنا متصفین بالافعال کما جعلتنا واصفین بالاقوال وارضنا وارض عنا بجاہ سیدنا محمد والآل واحفظنا عن زیغ الزائغین ومن ھمزات الشیاطین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین نمقہ ببنانہ الراجی عفو ربہ الحنفی الباری احمد المکی الچشتی الصابری الامدادی المدرس بالمدرسۃ الاحمدیۃ الواقعۃ فی مکۃ المحمیۃ سنہ ۱۳۱۷ھ









فتوےٰ دربارۂ خاتم النبیین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقل فتوائے علمائے کرام شہر بدایوں

—— سوال ——

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص اپنا

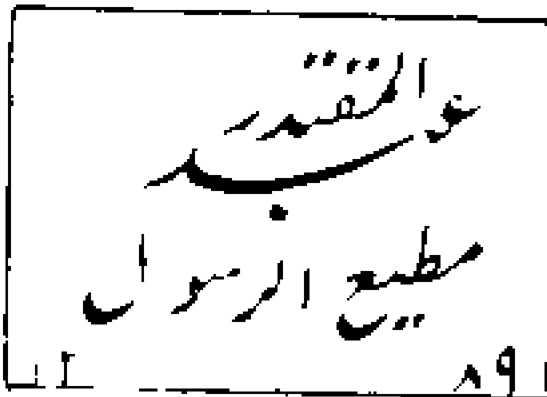
عقیدہ بایں طور رکھتا ہے کہ حضرات علی و فاطمہ و حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو انبیا و رسول کہنا ثابت ہے اور اپنے زعم میں اس کا ثبوت حدیثوں سے بتاتا ہے اور ان حضرات اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مرتبہ قرآن مجید کے برابر ہے ایسا عقیدہ رکھنے والا مسلمان سنت و جماعت اولیاء کاملین سے ہے یا رافضی غالی کافر اولیائے شیاطین سے ہے بینوا توجروا۔

الجواب واللہ الملہم للصواب

حضرات اہل بیت کرام کو جو انبیا و رسل کہتا ہے یہ قول اس کا مستلزم کفر صریح ہے اور ادعا اس کے ثبوت کا احادیث سے کذب محض ہے۔ ایسا عقیدہ رکھنے والا ہرگز اہل سنت اور اولیائے کاملین میں سے نہیں ہو سکتا ہے بلکہ بموجب تصریحات کتب عقائد و فقہ و حدیث کے کافر و اولیاء شیاطین سے ہے چنانکہ تصریح اس کی عامہ کتب میں مانند معتمد علامہ تورپشتی و شفاء قاضی عیاض و زواجر ابن حجر و فتاویٰ عالمگیری میں موجود ہے فقط واللہ اعلم

صح الجواب
حررہ الفقیر عبد القادر عفی عنہ

المجیب مصیب
کتبہ محمد عبد القیوم القادری



نقل فتوائے علمائے لاہور و حیدر آباد دکن و دہلی و کانپور

الجواب وھو الموفق للصواب

مندرجہ بالا عقیدہ اہل سنت و جماعت کا نہیں ہے جناب رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عالم ظہور میں تشریف لانے کے بعد کسی اور شخص کو خواہ وہ کوئی ہی ہو یا اناث ہیں از سر نو نبوت کا منصب نہیں دیا گیا اور نہ رسالت کا جو شخص حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عالم ظہور میں تشریف لانے کے بعد کسی اور کے لیے از سر نو منصب نبوت اور رسالت دیے جانے کا یا اس پر تبلیغی وحی و الہام یقینی کے نازل ہونے کا قائل اور معتقد ہو وہ نہ صرف دائرۂ اہلسنت و جماعت سے علیحدہ بلکہ دائرہ اسلام سے خارج ہے قال القاضی عیاض فی کتابہ الشفا فی تعریف حقوق المصطفیٰ وکذلک من ادعی نبوۃ احد مع نبینا علیہ

الصلاۃ والسلام اوبعدہ کالعیسویۃ من الیہود القائلین بتخصیص رسالتہ الی العرب وکالخرمیۃ القائلین بمشارکۃ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی الرسالۃ للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وکذٰلک کل امام عند ھٰؤلاء یقوم مقامہ فی النبوۃ والحجۃ والبزیغیۃ والبیانیۃ منھم القائلین بنبوۃ بزیغ وبیان واشباہ ھٰؤلاء ومن ادعی النبوۃ لنفسہ اوجوز اکتسابھا والبلوغ بصفاء القلب الی مرتبتھا کالفلاسفۃ وغلاۃ المتصوفۃ و کذٰلک من ادعی انہ یوحی الیہ و ان لم یدع النبوۃ اوانہ یصعد الی السماء ویدخل الجنۃ ویاکل من اثمارھا ویعانق الحور العین فھٰؤلاء کلھم کفار مکذبون للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لانہ اخبر انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ولا نبی بعدہ واخبر عن اللہ تعالیٰ انہ علیہ السلام خاتم النبیین وانہ ارسل کافۃ للناس واجمعت الامۃ علی حمل ھٰذا الکلام علی ظاھرہ وان مفھومہ المراد بہ دون تاویل ولا تخصیص فلا شک فی کفر ھٰؤلاء الطوائف کلھا قطعا اجماعا وسمعا۔ ص۳۶۲

شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کتاب تحفہ اثنا عشریہ میں فرماتے ہیں:

"عقیدہ ہفتم آنکہ آنجناب خاتم النبیین ست لا نبی بعدہٗ جمیع فرق اسلامیہ بہمیں قائل اند الاچند فرقہ از شیعہ مثل خطابیہ ومعمریہ ومنصوریہ واسحاقیہ و مفضلیہ وسبعیہ کہ بے پردہ مخالفت ایں عقیدہ دارند" ص۱۸۱

لیکن اس میں شک نہیں کہ حضرت علی وحضرت زہرا وحضرات حسنین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے محامد وفضائل سے کتب حدیث بھری ہوئی ہیں اور ان کی جناب میں کسی قسم کی سوء ادبی کا خیال بھی سخت باعث وبال ونکال ہے قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لعلی کرم اللہ وجھہ انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی متفق علیہ مشکوٰۃ شریف ص۵۵۶ عن ام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یحب علیا منافق ولا یبغضہ مؤمن رواہ احمد والترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب اسنادا مشکوٰۃ شریف ص۵۵۶ وعن المسور بن المخرمۃ ان رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال فاطمة بضعة منی فمن اغضبها اغضبنی وفی روایة یریبنی ماارابها ویؤذینی ما اذاها متفق علیہ مشکوٰۃ شریف ص ٥٦٨ وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الحسن والحسین سیدا شباب اهل الجنة رواه الترمذی مشکوٰۃ شریف ص ٥٦٢ وعن زید بن ارقم ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لعلی وفاطمة والحسن والحسین انا حرب لمن حاربهم وسلم لمن سالمهم رواه الترمذی مشکوٰۃ شریف ص ٥٦١ عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دعانی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال ان فیک من عیسیٰ مثلا ابغضته الیهود حتی بهتوا امه واحبته النصاری حتی انزلوه بالمنزل الذی لیس به الا وانه یهلک فی اثنان محب یقرضنی بما لیس فی ومبغض یحمله شنانی علی ان یبهتنی الا انی لست بنبی ولا یوحی الی ولکنی اعمل بکتاب اللہ وسنة نبیه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما استطعت فما امرتکم من طاعة اللہ فحق علیکم طاعتی فیما احببتم وکرهتم مسند امام احمد ج ۱ ص ۱۶۰ ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

کتبہ العبد المذنب المفتی محمد عبد اللہ عفی عنہ

الجواب صحیح
عبد اللہ مدرس ثانی مدرسہ نعمانیہ لاہور

الجواب صحیح
محمد اسمٰعیل عفی عنہ مدرس اول مدرسہ حمیدیہ بیرون انارکلی

الجواب صحیح
غلام احمد مدرس اول مدرسہ نعمانیہ لاہور

الجواب صحیح
غلام محمد دوم مدرس حمیدیہ

الجواب صحیح
محمد ذاکر بگوی مدرس اول مدرسہ حمیدیہ

الجواب صحیح
فقیر غلام محمد بگوی عفی عنہ امام مسجد شاہی لاہور

ہذا الجواب صحیح
محمد حسین عفی عنہ

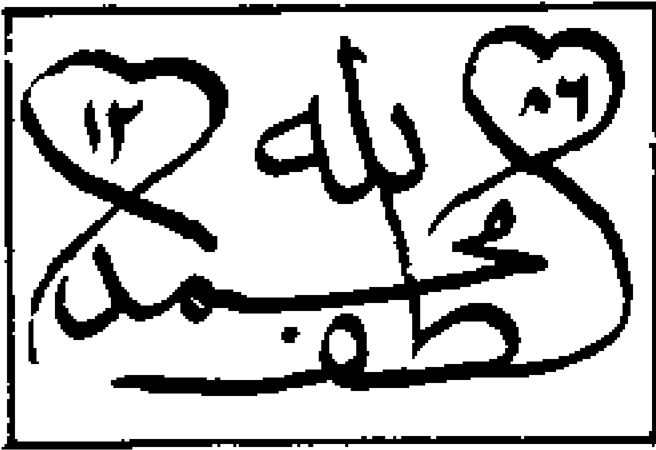
الجواب صحیح
محمد عبد الرشید بدایونی عفا اللہ عنہ

الجواب صحیح
قاضی نور الحسن معین ناظم انجمن مستشار العلما لاہور

الجواب صحیح
کتبہ القاضی ظہور الدین احمد عفا اللہ عنہ

الجواب صحیح
احمد حسن عفی عنہ کانپوری استاذ قاضی سراج الدین پالن پوری

اصاب من اجاب




مہرِ استاذ الاستاذ قاضی سراج الدین پالن پوری

الجواب صحیح

ابو محمد عبدالحق عفی عنہ مصنف تفسیر حقانی   ھوالموفق

ان حضرات رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے انبیا و رسول ہونے کا اعتقاد رکھنے والا کافر ہے۔

تفسیر ابوسعود میں ہے:

لان معنی کونہ خاتم النبیین انہ لا ینبأ احد بعدہ انتھی واللہ اعلم و علمہ احکم۔ حررہ الراجی عفو ربہ الوحید ابو الحامد محمد عبدالحمید غفر اللہ ذنوبہ وستر عیوبہ ۳/۷ ۵ ۲۰ رجب

فتوٰے علمائے پانی پت ودستخط مصنف انوار ساطعہ

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے: ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور حدیث نبوی میں ہے لا نبی بعدی۔ اس آیت و حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت رسول مقبول محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم الانبیا ہیں آپ کے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہونے کا اور یہی عقیدہ اہل سنت وجماعت کا ہے جس شخص کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت علی وحضرت فاطمہ اور حضرت امام حسن وحضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی پیغمبری حدیث سے ثابت ہے وہ بالکل جھوٹا ہے اس بات کا کہیں قرآن وحدیث میں ذکر نہیں ہے جس شخص کا سوال میں ذکر ہے وہ تو رافضیوں سے بھی بڑھا ہوا ہے اور نص قرآنی کا منکر جو ہو وہ کافر ہے فقط واللہ اعلم بالصواب۔

کتبہ العبد المذنب عبدالسلام عفی عنہ انصاری نہم جمادی الثانی ۱۳۱۷ھ یوم دوشنبہ

صح الجواب بلا ارتیاب
حررہ عبدالسمیع انصاری

عبدالسمیع عفی عنہ

الجواب صحیح ورای المجیب نجیح
محمد یحیی ۱۳۱۲

قال مولانا ابو شکور سلمی فی التمہید کلام الروافض مختلفۃ فبعضہ یکون کفر وبعضہ لا فلو قال ان علیا کان الٰہا نزل من السماء کفر وقال بعضہم بانہ شریک لمحمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی النبوۃ وقال بعضہم النبوۃ کانت لعلی وجبرئیل اخطاء ومنہم من قال ان علیا کان من الرسول فہذا کلہ کفر انتہی خلاصہ ترجمہ عبارت مذکورہ کا یہ ہے کہ جس شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ حضرت علی خدا ہیں نازل آسمان سے ہوئے ہیں یا وہ شریک ہوئے ہیں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوۃ میں یا نبوۃ تھی واسطے علی کے لیکن جبریل نے خطا کی یا علی افضل ہیں رسول سے یہ تمام کفر ہے پس جس شخص کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت علی وغیرہ رسالت اور نبوۃ میں شریک ہیں وہ اہلسنت وجماعت نہیں ہے بلکہ وہ اس فرقہ رافضی غالیہ میں سے ہے کہ جن کو صاحب تمہید نے ذکر کیا ہے فقط محمد خلیل اللہ عفا عنہ ۵ اجمادی الثانی ۱۳۱۲ھ یوم جمعہ -

محمد خلیل اللہ

فتوائے سہارن پور

جو شخص حضرات علی وفاطمہ وحسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو انبیا ورسل کہتا ہے اور یہ عقیدہ رکھتا ہے کافر ہے کیونکہ حق تعالیٰ قرآن شریف میں مصرح ارشاد فرماتا ہے ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین تو جس شخص نے ان حضرات کو بھی نبی ورسول کہا وہ اس آیت شریفہ کا منکر ہوا اور آیت قرآنی کا منکر کافر ہوتا ہے اور نیز جس طرح نبی اور رسول پر شرعا ایمان لانا فرض ہے اسی طرح غیر نبی ورسول کی نبوت ورسالت پر ایمان لانا کفر ہے اور شیعہ کے نزدیک بھی تو ان حضرات کو نبی اور رسول کہنا جائز نہیں ہے چنانچہ روایات شیعہ کی اصح الکتب اصول کافی وغیرہ میں موجود ہیں لہذا یہ شخص اثنا عشری روافض میں بھی نہ ہوا بلکہ یہ شخص غالی رافضی اور کافر ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم - حررہ خلیل احمد عفی عنہ مدرس اول مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور

(۲) اور یہ عقیدہ کہ حضرات موصوفین کا مرتبہ قرآن مجید کے برابر ہے فاسد ہے اس کا منشا بھی وہی ہے کہ اُن کو معصوم اعتقاد کر رکھا ہے حالانکہ یہ حضرات معصوم نہیں ہیں اور قرآن مجید کا حکم قطعی ہے علاوہ اس کے کلام الٰہی خدائے تعالیٰ کی صفت ہے اور یہ حضرات مخلوق ہیں مخلوق کا مرتبہ خالق اور اس کی صفت کے برابر نہیں ہو سکتا اور یہ حضرات تو قرآن مجید کے اتباع کے مکلّف و مامور ہیں اور ظاہر ہے کہ تابع متبوع کے برابر نہیں ہو سکتا ہے فقط

حررہ خلیل احمد مدرس اول مدرسۂ مظاہر علوم سہارنپور

المجیب مصیب حضرت علی و فاطمہ و حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو انبیا کہنا اور اعتقاد رکھنا کفر صریح ہے اور قرآن مجید کے برابر سمجھنا ضلالت ہے جیسا کہ مجیب نے مدلل ثابت فرمایا۔

خلیل الرحمٰن خلف مولانا احمد علی محدث سہارنپوری

صح الجواب — صدیق احمد عفا اللہ عنہ
الجواب صحیح — عنایت الٰہی عفا اللہ عنہ
صحیح — ثابت علی عفی عنہ
الجواب صحیح والمجیب نجیح — محمد رحم الٰہی عفی عنہ

فتوائے دیوبند

ایسا اعتقاد رکھنے والا مسلمان سنی نہیں بلکہ روافض سے بھی بدتر ملحد و بد دین ہے کیونکہ یہ انکار ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے سے قال اللہ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی پیغمبر ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوتے جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے مگر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرما دیا ہے کہ لا نبی بعدی پس رسول و نبی کہنا کسی کو بعد آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے الحاد و کفر ہے اعاذنا اللہ تعالیٰ منہ فقط واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم۔ کتبہ عزیز الرحمٰن عفی عنہ دیوبندی

الجواب صحیح — بندہ محمود عفی عنہ
الجواب صحیح — محمد منفعت علی مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند

(مہر: العزیز الرحمٰن و توکل علی ۱۳۰۷)

(مہر: محمد منفعت علی ۱۳۱۵)

فتوائے گنگوہ

جس شخص کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرات علی و فاطمہ و حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم انبیا و مرسلین ہیں اور ان کا نبی کہنا ثابت ہے وہ شخص کافر ہے کیونکہ وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا منکر ہے، جس کا ثبوت نصوص قطعیہ قرآن و حدیث سے ہے قرآن شریف میں حق تعالیٰ فرماتا ہے ما کان محمد ابا احد من رجالکم و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین اور ایک حدیث میں جس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے آیا ہے وختم بی الرسل دوسری مسلم کی حدیث میں وختم بی النبیون اور ایک روایت میں آیا ہے لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب اور ایک حدیث میں آیا ہے و انا العاقب والعاقب الذی لیس بعدہ نبی پس ایسا عقیدہ رکھنے والا یقیناً کافر ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ الاحقر رشید احمد عفی عنہ گنگوہی



تمت بالخیر

مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت کی تردید

السوء العقاب
علی
المسیح الکذاب

—— تصنیف لطیف ——

اعلیحضرت عالم اہل سنت قامع بدعت مجدد مائتہ حاضرہ

امام ملت طاہرہ مولانا الحاج الشاہ احمد رضا خاں بریلوی

قدس سرہ

مکتبہ نبویہ — گنج بخش روڈ — لاہور



مسئلہ از امرتسر کٹڑہ گربا سنگھ کوچہ ٹنڈا شاہ مرسلہ جناب مولینا مولوی محمد عبد الغنی صاحب واعظ ۱۲ ربیع الآخر شریف ۱۳۲۰ ہجری۔

مستفتی نے ظاہر کیا کہ ایک شخص نے درانحالیکہ مسلمان تھا ایک مسلمہ سے نکاح کیا زوجین عرصہ تک باہم معاشرت کرتے رہے اولاد بھی ہوئی اب کسی قدر عرصہ سے شخص مذکور مرزا قادیانی کے مریدوں میں منسلک ہوکر صبغ عقائد کفریہ مرزائیہ سے مصطبغ ہوکر علی رؤس الاشہاد ضروریات دین سے انکار کرتا رہتا ہے سو مطلوب حسن الاظہار یہ ہے کہ شخص مذکور شرعاً مرتد ہوچکا اور اس کی منکوحہ اس کی زوجیت سے علیحدہ ہوچکی اور منکوحہ مذکورہ کا کل مہر معجل و مؤجل مرتد مذکور کے ذمہ ہے اولاد صغار اپنے والد مرتد کی ولایت سے نکل چکی یا نہ۔ بینوا توجروا۔

خلاصہ جوابات امرتسر

۱۔ شخص مذکور بباعث آنکہ ہم عقیدہ مرزا کا ہے جو باتفاق علماء دین کافر ہے مرتد ہوچکا منکوحہ زوجیت سے علیحدہ ہوچکی کل مہر بذمہ مرتد واجب الادا ہوچکا مرتد کو اپنی ولایت صغار پر ولایت نہیں ابو محمد زبیر غلام رسول الحنفی القاسمی عفی عنہ۔

۲۔ شک نہیں کہ مرزا قادیانی اپنے آپ کو رسول اللہ نبی کہتا ہے اور اس کے مرید اس کو نبی مرسل جانتے ہیں اور دعوے نبوت کا بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بالاجماع کفر ہے جب اس ماننے کا ارتداد ثابت ہوا پس مسلمہ ایسے شخص کے نکاح سے خارج ہوتی ہے عورت کو مہر ملنا ضروری ہے اور اولاد کی ولایت بھی ماں کا حق عبد الجبار بن عبد اللہ الغزنوی۔

۳ - لا یشك فی ارتداد من نسب المسمریزم الذی ھو من اقسام السحر الی الانبیاء علیھم السلام واھان روح اللہ عیسی بن مریم علیھما السلام وادعی النبوۃ وغیرھا من الکفریات کالمرزا فنکاح المسلمۃ لا شك فی فسخہ لکن لہا المہر والاولاد الصغار۔ ابوالحسن غلام مصطفیٰ عفی عنہ۔

۴ - شک نہیں کہ مرزا کے معتقدات کا معتقد مرتد ہے نکاح منفسخ ہوا اولاد عورت کو دی جائیگی عورت کامل مہر لے سکتی ہے۔ ابو محمد یوسف غلام محی الدین عفی عنہ۔

۵ - انچہ علمائے کرام از عرب و ہند پنجاب در تکفیر مرزا قادیانی و معتقدان وے فتویٰ دادہ اند ثابت و صحیح ست قادیانی خود رانبی و مرسل یزدانی قرار میدہد توہین و تحقیر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام و انکار معجزات شیوۂ اوست کہ از تحریراتش پر ظاہر ست (نقل عبارات ازالہ کہ از رسائل مرزاست) احقر عباد اللہ العلی و اعظ محمد عبد الغنی۔

۶ - احقر العباد خدا بخش امام مسجد شیخ خیر الدین۔

۷ - شک نہیں کہ مرزا قادیانی مدعی نبوت و رسالت ہے (نقل عبارات کثیرہ ازالہ وغیرہا تحریرات مرزا) پس ایسا شخص کافر تو کیا میرا وجدان یہی کہتا ہے کہ اس کو خدا پر بھی ایمان نہیں۔ ابو الوفا ثناء اللہ کفاہ اللہ مصنف تفسیر ثنائی امرت سری۔

۸ - قادیانی کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو ضروریاتِ دین سے انکار ہے نیز دعویٰ رسالت کا بھی چنانچہ (ایک غلطی کا ازالہ) میں اس نے صراحۃً لکھا ہے کہ میں رسول ہوں لہٰذا غلام احمد اور اس کے معتقدین بھی کافر بلکہ اکفر ہوئے۔ مرتد کا نکاح فسخ ہوجاتا ہے۔ اولاد صغار والد کے حق سے نکل جاتی ہے۔ پس مرزائی مرتد سے اولاد لے لینی چاہیے اور مہر معجل اور مؤجل لے کر عورت کو اس سے علیحدہ کرنا چاہیے۔ ابو تراب محمد عبد الحق امرت سر بازار صابونیاں۔

۹ - مرزائی مرتد ہیں اور انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے منکر معجزات کو مسمریزم تحریر کیا ہے۔ مرزا کافر ہے۔ مرزا سے جو دوست ہو یا اس کے دوست سے دوست وہ بھی کافر مرتد ہے صاحبزادہ صاحب سید ظہور الحسن قادری فاضلی سجادہ نشین حضرات سادات

جیلانی بٹالہ شریف۔

۱۰۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد نبوت و رسالت کا دعویٰ اور ضروریاتِ دین کا انکار بے شک موجبِ کفر و ارتداد ہے ایسے شخص پر قادیانی ہو یا غیر مرتدوں کے احکام جاری ہوں گے۔ نور احمد عفی عنہ۔

مراسلت حامی سنت جناب مولانا مولوی محمد عبد الغنی صاحب باسم سامی حضرت عالم سنت دام ظلہم العالی

بخدمت شریف جناب فیض مآب قامع فساد و بدعات دافع جہالت و ضلالات مفخر العلماء الحنفیہ قاطع اصول الفرقۃ الضالۃ النجدیہ مولانا مولوی محمد احمد رضا خاں صاحب متعنا اللہ بعلمہ تحفہ تحیات و تسلیمات مسنونہ رسانیدہ مکشوف ضمیر مہر انجلا آنکہ چوں در بلاد از مدت مدیدہ بہ ظہور دجال کذاب قادیانی فتنہ و فساد برخاست است بموجب حکم آزادگی بہ ہیچ صورتے در جنگ علماء آں دہری راہزن دین اسلام می آید اکنوں ایں واقعہ در خانہ یک شخص حنفی شد کہ زنے مسلمہ در عقد شخصے بودہ آں مرد مرزائی گرد بد زن مذکورہ از وے ایں کفر ہا شنیدہ گریز نمودہ بخانہ پدر رسید لہٰذا برائے آں و برائے سد آیندہ و تنبیہ مرزائیاں فتوی بنا طبع کردہ آید امید کہ آں حضرت ہم مہر و دستخط شریف خود مزین فرمایند کہ باعثِ افتخار باشد نیز از ندوہ کدام مولوی غلام محمد ہوشیار پوری وارد امرتسر از مدت دو ماہ شدہ است فتوے بدا نزد وے فرستادم مشار الیہ دستخط نمود و گفت اگر دریں فتوے دستخط کنم ندوہ از من بیزار شود خاکش بدہن ازیں جہت مردمان بلدہ را بسیار بدظنی در حق ندوہ میشود زیادہ چہ نوشتہ آید جزاکم اللہ عن الاسلام والمسلمین۔

الملتمس بندہ کثیر المعاصی واعظ محمد عبد الغنی از امرتسر کٹڑہ کربا سنگھ کوچہ ٹنڈا شدہ۔

فتوائے حضرت مجدد المأۃ الحاضرہ امام اہل سنت مولانا احمد رضا خاں مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلاۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ وعلی آلہ وصحبہ

المکرمین عندہ رب انی اعوذ بك من ھمزت الشیٰطین واعوذبك رب ان یحضرون ۔ اللہ عزوجل دین حق پر استقامت عطا فرمائے اور ہر ضلال و وبال و نکال سے بچائے ۔ قادیانی مرزا کا اپنے آپ کو مسیح و مثل مسیح کہنا تو شہرۂ آفاق ہے اور بحکم آنکہ ع

عیب وے جملہ بگفتی ہنرش نیز بگو

فقیر کو بھی اس دعوے سے اتفاق ہے ۔ مرزا کے مسیح و مثل مسیح ہونے میں اصلاً شک نہیں مگر لا واللہ نہ مسیح کلمۃ اللہ علیہ صلوات اللہ بلکہ مسیح دجال علیہ اللعن والنکال پہلے اس ادعائے کاذب کی نسبت سہارنپور سے سوال آیا تھا جس کا ایک مبسوط جواب ولدا عز فاضل نوجوان مولوی حامد رضا خان محمد حفظہ اللہ تعالیٰ نے لکھا اور بنام تاریخی الصارم الربانی علیٰ اسراف القادیانی مسمیٰ کیا یہ رسالہ حامی سنن ماحی فتن ندوہ شکن ندوی فگن مکرمنا فاضی عبدالوحید صاحب حنفی فردوسی صین عن الفتن نے اپنے رسالۂ مبارکہ تحفۂ حنفیہ میں کہ عظیم آباد سے ماہوار شایع ہوتا ہے طبع فرمادیا بحمد اللہ تعالیٰ اس شہر میں مرزا کا فتنہ نہ آیا اور عزوجل قادر ہے کہ کبھی نہ لائے اس کی تحریرات یہاں نہیں ملتیں مجیب سفتم نے جو اقوال ملعونہ اس کی کتابوں سے بہ نشان صفحات نقل کیے مثیل مسیح ہونے کے ادعا کو شناعت ونجاست میں ان سے کچھ نسبت نہیں ان میں صاف صاف انکار ضروریات دین اور بوجوہ کثیرہ کفر و ارتداد مبین ہے فقیر ان میں سے بعض کی اجمالی تفصیل کرے ۔

کفر اوّل مرزا کا ایک رسالہ ہے جس کا نام ازالۂ اوہام ہے اس کے صفحہ ۶۷۳ پر لکھا ہے میں احمد ہوں جو آیت مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد میں مراد ہے آیۂ کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ سیدنا مسیح ربانی عیسیٰ بن مریم روح اللہ علیہما الصلوٰۃ والسلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا کہ مجھے اللہ عزوجل نے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے توریت کی تصدیق کرتا اور اس رسول کی خوشخبری سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لانیوالا ہے جس کا نام پاک احمد ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ازالہ کے قول ملعون مذکور میں صراحۃً ادعا ہوا کہ وہ رسول پاک جن کی جلوہ افروزی کا مژدہ حضرت مسیح لائے معاذ اللہ مرزا قادیانی ہے ۔

توضیح مرام طبع ثانی صـ ۹ پر لکھتا ہے کہ میں محدث ہوں اور محدَّث بھی ایک معنی سے

کفر دوم نبی ہوتا ہے۔

دافع البلا مطبوعہ ریاض ہند ص ۹ پر لکھتا ہے: سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان

کفر سوم میں اپنا رسول بھیجا۔

مجیب پنجم نے نقل کیا وزیر میگو یدکہ خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں اس عاجز کا نام

کفر چہارم امتی بھی رکھا ہے اور نبی بھی۔ ان اقوال خبیثہ میں اولاً کلام الٰہی کے معنی میں صریح

تحریف کی کہ معاذ اللہ آیہ کریمہ میں یہ شخص مراد ہے نہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثانیاً

نبی اللہ و رسول اللہ و کلمۃ اللہ عیسیٰ روح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر افترا کیا کہ وہ اس کی

بشارت دینے کو اپنا تشریف لانا بیان فرماتے تھے ثالثاً اللہ عزوجل پر افترا کیا کہ اس نے

عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس شخص کی بشارت دینے کے لیے بھیجا اور اللہ عزوجل

فرماتا ہے:

ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون ○

(بیشک جو لوگ اللہ عزوجل پر جھوٹ بہتان اٹھاتے ہیں فلاح نہ پائیں گے۔)

---

[1] لا الٰہ الا اللہ لقد کذب عدو اللہ ایہا المسلمون سید المحدثین امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں کہ انہیں کے واسطے حدیث محدثین آئی انہیں کے محدث ہیں ہم نے اس پر اطلاع پائی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قد کان فیما مضی قبلکم من الامم اناس محدثون فان یکن فی امتی منہم احد فانہ عمر بن الخطاب اگلی امتوں میں کچھ لوگ محدث ہوتے تھے یعنی فراست صادقہ و الہام حق والے اگر میری امت میں ان میں سے کوئی ہوگا تو وہ عمر ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ رواہ احمد و البخاری عن ابی ہریرۃ و احمد و مسلم و الترمذی و النسائی عن ام المومنین الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فاروق اعظم جنہوں نے نبوت سے کوئی حصہ نہ پایا ہے ارشاد آیا لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب اگر میرے بعد کوئی نبی ہو سکتا تو عمر ہوتا رواہ احمد و الترمذی و الحاکم عن عقبہ بن عامر والطبرانی فی الکبیر عن عصمۃ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما اگر یہ جناب کا محدث حادث کہ حقیقۃً نہ محدث ہے نہ محدث یہ ضرور ایک معنی پر نبی ہو گیا الا لعنۃ اللہ علی الکذبین والعیاذ باللہ رب العلمین۔

اور فرماتا ہے :

انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون ٥

(ایسے افترا وہی باندھتے ہیں جو بے ایمان کافر ہیں)

رابعاً اپنی گھڑی ہوئی کتاب براہین غلامیہ کو اللہ عزوجل کا کلام ٹھہرایا کہ خدائے تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں یوں فرمایا ہے اور اللہ عزوجل فرماتا ہے :

فویل للذین یکتبون الکتب بایدیھم ثم یقولون ھذا من عند اللہ لیشتروا بہ ثمناً قلیلا فویل لھم مما کتبت ایدیھم وویل لھم مما یکسبون ٥

(خرابی ہے ان کے لیے جو اپنے ہاتھوں کتاب لکھیں پھر کہہ دیں یہ اللہ کے پاس سے ہے تاکہ اس کے بدلے کچھ ذلیل قیمت حاصل کریں سو خرابی ہے ان کے لیے ان کے ہاتھوں کے لکھے سے اور خرابی ہے اُن کے لیے اس کمائی سے)

ان سب سے قطع نظر ان کلمات ملعونہ میں صراحۃً اپنے لیے نبوت و رسالت کا ادعائے قبیح ہے اور وہ باجماع قطعی کفر صریح ہے فقیر نے رسالہ جزاء اللہ عدوہ باباۂ ختم النبوۃ خاص اسی مسئلے میں لکھا اور اس میں آیت قرآن عظیم اور ایک سو دس حدیثوں اور تیس نصوں کو جلوہ دیا اور ثابت کیا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین ماننا ان کے زمانہ میں خواہ اُن کے بعد کسی نبی جدید کی بعثت کو یقیناً قطعاً محال و باطل جاننا فرض اجل و جزء ایقان ہے۔ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین نص قطعی قرآن ہے۔ اس کا منکر نہ منکر بلکہ شک کرنے والا نہ شاک کہ ادنیٰ ضعیف احتمال خفیف سے توہم خلاف رکھنے والا قطعاً اجماعاً کافر ملعون مخلد فی النیران ہے نہ ایسا کہ وہی کافر ہو بلکہ جو اس کے اس عقیدۂ ملعونہ پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہونے میں شک و تردد کو راہ دے وہ بھی کافر بین الکفر جلی الکفران ہے۔ قول دوم و سوم میں شاید وہ یا اس کے اذناب آجکل کے بعض شیاطین سے سیکھ کر تاویل کی آڑ لیں کہ یہاں نبی و رسول سے معنی لغوی مراد ہیں یعنی خبردار یا خبر دہندہ اور فرستادہ مگر یہ محض ہوس ہے اولاً صریح لفظ میں تاویل نہیں سنی جاتی فتاویٰ خلاصہ و فصول عمادیہ و جامع الفصولین و فتاویٰ ہندیہ وغیرہا میں ہے واللفظ للعمادی

قال قال انا رسول اللہ اوقال بالفارسیۃ من پیغمبرم یرید بہ من پیغام می برم یکفر
یعنی اگر کوئی اپنے آپ کو اللہ کا رسول کہے یا کہے میں پیغمبر ہوں اور مراد یہ لے کہ میں کسی کا پیغام
پہنچانے والا ایلچی ہوں کافر ہو جائے گا۔ امام قاضی عیاض کتاب الشفا فی تعریف حقوق المصطفیٰ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں فرماتے ہیں قال احمد بن ابی سلیمٰن صاحب سحنون رحمھما
اللہ تعالیٰ فی رجل قیل لہ لا وحق رسول اللہ قال فعل اللہ برسول اللہ کذا وکذا وذکر
کلاما قبیحا فقیل لہ ما تقول یا عدو اللہ فی حق رسول اللہ قال فعل اللہ
برسول اللہ کذا وکذا وذکر کلاما قبیحا فقیل لہ ما تقول یا عدو اللہ فی حق رسول
اللہ فقال اشد من کلامہ الاول ثم قال انما اردت برسول اللہ العقرب
فقال ابن ابی سلیمٰن للذی سألہ اشھد علیہ وانا شریکک یرید فی قتلہ و
ثواب ذلک قال حبیب بن الربیع لان ادعاء التاویل فی لفظ صراح لا یقبل
یعنی امام احمد بن ابی سلیمٰن تلمیذ و رفیق امام سحنون رحمہما اللہ تعالیٰ سے ایک مردک کی نسبت
کسی نے پوچھا کہ اُس سے کہا گیا تھا رسول اللہ کے حق کی قسم اس نے کہا اللہ رسول اللہ کے
ساتھ ایسا ایسا کرے اور ایک بدکلام ذکر کیا کہا گیا اے دشمنِ خدا تو رسول اللہ کے بارے
میں کیا بکتا ہے تو اس سے بھی سخت تر لفظ بکا پھر بولا میں نے تو رسول اللہ سے بچھو مراد لیا تھا
امام ابن ابی سلیمٰن نے مستفتی سے فرمایا تم اس پر گواہ ہو جاؤ اور اسے سزائے موت دلانے
اور اس پر جو ثواب ملے گا اس میں میں تمہارا شریک ہوں یعنی تم حاکم شرع کے حضور اس پر
شہادت دو اور میں بھی سعی کروں گا کہ ہم تم دونوں بحکم حاکم اسے سزائے موت دلانے کا
ثواب عظیم پائیں۔ امام حبیب بن ربیع نے فرمایا یہ اس لیے کہ کھلے لفظ میں تاویل کا دعویٰ
مسموع نہیں ہوتا۔ مولانا علی قاری شرح شفا میں فرماتے ہیں:

ثم قال انما اردت برسول اللہ العقرب فانہ ارسل من عند الحق و
سلط علی الخلق تاویلا للرسالۃ العرفیۃ بالارادۃ اللغویۃ وھو مردود عند
القواعد الشرعیہ۔

(یعنی وہ جو اس مردک نے کہا کہ میں نے بچھو مراد لیا اس میں اس نے رسالت عرفی کو

معنی لغوی کی طرف ڈھالا کر بچھو کو بھی خدا ہی نے بھیجا اور خلق پر مسلط کیا ہے اور ایسی تاویل قواعد شرع کے نزدیک مردود ہے)

علامہ شہاب خفاجی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں :

هذا حقيقة معنى الارسال وهذا مما لا شك في معناه وانكاره مكابرة لكنه لا يقبل من قائله ادعاؤه انه مراده لبعده غاية البعد وصرف اللفظ عن ظاهره لا يقبل كما لو قال انت طالق وقال اردت محلولة غير مربوطة لا يلتفت لمثله ويعد هذيانا اھ ملتقطا۔

یعنی یہ لغوی معنی جن کی طرف اُس نے ڈھالا ضرور بلاشک حقیقی معنی ہیں اس کا انکار ہٹ دھرمی ہے با این ہمہ قائل کا یہ ادعا مقبول نہیں کہ اس نے یہ معنی لغوی مراد لیے تھے اس لیے کہ یہ تاویل نہایت دور از کار ہے اور لفظ کا اُس کے معنی ظاہر سے پھیرنا مسموع نہیں ہوتا جیسے کوئی اپنی عورت کو کہے تو طالق ہے۔ اور کہے میں نے تو یہ مراد لیا تھا کہ تو کھلی ہوئی ہے بندھی نہیں (کہ لغت میں طالق کشادہ کو کہتے ہیں) تو ایسی تاویل کی طرف التفات نہ ہوگا اور اُسے ہذیان سمجھا جائے گا۔

ثانیاً وہ بالیقین ان الفاظ کو اپنے لیے مدح وفضل جانتا ہے نہ ایک ایسی عام بات کر ے

دندان تو جملہ در دہانند
چشمان تو زیر ابروانند

کوئی عاقل بلکہ نیم پاگل بھی ایسی بات کو جو ہر انسان ہر بھنگی چمار بلکہ ہر جانور بلکہ ہر کافر مرتد میں موجود ہو محل مدح میں ذکر نہ کرے گا نہ اس میں اپنے لیے فضل وشرف جانے گا بھلا کہیں براہین غلامیہ میں یہ بھی لکھا کہ سچا خدا وہی ہے جس نے مرزا کی ناک میں دو نتھنے رکھے۔ مرزا کے کان میں دو گھونگے بنائے یا خدا نے براہین احمدیہ میں لکھا ہے کہ اس عاجز کی ناک ہونٹوں سے اُوپر اور بھوؤں کے نیچے ہے کیا ایسی بات لکھنے والا پورا مجنون پکا پاگل نہ کہلایا جائے گا اور شک نہیں کہ وُہ معنی لغوی یعنی کسی چیز کی خبر رکھنا یا دینا یا بھیجا ہوا

ہونا ان مثالوں سے بھی زیادہ عام ہیں بہت جانوروں کے ناک، کان، بھوں اصلاً نہیں ہوتیں مگر خدا کے بھیجے ہوئے وہ بھی ہیں اللہ نے انھیں عدم سے وجود نر کی پیٹھ سے مادہ کے پیٹ سے دنیا کے میدان میں بھیجا جس طرح اس مردک خبیث نے بچھو کو رسول بمعنی لغوی بنایا۔

مولوی معنوی قدس سرہ القوی مثنوی شریف میں فرماتے ہیں:

کل یوم ھو فی شان بخوان
مر ورا بے کار و بے فعلے مداں
کمترین کارش کہ آں رب احد
روز سہ لشکر روانہ میکند
لشکرے ز اصلاب سوئے امہات
تا بروید در رحمہا شان نبات
لشکرے ز ارحام سوئے خاکداں
تا ز نر و مادہ پر گردد جہاں
لشکرے از خاکداں سوئے اجل
تا ببیند ہر کسے حسن عمل

حق عزوجل فرماتا ہے:

فارسلنا علیھم الطوفان والجراد والقمل والضفادع والدم۔

(ہم نے فرعونیوں پر بھیجے طوفان اور ٹڈیاں اور جوئیں اور مینڈکیں اور خون)

کیا مرزا ایسی ہی رسالت پر فخر رکھتا ہے جیسے ٹڈی اور مینڈک اور جوں اور کتے اور سور سب کو شامل مانے گا۔ ہر جانور بلکہ ہر حجر و شجر بہت علوم سے خبردار ہے اور ایک دوسرے کو خبر دینا بھی صحاح احادیث سے ثابت حضرت مولوی قدس سرہ المعنوی اُن کی طرف فرماتے ہیں:

ما سمیعیم و بصیریم و خوشیم   با شما نا محرمان ما خامشیم

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وان من شیئ الا یسبح بحمدہ ولکن لا تفقھون تسبیحھم۔

(کوئی چیز ایسی نہیں جو اللہ کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح نہ کرتی ہو مگر ان کی تسبیح تمہاری سمجھ میں نہیں آتی)

حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مامن شیئ الا یعلم انی رسول اللہ الا کفرۃ الجن و الانس۔

(کوئی چیز ایسی نہیں جو مجھے اللہ کا رسول نہ جانتی ہو سوا کافر جن اور آدمیوں کے)

رواہ الطبرانی فی الکبیر عن یعلی بن مرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصححہ خاتم الحفاظ حق سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے:

فمکث غیر بعید فقال احطت بما لم تحط بہ وجئتك من سبا بنبا یقین ٥

(کچھ دیر ٹھہر کر ہُدہُد بارگاہ سلیمانی میں حاضر ہوا اور عرض کی مجھے ایک بات وہ معلوم ہوئی ہے جس پر حضور کو اطلاع نہیں اور میں خدمت عالی میں ملک سبا سے ایک یقینی خبر لے کر حاضر ہوا ہوں) حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مامن صباح ولا رواح الا وبقاع الارض ینادی بعضھا بعضا یا جارۃ ھل مربك الیوم عبد صالح صلی علیك او ذکر اللہ فان قالت نعم رأت ان لھا بذلك فضلا۔

کوئی صبح اور کوئی شام ایسی نہیں ہوتی کہ زمین کے ٹکڑے ایک دوسرے کو پکار کر نہ کہتے ہوں کہ اے ہمسائے آج تیری طرف کوئی نیک بندہ ہو کر نکلا جس نے تجھ پر نماز پڑھی یا ذکر الٰہی کیا اگر وہ ٹکڑا جواب دیتا ہے کہ ہاں تو وہ پوچھنے والا ٹکڑا اعتقاد کرتا ہے کہ اسے مجھ پر فضیلت ہے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط وابو نعیم فی الحلیۃ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو خبر رکھنا خبر دینا سب کچھ ثابت ہے کیا مرزا ہر اینٹ پتھر ہر بت پرست کافر ہر پرچھ بندر ہر کتے، سوٴر کو بھی اپنی طرح نبی ورسول کہے گا ہرگز نہیں تو صاف روشن ہوا کہ معنی لغوی ہرگز مراد نہیں بلکہ یقیناً وہی شرعی وعرفی رسالت ونبوت مقصود اور کفر وارتداد یقینی

قطعی موجود۔ وبعبارۃ اخرٰی معنی چار ہی قسم ہیں لغوی، شرعی، عرفی عام یا خاص۔ یہاں عرف عام تو بعینہٖ وہی معنی شرعی ہے جس پر کفر قطعاً حاصل اور ارادۂ لغوی کا ادعا یقیناً باطل اب یہی رہا کہ فریب وہی عوام کو یوں کہہ دے کہ میں نے اپنی خاص اصطلاح میں نبی ورسول کے معنی اور رکھے ہیں جن میں مجھے سگ وخوک سے امتیاز بھی ہے اور حضرات انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے وصف نبوت میں اشتراک بھی نہیں مگر حاش للہ ایسا باطل ادعا اصلا شرعاً عقلاً عرفاً کسی طرح بادشتر سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا ایسی جگہ لغت وشرع وعرف عام سب سے الگ اپنی نئی اصلاح کا مدعی ہونا قابل قبول ہو تو کبھی کسی کافر کی کسی سخت سے سخت بات پر گرفت نہ ہو سکے کوئی مجرم کسی معظم کی کیسی ہی شدید توہین کرکے مجرم نہ ٹھہر سکے کہ ہر ایک کو اختیار رہے اپنی کسی اصطلاح خاص کا دعویٰ کر دے جس میں کفر وتوہین کچھ نہ ہو کیا زید کہہ سکتا ہے خدا دو ہیں جب اس پر اعتراض ہو کہہ دے میری اصطلاح میں ایک کو دو کہتے ہیں کیا عمرو جنگل میں سؤر کو بھاگتا دیکھ کر کہہ سکتا ہے وہ قادیانی بھاگا جاتا ہے جب کوئی مرزائی گرفت چاہے کہہ دے میری مراد وہ نہیں جو آپ سمجھے میری اصطلاح میں ہر بھگوڑے یا جنگلی کو قادیانی کہتے ہیں۔ اگر کہیے کوئی مناسبت بھی تو جواب دے کہ اصطلاح میں مناسبت شرط نہیں لا مشاحۃ فی الاصطلاح آخر سب جگہ منقول ہی ہونا کیا ضرور لفظ مرتجل بھی ہوتا ہے جس میں معنی اوّل سے مناسبت اصلا منظور نہیں معہذا قادی بمعنی جلدی کنندہ ہے یا جنگل سے آنے والا قاموس میں ہے قدت قادیۃ جاء قوم قد اقحموا من البادیۃ والفرس قدیانا اسرع قادیان اس کی جمع اور قادیانی اس کی طرف منسوب یعنی جلدی کرنے والوں یا جنگل سے آنے والوں کا ایک اس مناسبت سے میری اصطلاح میں ہر بھگوڑے جنگلی کا نام قادیانی ہوا کیا زید کی وہ تقریر کسی مسلمان یا عمرو کی یہ توجیہ کسی مرزائی کو مقبول ہوسکتی ہے حاشا وکلا کوئی عاقل ایسی بناوٹوں کو نہ مانے گا بلکہ اسی پر کیا موقوف یوں اصطلاح خاص کا ادعا مسموع ہو جائے تو دین ودنیا کے تمام کارخانے درہم وبرہم ہوں عورتیں شوہروں کے پاس سے نکل کر جس سے چاہیں نکاح کرلیں کہ ہم نے تو ایجاب وقبول نہ کیا تھا اجازت لیتے وقت ہاں کہا تھا ہماری اصطلاح میں ہاں کے معنی نا ہوں یعنی کلمۂ زجر وانکار ہے۔ لوگ

بیع نامے لکھ کر رجسٹری کرا کر جائدادیں چھین لیں کہ ہم نے تو بیع نہ کی تھی بیچنا لکھا تھا ہماری اصطلاح میں عاریت یا اجارے کو بیچنا کہتے ہیں الیٰ غیر ذلک من فسادات لا تحصیٰ تو ایسی جھوٹی تاویل والا خود اپنے معاملات میں اُسے نہ مانے گا کیا مسلمانوں کو زن و مال اللہ و رسول سے زیادہ پیارے ہیں کہ جورو اور جائداد کے باب میں تاویل و سنیں اور اللہ و رسول کے معاملے میں ایسی ناپاک بناوٹیں قبول کریں لا الٰہ الا اللہ مسلمان ہرگز ایسے مردود بہانوں پر التفات بھی نہ کریں گے انھیں اللہ و رسول اپنی جان اور تمام جہان سے زیادہ عزیز ہیں و للّٰہ الحمد جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود ان کا رب جل و علا قرآن عظیم میں ایسے بیہودہ عذروں کا در یا چلا چکا ہے فرماتا ہے:

قل لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم۔

اُن سے کہہ دو بہانے نہ بناؤ بے شک تم کافر ہو چکے ایمان کے بعد۔ والعیاذ باللہ رب العٰلمین۔

ثالثاً کفر چہارم میں اُمتی و نبی کا مقابلہ صاف اُسی معنی شرعی و عرفی کی تعیین کر رہا ہے۔

رابعاً کفر اوّل میں تو کسی جھوٹے ادعائے تاویل کی بھی گنجائش نہیں آیت میں قطعاً معنی شرعی ہی مراد ہیں نہ لغوی نہ اس شخص کی کوئی اصطلاح خاص اور اسی کو اس نے اپنے نفس کے لیے مانا تو قطعاً یقیناً معنی شرعی ہی اپنے نبی اللہ و رسول اللہ ہونے کا مدعی اور ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین کا منکر اور باجماع قطعی جمیع اُمت مرحومہ مرتد و کافر ہوا سچ فرمایا سچے خدا کے سچے رسول سچے خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ عنقریب میرے بعد آئیں گے ثلٰثون دجالون کذابون کلھم یزعم انہ نبی تیس دجال کذاب کہ ہر ایک اپنے کو نبی کہے گا وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی حالاں کہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں اٰمنت اٰمنت صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم اسی لیے فقیر نے عرض کیا تھا کہ مرزا نہ ور تمثیل مسیح بے صدق بلکہ مسیح دجال کا کہ

لہ جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۲ منہ

ایسے مدعیوں کو یہ لقب خود بارگاہ رسالت سے عطا ہوا ہے والعیاذ باللہ رب العلمین ۔

کفر پنجم دافع البلاء صفحہ ۱ پر حضرت مسیح علیہ الصلاۃ والسلام سے اپنی برتری کا اظہار کیا ہے ۔

کفر ششم اسی رسالہ کے صفحہ ۲۰ پر لکھا ہے ؎

ابنِ مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

کفر ہفتم اشتہار معیار الاخیار میں لکھا ہے میں بعض نبیوں سے بھی افضل ہوں یہ ادعا بھی باجماع قطعی کفر و ارتداد و یقینی ہیں فقیر نے اپنے فتوے مسمی بہ سرّ دالرفضۃ[20][13] میں شفا شریف امام قاضی عیاض و روضۂ امام نووی و ارشاد الساری امام قسطلانی و شرح عقائد نسفی و شرح مقاصد امام تفتازانی و اعلام ابن حجر مکی و منح الروض علامہ قاری و طریقہ محمدیہ علامہ برکوی و حدیقہ ندیہ مولیٰ نابلسی وغیرہا کتب کثیرہ کے نصوص سے ثابت کیا ہے کہ باجماع مسلمین کوئی ولی کوئی غوث کوئی صدیق بھی کسی نبی سے افضل نہیں ہو سکتا جو ایسا کہے قطعاً اجماعاً کافر ملحد ہے ازانجملہ شرح صحیح بخاری شریف میں ہے :

النبی افضل من الولی وھو امر مقطوع بہ والقائل بخلافہ کافر لانہ معلوم من الشرع بالضرورۃ ۔

(یعنی ہر نبی ہر ولی سے افضل ہے اور یہ امر یقینی ہے اور اس کے خلاف کہنے والا کافر ہے کہ یہ ضروریات دین سے ہے)

کفر ہفتم میں اسے ایک لطیف تاویل کی گنجائش تھی کہ یہ لفظ (نبیوں ، بتقدیم نون نہیں بلکہ (بنیوں ، بتقدیم با ہے ۔ یعنی بھنگی درکنار کہ خود اُن کے تو لالہ کرو کا بھائی ہوں اُن سے تو افضل ہوا ہی چاہوں میں تو بعض بنیوں سے بھی افضل ہوں کہ انہوں نے صرف آٹے دال میں ڈنڈی ماری اور یہاں وہ ہتھ پھیری کی کہ بیسیوں کا دین ہی اڑا لیا ۔ مگر افسوس کہ دیگر تصریحات نے اس تاویل کی جگہ نہ رکھی ۔

کفر ہشتم ازالہ صفحہ ۳۰۹ پر حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات کو جن کا ذکر خداوند تعالیٰ بطور احسان فرماتا ہے مسمریزم لکھ کر کہتا ہے اگر میں اس قسم کے معجزات کو مکروہ نہ جانتا تو ابن مریم سے کم نہ رہتا یہ کفر متعدد کفروں کا خمیرہ ہے معجزات کو مسمریزم کہنا ایک کفر کہ اس تقدیر پر وہ معجزہ نہ ہوئے بلکہ معاذ اللہ ایک کسبی کرشمے ٹھہرے اگلے کافروں نے بھی ایسا ہی کہا تھا حق عزوجل فرماتا ہے :

اذ قال الله يعيسى بن مريم اذكر نعمتي عليك وعلى والدتك اذ ايدتك بروح القدس تكلم الناس في المهد وكهلا واذ علمتك الكتٰب والحكمة والتورٰىة والانجيل واذ تخلق من الطين كهيئة الطير باذني فتنفخ فيها فتكون طيرا باذني وتبرئ الاكمه والابرص باذني واذ تخرج الموتى باذني واذ كففت بني اسرائيل عنك اذ جئتهم بالبينٰت فقال الذين كفروا منهم ان هذا الا سحر مبين ○

جب فرمایا اللہ سبحانہ نے اے مریم کے بیٹے یاد کر میری نعمتیں اپنے اوپر اور اپنی ماں پر جب میں نے پاک روح سے تجھے قوت بخشی لوگوں سے باتیں کرنا پالنے میں اور پکی عمر کا ہو کر اور جب میں نے تجھے سکھایا لکھنا اور علم کی تحقیق باتیں اور توریت و انجیل اور جب تو بناتا مٹی سے پرند کی سی شکل میری پروانگی سے پھر تو اس میں پھونکتا تو وہ پرند ہو جاتی میرے حکم سے اور تو چنگا کرتا مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو میری اجازت سے اور جب تو قبروں سے جیتا نکالتا مُردوں کو میرے اذن سے اور جب میں نے یہود کو تجھ سے روکا جب تو ان کے پاس یہ روشن معجزے لے کر آیا تو ان میں کے کافر بولے یہ تو نہیں مگر کھلا جادو مسمریزم بتایا یا جادو کہا بات ایک ہی ہوئی یعنی الٰہی معجزے نہیں کسبی ڈھکوسلے ہیں ایسے ہی منکروں کے خیال ضلال کو حضرت مسیح کلمۃ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علی سیدہ وعلیہ وسلم نے بار بار تاکید رد فرما دیا تھا اپنے معجزات مذکورہ ارشاد کرنے سے پہلے فرمایا:

انى قد جئتكم باية من ربكم انى اخلق لكم من الطين كهيئة الطير الاٰية ۔

یں تمہارے پاس رب کی طرف سے معجزے لایا کہ میں مٹی سے پرند بناتا اور پھونک مار کر اُسے جلاتا اور اندھے اور بدن بگڑے کو شفا دیتا اور خدا کے حکم سے مردے جلاتا اور جو کچھ گھر سے کھا کر آؤ اور جو کچھ گھر میں اٹھا رکھو وہ سب تمہیں بتاتا ہوں اور اس کے بعد فرمایا:

ان فی ذلك لاٰیۃ لکم ان کنتم مومنین ۝

بے شک ان میں تمہارے لیے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان لاؤ۔

پھر مکرر فرمایا:

جئتکم باٰیۃ من ربکم فاتقوا اللہ واطیعون ۝

(میں تمہارے رب کے پاس سے معجزہ لایا ہوں تو خدا سے ڈرو اور میرا حکم مانو) مگر جو عیسیٰ کے رب کی نہ مانے وہ عیسیٰ کی کیوں ماننے لگا یہاں تو اسے صاف گنجائش ہے کہ اپنی بڑائی سبھی کرتے ہیں ع

کس نہ گوید کہ دوغ من ترش ست

پھر ان معجزات کو، رو وہ جانتا دوسرا کفر یہ کہ کراہت اگر اس بنا پر ہے کہ وہ فی نفسہٖ مذموم کام تھے جب تو کفر ظاہر ہے قال اللہ تعالیٰ تلك الرسل فضلنا بعضھم علیٰ بعض یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی اور اُسی فضیلت کے بیان میں ارشاد ہوا:

واٰتینا عیسی ابن مریم البینٰت وایدنٰہ بروح القدس

اور ہم نے عیسیٰ بن مریم کو معجزے دیئے اور جبریل سے اس کی تائید فرمائی

اور اگر اس بنا پر ہے کہ وہ کام اگرچہ فضیلت کے تھے مگر میرے منصب اعلیٰ کے لائق نہیں تو یہ وہی نبی پر اپنی تفضیل ہے بر بنائے کفر و ارتداد قطعی سے متنزہ ہیں، پھر ان کلمات شنیعہ میں مسیح کلمۃ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدہ و علیہ وسلم کی تحقیر تمیہ اکفر ہے اور ایسی ہی نیر اس کلام ملعون کفر مشحون میں تھی اور سب سے بڑھ کر اس کفر شدید ہیں جب کہ ازالہ ص ۱۶۱ پر حضرت مسیح علیہ الصلاۃ والسلام کی نسبت لکھا ہے مسمریزم سے عمل کرنے کے نور باطن اور توحید اور دینی استقامت میں کم درجے رہا کہ قریب ناکام رہے انا للہ وانا الیہ

راجعون الا لعنۃ اللہ علی اعداء انبیاء اللہ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ انبیائہٖ وبارک وسلم ہر نبی کی تحقیر مطلقاً کفر قطعی ہے جس کی تفصیل سے شفا شریف و شروح شفا وسیف مسلول امام تقی الملۃ والدین سبکی وروضۂ امام نووی ووجیز امام کردری واعلام امام ابن حجر مکی وغیرہا تصانیف ائمہ کرام کے دفتر گونج رہے ہیں نہ کہ[۱] نبی بھی کون نبی مرسل نہ کہ مرسل بھی کیسا مرسل اولوالعزم نہ کہ تحقیر[۲] بھی کتنی کہ مسمریزم کے سبب نور باطن نہ نور باطن[۵] بلکہ دینی استقامت نہ دینی[۶] استقامت بلکہ نفس توحید میں تہ[۷] کم درجہ بلکہ قریب ناکام رہے اس ملعون قول لعن اللہ قائلہ وقابلہ نے اولوالعزمی ورسالت ونبوت درکنار اس عبداللہ وکلمۃ اللہ وروح اللہ علیہ صلوات اللہ وسلام وتحیات اللہ کے نفس ایمان میں کلام کردیا۔

اس کا جواب ہمارے ہاتھ میں کیا ہے سوا اس کے کہ ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاٰخرۃ واعد لہم عذابا مہینا ۵

بیشک جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو اُن پر اللہ نے لعنت کی دنیا و آخرت میں اور اُن کے لیے تیار کر رکھا ہے ذلت کا عذاب۔

کفر دہم ازالہ صفحہ ۶۲۹ پر لکھتا ہے ایک زمانے میں چار سو نبیوں کی پیشگوئی غلط[۱] ہوئی اور وہ جھوٹے یہ صراحۃً انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب ہے۔ عام اقوام کفار لعنہم اللہ کا کفر حضرت عزت عز جلالہ نے یوں ہی تو بیان فرمایا: کذبت قوم نوح المرسلین ۵ کذبت عاد المرسلین ۵ کذبت ثمود المرسلین ۵ کذبت قوم لوط المرسلین ۵ کذب اصحٰب الئیکۃ المرسلین ۵

ائمہ کرام فرماتے ہیں جو نبی پر اُس کی لائی ہوئی بات میں کذب جائز ہی نہ مانے اگرچہ وقوع نہ جانے باجماع کافر ہے نہ کہ معاذ اللہ چار سو انبیاء کا اپنے اخبار بالغیب میں

---

[۱] یہ اس کی پیش بندی ہے کہ یہ کذاب اپنی بڑھیں ہمیشہ پیشین گوئیاں ہانکتا رہتا ہے اور بہ غیبت الٰہی وہ آئے دن جھوٹی پڑا کرتی ہیں تو یہاں یہ بتانا چاہتا ہے کہ پیشین گوئی غلط پڑنی کچھ شان نبوت کے خلاف نہیں معاذ اللہ اگلے انبیاء میں بھی ایسا ہوتا ہے۔ ائمہ برعلم ۱۲۔

کہ وہ ضرور اللہ ہی کی طرف سے ہوتا ہے واقع میں جھوٹا ہو جانا شفا شریف میں ہے:

من دان بالوحدانیہ وصحۃ النبوۃ و نبوۃ نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولکن جوز علی الانبیاء الکذب فیما اتوا بہ ادعی فی ذلک المصلحۃ بزعمۃ اولم یدعھا فھو کافر باجماع -

یعنی جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت نبوت کی حقانیت ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کا اعتقاد رکھتا ہو با اینہمہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام پر اُن کی باتوں میں کذب جائز مانے خواہ بزعم خود اس میں کسی مصلحت کا ادعا کرے یا نہ کرے ہر طرح بالاتفاق کافر ہے ظالم نے چار سو کہہ کر گمان کیا کہ اُس نے باقی انبیاء کو تکذیب سے بچا لیا حالانکہ یہی آیتیں جو ابھی تلاوت کی گئی ہیں شہادت دے رہی ہیں کہ اُس نے آدم نبی اللہ سے محمد رسول اللہ تک تمام انبیائے کرام علیہم افضل الصلاۃ والسلام کو کاذب کہہ دیا کہ ایک رسول کی تکذیب تمام مرسلین کی تکذیب ہے۔ دیکھو قوم نوح و ہود و صالح ولوط و شعیب علیہم الصلاۃ والسلام نے اپنے ایک ہی ایک نبی کی تکذیب کی تھی مگر قرآن نے فرمایا قوم نوح نے سب رسولوں کی تکذیب کی عاد نے کل پیغمبروں کو جھٹلایا ثمود نے جمیع انبیاء کو کاذب کہا قوم لوط نے تمام رسل کو جھوٹا بتایا ایکہ والوں نے سارے نبیوں کو دروغ گو کہا یونہیں واللہ اس قائل نے نہ صرف چار سو بلکہ جملہ انبیاء و مرسلین کو کذاب مانا فلعن اللہ من کذب احدا من انبیائہ وصلی اللہ تعالیٰ علی انبیائہ ورسلہ والمومنین بھم اجمعین وجعلنا منھم وحشرنا فیھم وادخلنا معھم دار النعیم بجاھھم عندہ وبرحمتہ بھم ورحمتہم بنا انہ ارحم الراحمین والحمد للہ رب العلمین طبرانی معجم کبیر میں ویر حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انی اشھد عدد تراب الدنیا ان مسیلمۃ کذاب -

بیشک میں ذرہ ہائے خاک تمام دنیا کی برابر گواہیاں دیتا ہوں کہ مسیلمہ (جس نے زمانہ اقدس میں ادعائے نبوت کیا تھا) کذاب ہے۔ وانا اشھد معک

یا رسول اللہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ عالم پناہ کا یہ ادنیٰ کتا بعد دوانہائے ریگ و ستارہائے آسمان گواہی دیتا ہے اور میرے ساتھ تمام ملٰئکہ سمٰوت والارض وحاملان عرش گواہ ہیں اور خود عرش عظیم کا مالک ہے وکفیٰ باللہ شہیدا کہ ان اقوال مذکورہ کا قائل بیباک کافر مرتد کذاب ناپاک ہے اگر یہ[1] اقوال مرزا کی تحریروں میں اسی طرح ہیں تو واللہ واللہ وہ یقیناً کافر اور جو اس کے ان اقوال یا ان کے امثال پر مطلع ہو کر اُسے کافر نہ کہے وہ بھی کافر ندوہ مخذولہ اور اس کے اراکین کہ صرف توتے کی طرح کلمہ گوئی پر مدار اسلام رکھتے اور تمام بد دینوں گمراہوں کو حق پر جانتے خدا کو سب سے یکساں راضی مانتے سب مسلمانوں پر مذہب سے لادعوے دینا لازم کرتے ہیں جیسا کہ ندوہ کی روداد اوّل و دوم و رسالہ اتفاق وغیرہا میں مصرح ہے ان اقوال پر بھی اپنا وہی قاعدہ ملعونہ مجرد کلمہ گوئی نیچریت کا اعلیٰ نمونہ جاری رکھیں اس کی تکفیر میں چون وچرا کریں تو وہ بھی کافر وہ اراکین بھی کفار مرزا کے پیرو اگرچہ خود ان اقوال اخبث الابوال کے معتقد بھی نہ ہوں مگر جب کہ صریح کفر وہ کھلے ارتداد دیکھتے سنتے پھر مرزا کو امام و پیشوا و مقبول خدا کہتے ہیں قطعاً یقیناً سب مرتد ہیں سب مستحق نار۔ شفا شریف میں ہے:

نکفر من لم یکفر من دان بغیر ملۃ المسلمین من الملل او وقف فیھم او شك۔

یعنی ہم ہر اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو کافر کو کافر نہ کہے یا اس کی تکفیر میں توقف کرے یا شک رکھے۔

شفا شریف نیز بزازیہ و درر وغرر و فتاویٰ خیریہ و درمختار و مجمع الانہر وغیرہ میں ہے:

من شك فی کفرہ وعذابہ فقد کفر۔

جو اس کے کفر و عذاب میں شک کرے یقیناً خود کافر ہے۔

---

[1] یہ اقوال دوسرے کے منقول تھے اس فتوے کے بعد مرزا کی بعض نئی تحریریں خود نظر سے گزریں جن میں قطعی کفر بھرے ہیں بلاشبہ وہ یقیناً کافر مرتد ہے ۱۲

اور جو شخص باوصف کلمہ گوئی وادعائے اسلام کفر کرے وہ کافروں کی سب سے بدتر قسم مرتد کے حکم میں ہے۔ ہدایہ و در مختار و عالمگیری و غرر و ملتقی الابحر و مجمع الانہر وغیرہا میں ہے:

صاحب الھوی ان کان یکفر فھو بمنزلۃ المرتد۔

فتاوی ظہیریہ و طریقہ محمدیہ و حدیقہ ندیہ و برجندی شرح نقایہ و فتاوی ہندیہ میں ہے:

ھؤلاء القوم خارجون عن ملۃ الاسلام واحکامھم احکام المرتدین۔

یہ لوگ دین اسلام سے خارج ہیں اور ان کے احکام بعینہ مرتدین کے احکام ہیں۔

اور شوہر کے کفر کرتے ہی عورت نکاح سے فوراً نکل جاتی ہے۔ اب اگر بے اسلام لائے اپنے اُس قول و مذہب سے بغیر توبہ کیے یا بعد اسلام و توبہ عورت سے بغیر نکاح جدید کیے اُس سے قربت کرے زنائے محض ہو جو اولاد ہو یقیناً ولد الزنا ہو یہ احکام سب ظاہر اور تمام کتب میں دائر و سائر ہیں فی الدر المختار عن غنیہ ذوی الاحکام مایکون کفرا اتفاقا یبطل العمل والنکاح واولادہ اولاد زنا اور عورت کا کل مہر اس کے ذمے عائد ہونے میں بھی شک نہیں جب کہ خلوت صحیحہ ہو چکی ہو کہ ارتداد کسی دین کو ساقط نہیں کرتا فی التنویر وارث کسب اسلامہ وارثہ المسلم بعد قضاء دین اسلامہ وکسب ردتہ فی بعد قضاء دین ردتہ اور معجل تو فی الحال آپ ہی واجب الادا ہے رہا مؤجل وہ ہنوز اپنی اجل پر رہے گا۔ مگر یہ کہ مرتد بحال ارتداد ہی مرجائے یا دار الحرب کو چلا جائے اور حاکم شرع حکم فرمادے کہ وہ دار الحرب سے ملتحق ہو گیا اس وقت مؤجل بھی فی الحال واجب الادا ہو جائے گا اگرچہ اجل موعود میں دس بیس برس باقی ہوں فی الدر ان حکم القاضی بلحاقہ حل دینہ فی رد المختار لانہ باللحاق صار من اھل الحرب وھم اموات فی حق احکام الاسلام فصار کالموت الا انہ لا یستقر لحاقہ الا بالقضاء لاحتمال العود واذا تقرر موتہ تثبت الاحکام المتعلقۃ بہ کما ذکرنا اور اولاد صغار ضرور اس کے قبضے سے نکال لی جائے گی حذرا علی دینھم الا تری انھم صرحوا بنزع الولد من الام الشفیقۃ المسلمۃ ان کانت فاسقۃ والولد یعقل یخشی علیہ التخلق بسیرھا الذمیمۃ فما ظنک بالاب المرتد

والعیاذ باللہ تعالیٰ قال فی رد المختار الفاجرۃ بمنزلۃ الکتابیۃ فان الولد یبقی عندھا الی ان یعقل الادیان کما سیأتی خوفا علیہ من تعلمہ منہا ما تفعلہ فکذا الفاجرۃ الخ وانت العلم ان الولد لا یحضنہ الاب الا بعد ما یبلغ سبعا او تسعا وذلک عمر العقل قطعا فیحرم الدفع الیہ و یجب النزع منہ وانما اخرجنا الی ھذا ان الملک لیس بید الاسلام والا[1] لسلطان این یبقی لمرتد حتی یبحث عن حضانتہ الا تری الی قولھم لا حضانۃ لمرتدۃ لانہا تضرب وتحبس کالیوم فانی تتفرغ للحضانۃ فاذا کان ھذا فی المحبوس فما ظنک بالمقتول ولکن انا للہ وانا الیہ راجعون ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم مگر ان کے نفس یا مال میں بدعوے ولایت اُس کے تصرفات موقوف رہیں گے۔ اگر پھر اسلام لے آیا اور اس مذہب ملعون سے توبہ کی تو وہ تصرف سب صحیح ہو جائیں گے اور اگر مرتد ہی مرگیا یا دار الحرب چلا گیا اور حکم لحوق ہوگیا تو باطل ہو جائیں گے فی الدر المختار یبطل منہ اتفاقا ما یعتمد الملۃ وھی خمس النکاح والذبیحۃ والصید و الشہادۃ والارث ویتوقف منہ اتفاقا ما یعتمد المساواۃ وھو المفاوضۃ او ولایۃ متعدیۃ وھو التصرف علی ولدہ الصغیر ان اسلم نفذ وان ہلک او لحق بدار الحرب وحکم بلحاقہ بطل اھ مختصرا نسأل اللہ الثبات علی الایمان وحسبنا اللہ ونعم الوکیل وعلیہ التکلان و لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا و مولٰینا وآلہ وصحبہ اجمعین آمین واللہ تعالیٰ اعلم۔

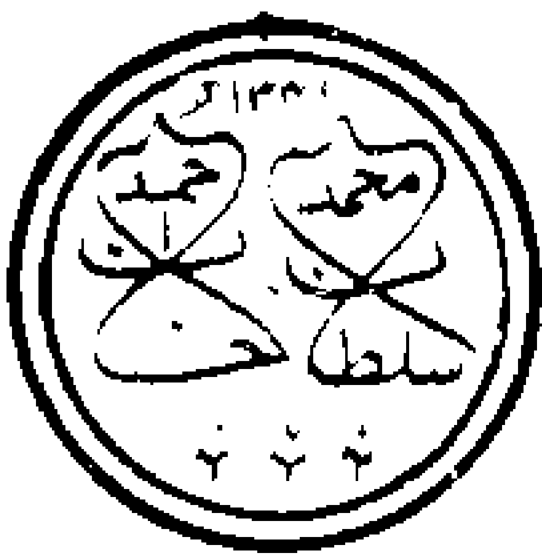
محمدی سنی حنفی قادری عبد المصطفیٰ احمد رضا خاں	کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا خان البریلوی عفی عنہ بمحمدن المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	محمد وصی احمد ناصر دین

---

[1] فان سلطان الاسلام مامور بقتلہ لا یجوز لہ ابقاؤہ بعد ثلثۃ ایام ۱۲ منہ

بسم الله الرحمٰن الرحیم

اما بعد الحمد لاهله والصلاة علی اهلها لعمری لقد اجاد فیما اجاب واطاب واصاب۔ فاوضح الصواب۔ ومیز القشر عن اللباب۔ وازاح الارتیاب۔ فقدم علی المسیح الکذاب۔ وصب علیه سوط عذاب۔ فبهت الذی کفر وارتاب۔ فانهزم الاحزاب۔ وفرت الاذناب۔ وحقت علیهم کلمة العقاب۔ خالدین فی النار وبئس المآب۔ الا من تاب واب۔ ورجع واناب۔ فان المولی الوهاب۔ تواب علی من تاب فعل هذا وبیداه تحت الثیاب۔ وسیفه فی الجراب۔ فما کان عاقبة الذین ظلموا الا فی تباب فلله درا لمجیب رزقه الله الزیادة وجمیل الثواب۔ والزلفی عنده وحسن مآب۔ وها ذاك حبر شامخ فی الدین بحر بازخ بجدد المائة الحاضرة۔ ذوا لحجة القاهرة۔ صاحب القوة القدسیة عالم اهل السنة السنیة والجماعة السنیة السمید الغطریف الغطمطم العطریف والدی واستاذی وملجای وملاذی مولانا وموالی لکل حضرة احمد رضا خان البریلوی مدظلهم لعالی۔ مدی الایام واللیالی وانا العبد الضعیف الاواه محمد المعروف بحامد رضا کان له الله بجاه حبیبه الحامد المصطفی علیه افضل التحیة والثنا۔

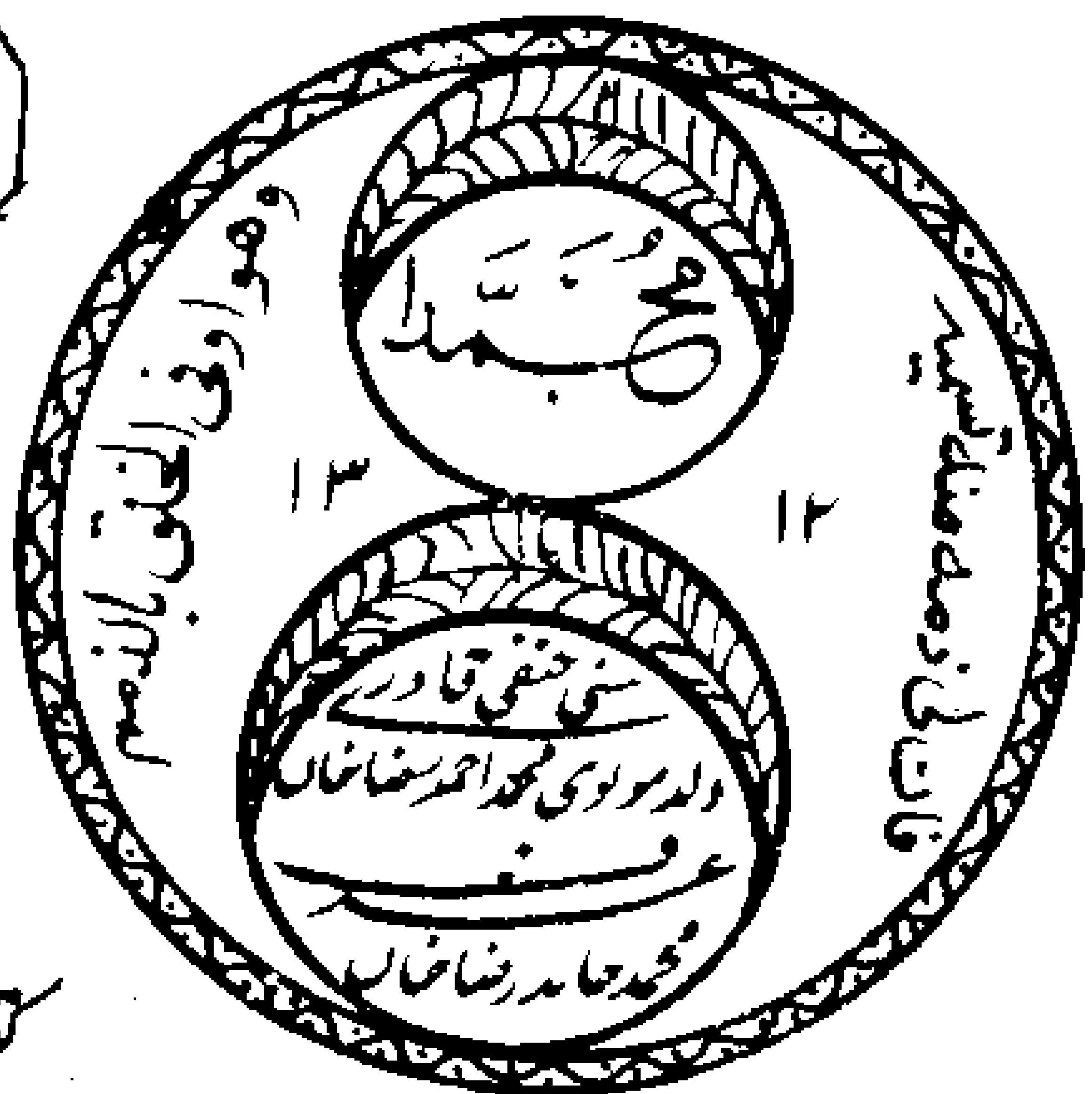


نصیر الدین حسن خان

محمد یقین الدین
۱۳۰۹

محمد رضا خان قادری
محمد عبد الرحمٰن عفی عنه

کتبه محمد شریف گل



تذکرہ علماءِ لاہور

مغلیہ سلطنت کے زوال کے بعد جب لاہور سکھ درندوں کی زد میں آیا تو مسلمانوں پر قیامت ٹوٹ پڑی۔ ان کے تہذیبی آثار مٹا دیئے گئے، مسجدیں اصطبل بن گئیں، خانقاہیں اُجڑ گئیں، مدرسے ویران ہو گئے اور تہذیب و اخلاق دم توڑنے لگے۔ ان حالات میں علمائے کرام اور صوفیائے عظام سکھوں کی چیرہ دستی کا خصوصیت کے ساتھ نشانہ بنے۔ ان قیامت خیز حالات نے سارے پنجاب خاص کر لاہور شہر کو سخت مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ علمائے اہلسنت ظلم و ستم کے ان طوفانوں اور کفر و ضلالت کی ان آندھیوں کی یلغار کے سامنے ڈٹے رہے اور اسلام کی خدمت میں سینہ سپر رہے۔ انھوں نے مسلمانوں کی تہذیبی اور علمی روایات کو برقرار رکھنے کے لئے دن رات ایک کر دیا۔ پھر جب لارڈ ڈلہوزی نے پنجاب کی قسمت کو ملکہ وکٹوریہ کے تاج و تخت سے وابستہ کر دیا تو سکھوں کے ظلم و ستم کی جگہ انگریز کی ریشہ دوانیوں نے لے لی۔ اس نے اسلامی تہذیب مسخ کرنے کے لئے ہزارہا دینی فتنوں کی پرورش کی اور مسلمانوں کے دینی مزاج کو یکسر بدل دیا۔ اندریں حالات بھی علمائے کرام خاموش نہیں بیٹھے اور ہر محاذ پر علمی اور اعتقادی کام کیا۔ یہ دور پاک و ہند کی تاریخ کا تاریک ترین دور سمجھا جاتا ہے۔ جن علمائے کرام نے اس دور کی تلخیوں کو چکھا اور ملتِ اسلامیہ کی اعتقادی خدمت کی۔ ان کے حالات ابھی تک کتابی شکل میں ہمارے سامنے نہیں آئے تھے۔ ہمارے احساسات کو سامنے رکھتے ہوئے ہمارے فاضل دوست علامہ اقبال احمد فاروقی ایم۔اے نے ان خطوط پر بڑا کام کیا۔ بڑی کاوش کے ساتھ سکھ دور سے لے کر قیامِ پاکستان تک کے علمائے لاہور کے حالات جمع کر دیئے ہیں۔ اس تذکرہ میں تقریباً ایک سو علماء کرام کے سوانحی حالات درج ہیں۔